

ب جانا چاہیے کہ حضرت محمد اللہ اور پیرو و پیروی اور پیرو اللہ فی اپنا کلام اوتارا
 اوسے سی مہنی اللہ کو پہچانا اور جو پیغمبر اللہ فی حضرت محمد سی پہچلے پہچلی حضرت
 عیسیٰ اور حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
 اور ان کے سوا اور سی بھٹ سی پیغمبر اللہ فی پہچلے اور او پیرو کتابین اوتارین
 انجیل پاک حضرت عیسیٰ پر اور تورات شریف حضرت موسیٰ پر اور زبور شریف
 حضرت داؤد پر اور صحیفہ حضرت ابراہیم پر اور بہت کتابین اور پیغمبروں پر
 اللہ بارسے ہی اور ان سب پر درود پہنچی اور پیغمبروں کو اور ان کتابوں کو
 بھی مہنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اور قرآن کی بدولت خوب
 پہچانا اور دل سی سچا جانا قرآن جو حضرت محمد پر اللہ فی اوتارا اب تک باقی
 ہی مگر بہت سی قرآن پڑھنے والی اب دیکھنی مین آتی مین جو نہیں جانتی کہ
 اس مین کیا لکھا ہی بلکہ یہ بھی نہیں جانتی کہ یہ کلام کس کا ہے اور کس پر اوترا
 ہی جب ان سی پوچھو کہ قرآن کس پر اوترا ہی تو کہتی مین سولویوں پر اور
 پڑھی لکھوں پر اور ترا ہے اسکا باعث بھی خوب دیکھ لیا کہ بہت سی پڑھے
 لوگ نادانوں کو اس بات کی خبر نہیں دیتی اگر ان سی کہو کہ اپنی سنا چھ کی
 سب مردوں اور عورتوں اور لڑکوں اور لڑکیوں کو اس بات کی خبر کون
 نہیں دیتی کہ قرآن حضرت محمد پر اوترا ہی اللہ اور پیرو و پیروی جب یہ کہو
 تو بہت حیران ہو کر غصہ مین آکر کہتی مین کہ یہ بات تو ایسی شہور ہی کہ اسکو
 سب مسلمان جانتی مین اسکی بتلانی کی کچھ حاجت نہیں جب نادانوں سی کہو
 کہ تم کسی مسلمان ہو کہ یہ بات تم کو معلوم نہیں تو کہتی مین ہکو کسی فی یہ بات

بتلای نہیں پہلا بن بتلای ہم کو نکر جانتی یہہ سعیت لکھنو ایسی بڑی شہر میں
 اور بعضی بعضی شہروں میں بہت کثرت سی دیکھنی میں آئی اس زمانہ کی
 جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی پہلی سی خبر دی ہی اور فرمایا ہی کہ ایک وقت
 آوے گا کہ اسلام کا فقط نام رہ جاوے گا اور قرآن کی فقط حرف رہ جائے گی مسجد
 آباد ہوں گی اور راہ بتانی سی ویران ہوگی جتنی لوگ آسمان کی چچی میں اون
 سب سی بدتر اون کے علم والی ہونگے اونہیں کی پاس سی فتنہ نکلیگا اور اونہیں
 میں پلٹ جائیگا سو اس وقت کی بہت علم والی لوگ وہ باتیں کہیں کہیں بتلاتی
 جو ایمان کی جڑ میں سارا قرآن پڑھ دیتی ہیں مگر کچھ نہیں بتلاتے کہ قرآن اللہ کا
 کلام ہی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچایا ہی ایک اور فرقہ
 نبی ایمان پڑھے لکھو نکا پہلا ہے وہ لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا اور
 سب پیغمبروں کے منکر من خصو صا حضرت عیسیٰ کی نام سی اور انجیل پاک کی
 نام سی بھت جلتی ہیں یا اللہ ہم تیری سب پیغمبروں پر اور تیری سب کتابوں پر
 ایمان لائی یا اللہ ہی ایمان جو تونی ہم کو قرآن میں بتلایا ہے اسی ایمان پر تو لو کو قیام
 رکھو آمین ایک اور فرقہ نبی ایمان پڑھے لکھو نکا پیدا ہوا ہے وہ فرشتوں کی اکل منکر
 میں کہتے ہیں آدمی میں جو اچھی خصلتیں ہیں انہیں اچھی خصلتوں کا نام فرشتہ
 ہی کہتی ہیں اور کوئی فرشتہ نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں بہشت اور دوزخ
 کی کوئی وجہ لوگ منکر ہیں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مولج کی ہی منکر میں کہتی
 ہیں کہ اپنے کا دیان اللہ کے عرش ملک پہنچا خود آپ نہیں پہنچے یا اللہ ہم تیری
 سب فرشتوں پر ایمان لائی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مولج پر ہی ہم ایمان لائی

اور قیامت پر پہی ہم ایمان لائی تو سب کو زندہ کر کے حساب لیگا ایمان والوں
 کو بہشت میں اور بے ایمانوں کو آگ میں رکھ گا یا اللہ اسی محمدی ایمان پر ہم کو
 قائم رکھو آمین اسی ایمان والوں اب یہ کتاب اس پابن لکھی جاتی ہے کہ حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اس طرح اتر ا اور حضرت جبریل اون کی پاس
 اس طرح آیا کرتی تھی اور اللہ کی پیغام لایا کرتی تھی اور آپ فی اللہ کی پیغام کو گون
 گویوں پہونچائی اور ایمان کی باتیں یوں سکھائی اور اللہ کی فرشتوں اور
 پیغمبروں کا اور اللہ کی سب کتابوں کا برحق ہونا سب پر روشن کر دیا اور تعظیم اور
 ادب اللہ کی کتابوں کا اور اللہ کی پیغمبروں کا اور اللہ کی فرشتوں کا سب کو سکھایا
 اور نور ایمان کا ساری جہاں میں پہلایا نام اس کتاب کا پیغام محمدی رکھا
 ہی اس میں اول سی آخر تک یہی حال لکھا ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ
 فی قرآن اس طرح اتر ا اور معراج میں اس طرح آپ کو ساتون آسمانوں کی اوپر
 اپنی عرش تک بلایا اور آپ سی خود باتیں کیں اور پانچون وقت کی نماز کا حکم فرمایا
 جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اللہ کی پیغام اس طرح آئی اور آپ فی اللہ
 کی پیغام اس طرح پہونچائی جہاں جہاں مجمع لوگوں کا دیکھا وہاں جا کر اللہ کا حکم
 پہونچایا اور قرآن سنایا اور کہیں اپنی طرف سے اور لوگوں کو پہنچا کہ اللہ کی
 حکم لوگوں کو پہونچائیں اور ایمان کو پہنچا دیں اور بڑی بڑی بادشاہوں کو لکھ
 پہنچا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا پیغام پہونچائی والا ہوں ایمان لاؤ اور اللہ
 کا حکم مانو یا اللہ اس رسول پاک پر لاہوں درودین اور رحمتیں بھیج آمین یا اللہ
 اس کتاب کو قبول کر اور محمدی نور بند والوں کی دلون میں بر دی فی امانہ اور

کو ایمان دار کر دی یہ وقتہ اور فساد جو فساد ہی پڑے لکھون میں پہلا ہی اونہن
 میں جلد پلٹ جاوے اور محمدی امت کا ایمان بح جاوی آئین ای امت
 محمد مصلی اللہ علیہ وسلم کی اس کتاب کو جہان تک ہو سکی مردوں اور عورتوں کو
 سننا و اور نور ایمان کا دلوں میں پہلا و۔ کس طرح اور ترا محمد پر قرآن۔ اس کتاب
 پاک میں یہی بیان۔ صدق دل سی مومنو اسکو سنو۔ سبکو سمجھاؤ پڑاؤ
 اور پڑھو۔ اسکو مت رکھو چھوڑو تم طاق پر۔ ہی اگر اللہ کا کچھ دین اور
 ذکر اس بات کا کہ جناب محمد مصلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ پاک
 کا پیغام کس طرح آتا تھا اور پہلی پہلی سورہ آگیا کی آیت
 پر یا ایہا المدثر کی آیتیں اللہ فی آتے اور مارن اور آ
 تے پچھلے چمکی لو کون کو اللہ کا حکم پہونچایا اور حضرت
 خدیجہ اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان
 اور بیت لوک ایمان لای اللہ اون سب سی راضی
 رہے۔ اھا مالک بوطا میں روایت کرتی ہیں هشام کی زبانی
 جو عروہ کی بیٹے ہیں وہ اپنی باپ سی وہ حضرت عائشہ سی جو حضرت نبی کریم
 میں اللہ اون درود اور سلامتی پہی کہ حادث جو هشام کی بیٹی تھی اونہن
 فی حضرت نبی کے اللہ اون پر درود اور سلامتی پہیچہ پوچھا کہ آپ پر اللہ کا کیا
 کیونکر آتا ہی تب اللہ کی رسول فی اللہ اون پر درود اور سلامتی پہیچہ پوچھا
 کہ کسی وقت آتا ہے میری پاس گنتی کی سی آواز میں اور اون میں مجھ پر
 زور پڑتا ہے پر وہ موقوف ہوتا ہی اوس وقت بھی یاد ہوتا ہی جو کہ اوسنی کہا

اور یہ وقت ہر کی شکل بکھر فرشتہ میری پاس آتا ہے پہر چھبے بائیں گراہی
 یہ میں یاد رکھتا ہوں جو کچھ وہ کہتا ہی حضرت عائشہؓ فی فرمایا کہ میں فی شک
 آپ کو دیکھا ہے کہ آپ پر اللہ کا پیغام اترتا تھا شدت کی جاڑی کی دان میں
 اور آپ کی پیشانی سے پسینا بہتا تھا۔ **اھام چھار** صحیح بخاری میں
 خرماتی ہیں کہ ہمسی کہا میٹھی فی جو بکیر کے پی میں کہا کہ ہکو خبر دی قیدت فی
 اونہون فی روایت کی عقیدت کی زبانی اونہون فی ابن شہاب سے اونہون
 فی عروہ سے جو زید کے بیٹے میں اونہون نے حضرت عائشہؓ سے جو ان
 میں ایمان والوں کی اونہون فی فرمایا کہ بھلی جو اللہ کی رسول کو اللہ کا پیغام تر
 سوا اللہ اون پرورد اور سلامتی پہنچے تو سوتی ہیں اچھا خواب شر و سہوار تو
 آپ جو خواب دیکھتی تھی اوس کا ایسا ظہور ہوتا تھا جیسے صبح کی روشنی پہر اکیلی
 بیٹھنے کی محبت آپ کی دل میں ڈال دی گئی اور آپ چراگی غار میں اکیلی بیٹھی
 تھی اور اوس میں گنتی کی کئی راتوں تک اللہ کی بندگی کیا کرتی تھی اس سے پہلے
 کہ اپنی گھر کی لوگوں پاس پلٹ کر آوین اور اس واسطے تو شہ لیجاتی تھی
 پہر حضرت خلیجہ کی پاس پلٹ کر آتی تھی پہر اوتنی راتوں کی واسطے
 تو شہ لیجاتی تھی جہاں تک کہ سچا کلام اوس کے پاس آیا اور وہ چراگی غار
 میں بہتے سوا اون کی پاس فرشتہ آیا اور اوس سے کہا پڑہ آپ فرماتی ہیں
 کہ میں فی کہتا میں پڑنی والا نہیں پہر اوس سے جھگو کہ پڑنا سچا بیان تک کہ
 زور کو چھپو اور کیا پڑ چھکو پڑو یا پہر کہا پڑہ پہر میں فی کہتا میں پڑنی والا نہیں پہر
 جھگو کہ پڑا پڑ چھکو دوسری بار پچھا بیان تک کہ زور کو چھپو اور کیا پڑ چھکو پڑو یا

پیر کہا پڑہ پیر میں فی کہا میں پڑہنی والا نہیں پر مجھ کو بھرا ہر مجھ کو تیری بار
 پہنچا پر مجھ کو چھوڑ دیا پر کہا افسر ابا سہدیک الٰہی خلق خلق الانسان
 من علق افسر اور بیک الاحرام یعنی پڑہانی رب کی نام سے جس
 فی بنایا بنا یا انسان کو جسے خون سے پڑہ اور تیرا رب بڑا سخت والا ہی پر
 سد کی رسول پٹی البداد پیر درود اور سلامتی پہنچی اوس وقت آپ کا ولی
 پڑکنا تھا پر حضرت خلیجہ جو خویلد کی بیٹی تھیں اون کی پاس داخل
 ہوئی اور فرمایا مجھ کو اور یا دو مجھ کو اور یا دو پیر اونہوں فی آپ کو اور یا دو یہاں تک
 کہ دہشت اون پر سی جاتی رہی پیر آپ فی خلیجہ سی وہ خبر کی اور اون
 سی فرمایا کہ مجھ کو اپنی جان پر خوف آیا خلیجہ بولیں کوئی نہیں قسم اللہ کی
 اللہ آپ کو کبھی شرمندہ نہیں کرے گا آپ تو رشتہ جوڑتی ہیں اور بوجہ اونہا
 لیتے ہیں اور ان ہوئی چیز تلاش کر دیتی ہیں اور مہمان کو کہنا دیتی ہیں اور
 حق والی معاملوں پر مدد کرتی ہیں پر خلیجہ آپ کو لی چلین یہاں تک
 کہ ورقہ جو نوفل کی بیٹے تھی اور نوفل اسد کی بیٹے تھی اور ورقہ حضرت
 خلیجہ کی چچا کے بیٹی تھی اون کی پاس آپ کو لائیں اور وہ ایسے شخص تھے
 کہ جہالت کی زمانی میں یعنی جس زمانے میں عرب کی ملک میں بت پرستی اور
 جہالت پہلی ہوئی تھی اوس زمانی میں اونہوں فی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کا دین اختیار کیا تھا اور وہ عبرانی خط لکھتے تھے پر انجیل میں سی عبرانی میں جس قدر
 اللہ فی جانا کہ وہ لکھیں اوس قدر وہ لکھتی تھی اور وہ بہت بوڑھی تھی اندھی ہو گئے
 تھے حضرت خلیجہ فی اون سی کہا اسی میری چچا کی بیٹی تھیں اپنی بہای کی

پٹی سب و ر قہ فی آپ سہی کہا ای میری بجائی کی سپٹے تم کیا دیکھتی ہو تب
 اللہ کی رسول فی اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے جو کہ دیکھا تھا اوسکی خبر
 اونکو سنائی تب ر قہ فی آپ سہی کہا یہ وہ ناموس ہی یعنی وہ کلام ہی جو اللہ
 اللہ فی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ای کا شکے میں اوسوقت نوجوان ہوتا
 کا شکے میں اوس وقت تک زندہ رہتا جس وقت آپ کی قوم کے لوگ آپ کو
 بچان سہی نکال دینگے تب اللہ کی رسول فی اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجی
 فرمایا کیا وہ مجھکو نکال دینی والی ہیں و ر قہ فی کہا ان جب کوئی مرد اس طرح
 کی بات لایا ہی جیسی آپ لائی ہیں تب اوس سہی دشمنی کی گئی ہی اور اگر آپ
 کا دن بھی پاویگا تو میں آپ کی بڑی بڑی مدد کروں گا پھر تھوڑی دنوں میں و ر قہ
 مرگئی اور اللہ کی پیغام کا آنا کچھ دنوں سو قوف رہا کہا ابن شہاب فی اور خبر
 دی مجھکو ابوسلمہ فی جو عبد الرحمن کی بیٹی ہیں کہ عبد اللہ کی بیٹی جابرہ انصار
 فی فرمایا اوس وقت وہ پیغام کی سو قوف رہی کی دنوں کا حال یہاں کہی
 ہی اونہوں فی اپنی بیان میں فرمایا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اس چھپر
 کہ میں چلا جاتا تھا یکا یک میں فی ایک آواز آسمان سہی سنی تو میں فی اپنی نگاہ
 اوٹھائی اور یکا یک دیکھا کہ وہی فرشتہ جو میری پاس حرا میں آتا تھا وہ آسمان
 اور زمین کی سچ میں ایک کمر سی پرٹھا ہے سو میں اوس سے دہشت میں آ گیا
 بہرین پلٹا بہرین فی کہ مجھکو اڑا دو مجھکو اڑا دو پھر اوار اللہ تعالیٰ فی کا اچھا لڑک
 قم خاندن و ر دے قلب و شیا بک فطر و الحبا فاجر یعنی خائف
 میں پلٹنے والی اوٹھ کھڑا ہو پھر دوسرا اور اپنی مالک کی بڑائی کر اور اپنی

کپڑوں کو پاک کر اور پسیدی کو چھوڑ دی پہر گم ہوا پیغام کا آنا اور لگا تار آئی
 لگا امان بخاری اس حدیث کو کتاب کی سری پر لائی ہیں پہر اسی حدیث
 کو وہاں لائی ہیں جہاں قرآن شریف کی آیتوں کا مطلب حدیثوں سے
 گھنوا ہے وہاں سورہ اقرار کی ذکر میں اس حدیث کو لائی ہیں وہاں اتنا
 لفظ زیادہ ہی اقرار و ربک الاکرم یہاں تک کہ علم الانسان ماکلف
 لعلم اس روایت سے ثابت ہوا کہ پہلی پہل پہر پانچ آیتیں اور تین اہل خدایا
 ی اقرار و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان
 ماکلف لعلم یعنی پڑھ اور تیرا مالک بڑا عزت والا ہے جس نے علم سکھایا قلم سے
 سکھایا انسان کو جو وہ نہ جانتا تھا اور اس روایت میں یہ ہے کہ ابوسلمہ
 فی کہا کہ اللہ ہی جو فرمایا کہ پسیدی کو چھوڑ دی اسکا مطلب یہ ہے کہ جہالت کی
 لوگ جو بیتوں کو پوچھا کرتی تھی اونہیں چھوڑ دی **فایل** لا قرآن کی اور تری سے
 اور حضرت جبریل کے انی سے پہلی ہی آپ کا دل بتوں سے سزا رہا بتوں کو اب
 ناپاک سمجھتے تھے اور بہت اون سے نفرت رکھتی تھی اللہ کو اکیلا جانتی تھی حدیثوں
 میں جا بجا اس کا ذکر ہے اب اللہ ہی اور زیادہ تاکید کر دی کہ بت ناپاک
 ہیں ان کو چھوڑ دی یعنی اون کے پاس ہرگز بت جائیو اون سے ایسا دو
 رہنا چھوڑا اور ناپاک چیزوں سے دور رہے ہیں **امام بخاری** نے
 دوسری جگہ پر ابن شہاب تک دو سندیں پہونچائیں پہلی کہا کہ تم
 کہا تھے فی جو بیکس کی مٹی ہیں اونہوں نے کہا کہ ہم ہی کہا لیت فی اونہوں نے
 نقل کی عقل سے اونہوں نے ابن شہاب سے اہل بخاری دوسری سند

لکھتی ہیں کہ مجھ سے کہا سعید بن جبروان کی پیشین گوئی بغداد کی رہنی والی اونہوں
 نے کہا کہ مجھ سے کہا محمد بن جو عبد الصمد کے پیشین گوئی میں وہ ابو سرحہ کی پیشی
 اونہوں نے کہا کہ ہم کو خبر دی ابو صمد کے شکستہ تھی اونہوں نے کہا کہ مجھ سے
 عبد اللہ نے اونہوں نے فضل کی بوس سے جو یزید کی پیشی میں کہا کہ مجھ کو
 خبر دی ابن شہاب نے کہ زہرا کی پیشی صحرا وہ فی اون کو خبر دی کہ حضرت
 عائشہ فی یون فرمایا اکی وہی حدیث ہے پھر اسی حدیث کو امام بخاری نے
 فی کتاب کی اخیر میں خواب کی تفسیر کے بیان میں لکھا ہے وہان یون سند
 پہونچائی کہ تمہی کہا یحییٰ فی جو تکیہ کی پیشی میں کہا کہ تمہی کہا لیث فی
 اونہوں نے روایت کے عقیل سے اونہوں نے ابن شہاب سے پھر دوسری
 سند یون پہونچائی کہ تمہی کہا عبد اللہ فی جو محمد کے پیشی میں اونہوں
 نے کہا کہ تمہی کہا عبد الرزاق نے کہا ہم کو خبر دی معمر نے کہ کہا زہری
 نے کہ ہم کو خبر دی صحرا وہ فی اونہوں نے روایت کی حضرت عائشہ سے الہی
 اون لوگوں پر اپنی رحمت کا مینہ برساجو تیری رسول پاک کی ایک ایک
 بات کو کتنی کتنی سمنوں سے پکی پکی معتبر لوگوں سے تحقیق کر کے لکھ گئی
 امام بخاری کی دوسری اور تیسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ وقع
 لکھا کرتے تھے عربی خط سے لکھا کرتی تھی عربی میں انجیل میں سے جنتنا اللہ فی
 چاہا کہ وہ لکھیں اور پہلی روایت میں یہ لفظ تھا کہ عبرانی خط لکھا کرتی تھی حدیث
 کی تحقیق کرنے والی لکھتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عبرانی اور عربی دونوں خط
 لکھا کرتی تھی انجیل شریف کو عبرانی سے عربی میں ترجمہ کیا کرتی تھی اور

اس میں تفسیری روایت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ پیغام کا آنا کچھ دنوں میں تو
 چلوں پہونچے۔ یہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا غم ہوا کہ کئی مرتبہ
 چلی گئی کہ اوسے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سی گر پڑوں تو بس وقت آپ
 کسی چیلار کی چوٹی پر پہونچتی تھے اس لیے کہ اپنی تین اوس پر سی گرادیوں
 جبریل اون کے سامنی ظاہر ہو جاتی تھی اور کہتی تھے ای محمد پیشاک رہتی تم
 اللہ کے پیغام پہونچانی والی ہو تب آپ کا جی بڑھ جاتا تھا اور جی کو خوار تہا تھا
 اور لپٹ آتی تھے ہر جب پیغام نہ آئی کی بہت دن گذر جاتی تھے آپ دس
 اوسے ارادہ سی جاتی تھے ہر جب کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہونچتی تھی جبریل
 آپ کی سامنی ظاہر ہو جاتے تھے اور آپ سی اوسے طرح فرماتے تھے
 انا ام مسلم فرماتی ہن کہ مہی فرمایا زھیں نے بو حوب کی پٹے میں کہا کہ
 مہی فرمایا ولید نی جو سلم کے پٹی میں کہا کہ مہی فرمایا اوزاعی نی
 کہا میں نی سنا بھیجی اسی وہ ابو سلمہ سے وہ حضرت جابر سی جو عبد
 کے پٹی اونھوں نی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی مہی بیان فرمایا
 کہ میں مہینا بہر حرا میں پیٹھا رہا ہر جب میں پیٹھے رہی کی مدت تمام کی میں
 اوترا اور میں نالے کی پیٹ میں آیا تو مجھ کو آواز دی گئی پہر میں نے دیکھا
 اپنی آگے اور اپنے پیچھے اور اپنی داسی اور اپنی بائیں سو میں فی شکو نہ دیکھا
 پہر مجھ کو آواز دی گئی پہر میں نے دیکھا تو شکو نہ دیکھا پہر مجھ کو کسی فی پکارا
 تو میں فی اپنا سر اٹھایا تو ایک ایک وہ یعنی جبریل علیہ السلام تخت
 کے اوپر تھی ہوا میں سو مجھ کو اون ہی شدت کا لرزہ آیا پہر میں خلی

پس آیا اورین نے کہا مجھ کو اور پیراؤ ہون فی چھ کو اور پیراؤ ہون
 نے چھیرانی چھڑ کا پیراؤ نے اور پیراؤ کیا املل ثم قائل را و
 ربك فکبر و ثباتك فطهر سلم کی دوسری روایت میں یوں ہی
 کہ وہ پہلے ہی ایک تخت پر آسمان اور زمین کے بیچ میں صحیح مسلم میں ہی
 کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا گیا کہ پیر کی دن روزہ رکھنا کیسا آت
 فی فرمایا چھ وہ دن جسے حسین میں پیدا ہوا ہون اور اسی دن میں پیری
 اوپر پیغام اور پیراؤ کیا ہے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ پہلے اہل جہن اللہ
 کا پیغام آپ پر آؤ تھا وہ دن پیر کا تھا اور آپ کی پیدا ہونی کا ہی ہی دن
 ہے پیر کی دن اللہ کی واسطی روزہ رکھنا بہت بہتر ہے اس نیت ہی کہ اللہ
 نے اس دن میں ہم کو ایسی نعمت دی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا
 کیا اور ان پر اپنا کلام اور ارجا ناجا ہوا اکام مالک اور امام بخاری
 اور اکام مسلم نے بڑی بڑی کئی متبر لوگوں سی جو بانیں چلی آتی ہیں وہ لگی
 میں ان تین کتابوں کا بہت بڑا اعتبار ہے ان کی سب سندین کی میں
 جب معلوم ہوا کہ یہ حدیث اکام مالک کی موطا میں یا صحیح بخاری یا صحیح مسلم
 میں ہے پس اس کی سند بہت مضبوطی بعد ان کی اور ہی نہیں کتاب میں
 جن کی سب سندین کی میں جیسے ابن حبان اور حاکم کی مستدرک اور ضا
 متذہبی کے تحارہ اور صحیح ابن خضر کما اور صحیح ابی عوانہ اور صحیح ابن السکون
 اور ابن الجارود کے متقی مولانا جلال الدین سیوطی جمع الجوامع میں لکھتی
 ہیں کہ جو حدیثیں ان کتابوں میں ہیں سب کی سندین کی میں مگر حاکم کے مستدرک

میں کہیں کہیں لوگوں نے گفتگو کی ہے یعنی اوس میں بعض بعض سندین کچی
 ہیں اور جو حدیثیں اور کتابوں میں ہیں اون میں بہت سی ایسی ہیں کہ بڑی بڑی
 مستبر لوگوں سے چلی آتی ہیں اور بعض باتیں ایسی ہی ہیں کہ جن لوگوں کا اعتبار
 کم تھا یا ان کی یاد میں خلل تھا بات کو بھول جایا کہ یہ نئی ایسی لوگوں سے جو
 باتیں سنیں وہ یہی لکھ لیں پھر اگر وہ بات ایسی ہی کہ ایک شخص نے اوسکی
 گواہی دی ہے اور وہ شخص مستبر نہیں ہے یا یاد میں کچا ہے تو وہ سند کچی ہے
 اوس بات میں شبہ ہے کہ شاید یوں ہی ہو یا کچھ اور ہو اور اگر لوگوں سے
 بھی گواہی پہونچی شبہ نکل گیا حدیث کی تحقیق کرنے والوں نے ہر حدیث کا
 حال تحقیق کر دیا ہے اور جن لوگوں کی زبانی حدیثیں چلی آتی ہیں ان کے احوال
 میں بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں امام تہا علیؑ فی خود اپنی کتاب میں ہر حدیث
 کی سند کا حال لکھ دیا ہے کہ کئی سند ہی یا کچی سند ہے اور امام قسائی
 کی جہونی کتاب کی سب سندین کچی ہیں اور امام ابو داؤد نے یہ قاعدہ باندھا
 ہے کہ جو حدیث کچی ہے اوس کا حال لکھ دیا ہے اور جہاں کچھ نہیں لکھا ہے وہ
 سند اگر کچی نہ ہو تو بہت کچی ہی نہیں اب سنو کہ محصل جو اس حدیث کے پٹے ہیں وہ
 امام ملائک کے وقت میں تھے انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے احوال میں کتاب لکھی ہے اوس کتاب میں انہوں نے غار کا احوال یوں
 لکھا ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے اللہ ان پر درود اور سلامتی بھیجے یوں فرمایا ہے
 کہ میں سوتا تھا کہ ایک کپڑا رشیم کا ایک کتاب میں میرے پاس لائے پھر کہا پڑھ
 میں نے کہا کہ میں کیا پڑھوں پھر مجھے پینچا اچان تک کہ میں فی خیال کیا کہ یہ موت

ہے پہر مجھ کو چھوڑ دیا کہا پڑہ میں نے کہا کیا پڑھوں پہر مجھ کو پہنچا یہاں تک کہ میں
 نے خیال کیا کہ یہ موت ہے پہر کہا پڑہ میں نے کہا کیا پڑھوں کہا اقرار کیا اس
 دیکھ الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا اور دیکھ
 کہ ہم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پہر میں نے اسکو
 پڑنا پہر میرے پاس ہی چلی گئی پہر گویا کہ میں نے اپنی دل میں ایک کتاب لکھ
 لی پہر میں نکل یہاں تک کہ جب میں پہاڑ کے چمین پہنچا میں نے ایک آواز
 آسمان سے سنی کہ کہتا ہے اے محمد تم پیغام پہنچانے والی ہوا اللہ کے اور میں
 جبریل ہوں پہر میں نے اپنا سر اٹھایا آسمان کی طرف دیکھنے لگا تو کیا ایک
 جبریل ایک مرد کی صورت میں اپنی دونوں قدموں کو برابر رکھے ہوئی میں
 آسمان کے کنارے میں کہتے ہیں اے محمد تم اللہ کی پیغام پہنچائی ہو اور
 میں جبریل ہوں اور میں نے اُن کی طرف اسی آسمان کی کناروں میں اپنا سر پہنچا
 شروع کیا پہر میں جس طرف نظر کرتا تھا او کو اسی طرح دیکھتا تھا پہر میں وہیں
 کھڑا رہا نہ آگے بڑھتا تھا اور نہ پیچھے ہٹتا تھا یہاں تک کہ خلیجہ فی میر سے ہوا
 کے لئے لوگ بھیجی وہ مکہ تک پہنچے اور اوس کے پاس لوٹ گئے اور میں اپنی
 جگہ پر کھڑا رہا پہر وہ میرے پاس ہی چلے گئی اور میں پلٹ کر اپنی لوگوں میں چلا
 آیا میں سید الناس فرماتے ہیں کہ اس روایت میں یوں ہے کہ جبریل خواب
 میں آئے کیا عجیب ہے کہ پہلے خواب میں آئی ہوں پہر جانتے میں آئی کیونکہ
 جو خواب آپ دیکھتے تھے بعینہ اوسکا طور ہوتا تھا اب اسحق نے کہا کہ عجیبی کہا
 اسمعیل نے جو حکیم کے بیٹی تھے کہ اُن سی بیان کیا گیا حضرت خدیج

کی زبانی کہ انہوں نے اللہ کے رسولؐ کو اللہ اور پروردگار اور ملائکہ
 پہنچے کہ اسے میری چچا کے پٹے پہلا مسمیٰ ہو سکتا ہے کہ مجھ کو خبر دو اپنی رفیق
 کی جو تمہارے پاس آئی میں جسوقت وہ آدین فرمایا مان وہ بولیں جب
 وہ تمہارے پاس آدین تو مجھ کو خبر کرنا ہر آپ کی پاس حضرت جبریلؑ آئی
 مسطر آیا کر کے بتے تب اللہ کے رسولؐ نے اللہ اور پروردگار اور ملائکہ پہنچی
 حضرت خلیجہ ہی کہا یہ جبریلؑ میرے پاس آئی وہ بولیں آپ اُٹھیں
 میرے بائیں ران پر بیٹھے تب اللہ کے رسولؐ اللہ اور پروردگار اور ملائکہ
 پہنچے اُٹھ کر اون کے اوپر بیٹھے گئے انہوں نے کہا آپ اون کو دیکھتے ہیں
 فرمایا مان کہا جگہ بدلو میرے دانی ران پر بیٹھو ہر بولیں آپ اون کو دیکھ رہی
 ہیں فرمایا مان کہا جگہ بدلو میری گود میں بیٹھو آپ اون کی گود میں بیٹھے وہ
 بولیں آپ اُٹھ کر دیکھتے ہیں فرمایا مان تب انہوں نے اپنی اوٹنی اوٹا
 دی اور اللہ کے رسولؐ اللہ اور پروردگار اور ملائکہ پہنچے اون کی گود میں
 بیٹھے ہی پہر وہ بولیں پہلا آپ اون کو دیکھ رہی ہیں فرمایا نہیں وہ بولیں کہ
 میرے چچا کے پٹے مضبوط رہو اور خوش رہو قسم اللہ کی وہ فرشتہ ہی وہ شیطان
 نہیں ہے جانا چاہی کہ ابن اسحقؑ نے پہلی روایت میں یہ نہیں لکھا کہ میں
 نے یہ حدیث کس سے سنی اور دوسری روایت میں معلوم نہوا کہ اسمعیلؑ
 فی کس سے سنا وہ کون شخص ہے حبشی اسمعیلؑ سی بیان کیا مگر مقبر
 لوگوں کی زبانی جو روایت پہنچی ظاہر ہی ہے کہ انہوں نے سچی لوگوں سے
 سنا ہے تب تو بیان فرمایا ہے مگر جس سند میں ہر شخص کا صاف نام

بنا وادوس سند کا کیا لینا امام عبد الباقی رزقانی رحمہ اللہ
 کی شرح میں لکھتی ہیں کہ سیماں تہمی اور عقیدہ کے چٹھی موسیٰ کی کتاب
 میں ہے کہ ورقہ پس لیجائے کسی پہلے حضرت خلیجہ بعد اس
 کے پاس گئے جو دیکھ کر کے چٹھی عقیدہ کا غلام تھا اور نصرانی تھا غنیوی
 کے لوگوں میں سے تھا حضرت خلیجہ رزقانی اوس سے کہا کہ میں تجھ کو اللہ
 کی یاد دلاتی ہوں کہ تو جو بکھر دے کہ تم لوگوں کو کہہ چیریل کا حال معلوم
 ہے علم اسے بواو اللہ بڑا پاک ہے بڑا پاک ہے اسی قریش کی عورتوں
 کے سر ارجیریل کا کیا کام ہے جو اس زمین میں اون کا ذکر کیا جاوی
 جہان کے لوگ بت پرست ہیں حضرت خلیجہ نے فرمایا کہ تو مجھ کو خبر دی
 جو بکھر اوں کا حال معلوم ہو وہ بولا کہ وہ امانت دار ہیں اللہ کے اوس کی طرح
 میں اور اوس کی بیویوں کے طرح ہیں اور وہی سنا تھا کہ تھی موسیٰ اور
 عقیسہ کی یہ حضرت خلیجہ اوس کے پاس ہی لوہین امام رزقانی
 لکھتی ہیں کہ سیماں تہمی طرفان کے چٹھی میں بصرہ کے رہتی والی حضرت علیہ السلام
 علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لائے ایک سو تینالیس برس گزاری تھی
 جب اول کو اللہ نے دنیا سے اٹھالیا اور اون کی ستانوی برس کی عمر ہوئی
 اور وہ ثقہ تھے اللہ کے بندگی میں بہت مشغول رہتی تھی موسیٰ جو عقیدہ
 کے پیٹے ہیں امام مالک کے استاد ہیں اونہوں نے جو کتاب لکھیں
 کے حال میں لکھی ہے اوس کتاب کے حق میں امام مالک فرمایا کرتے تھے کہ
 یہ کتاب لکھنے والوں کی سب کتابوں سے زیادہ محترم ہے مولانا جلال اللہ

سیولنی فی القان مین لکھا ہے کہ پہنچنے کے دلائل مین اور واحدی فی
 روایت کی اسے یونس تک سند پہونچائی ہے جو بکس کے بیٹے مین ہوں
 نے روایت کی یونس ہی جو عمر کی بیٹے مین اونہوں نے نقل کی ہے
 اپنی باپ سی اونہوں نے ابو میرہ عمر و سی جو شریل کے بیٹے مین کہ اللہ
 کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے خلیجہ سی فرمایا کہ
 میں جب اکیلا ہوتا ہوں ایک آواز سنتا ہوں سو قسم اللہ کی مجھ کو خوف آیا
 کہ یہ کوئی امر نہ وہ لو کہین اللہ کی پناہ اللہ کہی آپ ہی ایسا معاملہ نہ کر گا قسم
 اللہ کی آپ تو امانت ادا کرتے ہیں اور رشتہ جوڑتے ہیں اور سچی بات بولتی
 ہیں پھر جب ابو بکر آئے خلیجہ نے اس بات کا اون سی ذکر کیا اور کہا
 محمد کے ساتھ وقتہ پاس جاؤ وہ دونوں چلے اور احوال اون سی کہا آپ
 بولے کہ جب میں اکیلا ہوتا ہوں اپنی پیچھے سی آواز سنتا ہوں یا علی یا
 محمد پھر میں ہلکا چلتا ہوں زمین مین اونہوں نے کھایا یہ کہ جب تمہاری
 پاس آوے تو پھر سے رہو یہاں تک کہ سنو وہ کیا کہتا ہے پھر میرے
 پاس آؤ اور سنو پھر دوبارہ جب آپ اکیلی ہوئے آپ کو لیکار یا محمد کہہ لیں
 الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین یہاں تک کہ واللہ الصالحین تلک پہونچی
 معنی اس کے یہ مین کہ شروع اللہ کے نام سی جو بڑا مہربان بہت رحم والا
 صبر خوبی اللہ کو ہے جو مالک ساری جہان کا ہے بڑا مہربان بہت رحم
 والا مالک الصاف کے دن کا چمکی کو پوچھتے ہیں ہم اور بھی سی مدد مانگتی ہیں ہم
 لکھا ہو کہ راہ سیدی راہ اون لوگوں کی کہ احسان کیا تو فی اول پیرہ اول

کے کہ غصہ ہوا اور نہ پہننے والوں کی مولانا لکھتے ہیں کہ ابو سعیدؓ نے
 یہ نہ کہا کہ میں نے کس سے سنا اور بیان کرنے والی مرد اسکی سب محترمین
 اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں لکھا ہے کہ ہم ہی کہا عیسیٰ اللہ نے کہا کہ
 ہجو خیر دی اسل لیل نے انہوں نے روایت کی ابو اسحق سی انہوں نے
 ابو سعیدؓ سے سی ہی قصہ جو ہو چکا پر اس میں یوں ہے کہ ہر آب و سر قدر
 پاس گئے اور ان سی اسکا ذکر کیا و مرقد نے آب سی کہا خوش ہو جی ہر خوش ہو
 ہر خوش ہو جی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی پیغمبر ہیں جن کے عیسیٰ نے خوشی
 سنائی کہ ایک پیغمبر میرے بعد آویسکے اور ان کا نام احمد ہے سو میں گواہی دیتا ہوں
 کہ ابی احمین اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ محمد ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ
 اللہ کے پیغام پہنچانے والی ہیں اور نزدیک ہے وہ وقت کہ آپ کو لڑائی کا
 حکم ہوگا اور اگر آپ کو لڑائی کا حکم ہوگا اور میں زندہ ہوں گا البتہ آپ کے ساتھ ہو کر
 لڑوں گا ہر وقت ہر گئے سو فرمایا اللہ کے رسول نے البتہ ان پر درود اور سلامتی
 بھیجے کہ میں نے دیکھا اوس عالم کو جنت میں اسکی اوپر سبز کپڑے تھے اور مولانا
 جلال الدین سیوطی نے یہی روایت تفسیر در مشورین ابن ابی شیبہ
 کی مصنف سی اور ابو نعیم اور بھی اور واحدی اور تاجلی سے نقل کی
 ہے اسکی آخر میں یوں ہے کہ ہر آب و مرقد پاس آئے اور اس سے اس کا
 ذکر کیا و مرقد نے کہا خوش ہوئے ہر خوش ہو جی کہ میں گواہی دیتا ہوں
 کہ آپ وہی ہیں جن کی خوشی سنائی مریم کے پہلے تھی اور آپ اوس طرح کی
 ناموس پر ہیں جیسا موسیٰ کو ملا تھا اور آپ ہی ہیں جیسے ہوئی جانا چاہے کہ ناموس

انگلی کتابوں میں اللہ کے کلام کا اور اوسکی شریعت کا نام ہے اشعیہ
 بنی علیہ السلام کے محققین سے کہ انہوں نے یعنی یہودیہ ناموس کو بدلا
 یعنی شریعت کو بدل ڈالا سو ورقہ نے اوسے بولی کے موافق فرمایا کہ آپ اوس
 طرح کی شریعت پر مبنی جیسے حضرت موسیٰ کی شریعت تھی ورقہ کو اسے
 کتابوں سے ثابت ہو چکا تھا کہ آخری پیغمبر کو ویسی شریعت ملیگی جیسی شریعت
 حضرت موسیٰ کی ہے حضرت موسیٰ کو تو رادین جہاد کا حکم ہوا تھا اور بڑی
 بڑے گناہ کرنے والوں کے لئے اوس شریعت میں سزا میں مقرر تھیں سزا
 کرنے والی کو پتہ اوکر کے مار ڈالنا اور خون کا بدلہ خون لینے جو شخص کسی مار
 ڈالی اوس کو مار ڈالنا جو کسی آنکھ پر پڑے اوسکی آنکھ پر پڑنا اور جو کسی کا
 دانت توڑے اوسکا دانت توڑنا اسی طرح گناہوں کی سزا میں مقرر تھیں
 حضرت عیسیٰ کی انجیل میں سزا میں موقوف ہو گئیں اوس وقت میں عالم
 فاضل قاضی مفتی بہت بگڑی تھے خود چپکے چپکے گناہ کرتے اور گناہگاروں
 پر سزا کا فتوے دیتی تھی تعالیٰ نے گناہگاروں کو بغیر سزائی تو یہی بخش دیا
 اور حکم ہوا کہ جو کوئی تمسی بدی کرے اوس سے نیکی کرو بدی کا بدلہ نہ لو تو رادین
 میں اور سب کتابوں میں خبر دی تھی کہ آخری پیغمبر مائد موسیٰ کے جہاد کرنے
 کی اور گناہگاروں کو سزا دینے کے اوسے کی موافق ورقہ نے فرمایا کہ آپ کو
 حکم جہاد کا ہوگا ورنہ چونکہ اللہ کی کتابیں پڑھی ہوئی تھیں اس کلام کو سنکر
 پہچان گئے کہ اللہ کا کلام ہے یہ اللہ کی حکمت تھی کہ حضرت محمد کو اللہ دون
 پروردگار سلاستی پہنچے چالیس برس کی عمر تک ان پڑھا رکھا آپ نبی

یہ پہلی کوئی کتاب پڑھی نہ کوئی کتاب لکھی نہ کبھی پڑھی لکھو فی کتابوں کی باتیں
 سنیں اللہ سے انکا ایک اپنا کلام جبریل کے ہاتھ پہنچا جو احوال گزرا تھا آپ فی
 بیان کیا پڑھے لکھے گواہی دی کہ یہ کلام اللہ کا ہے جب آپ نے یہی انکا حصہ
 جبریل میں اللہ کا کلام لائے ہیں اللہ نے آپ کا شوق طبریا کشتی میں پیغام کا پہنچا
 موقوف رکھا ابن سعد الناس نے عیون الاثر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق
 نے کھدیت مقرر نہیں لکھی کہ کتنے دنوں تک پیغام کا انا موقوف رہا ابو القاسم
 سمیعی نے کہا ہے کہ بعض حدیثیں جکی سند برابر پہنچی ہے اُن میں میں
 سے کہ اڑھائی برس تک پیغام موقوف رہا آپ کو طبریا نقل رہا پھر فی کا اچھا املا
 کے پانچ آیتیں بھیجیں اور حکم کیا کہ اوٹھ کر اسو اور کافروں کو اللہ کے عذاب
 سی ڈر دیا اب آپ کو یہ حکم ہوا کہ کافروں کو اللہ کا ڈر سناؤ اور اس کے عذاب
 سی ڈر دیا پہلے آپ فی اچھکے چکی لوگوں کو سمجھایا پہلی حضرت خدیجہ رضی اللہ
 عنہا لائیں پھر حضرت علی جو آپ کے چچا ابوطالب کی پٹنہ تھی پھر حضرت ابو لکھ اور
 حضرت یلال اور حضرت زبیدہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 آزاد کئے ہوئے غلام تھے اور ام انیس جنہوں نے آپ کو لڑپن میں گود میں کہا
 تھا اور کہلا یا تھا حاکم نے عبد الرحمن بن اسود تک سند پہنچائی انہوں نے
 فی محمد سہی جو عبید اللہ کے بیٹے ہیں وہ ابورافع کے بیٹے ہیں انہوں نے فی
 باب یعنی عبد اللہ سہی انہوں نے ابورافع سہی کہ اللہ کے رسول نے
 اللہ ان پر درود اور سلامتی بھیجے پھر کے دن نماز پڑھی اور آپ کی ساتھ
 حضرت خدیجہ نماز پڑھی اور منگل کے دن آپ نے حضرت علی کو

نماز کا حکم دیا وہ ایمان لائے اور بولی کہ ٹھہر جائے کہ میں ابو طالب سے نماز
 کا حکم لے لوں تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجی
 فرمایا کہ وہ تو امانت ہے یعنی جہاں نے کی بات سے تب حضرت علی
 بولی کہ پھر تو میں نماز پڑھوں گا پھر انہوں نے مشکل کے دن اللہ کے رسول
 کے ساتھ نماز پڑھی حالانکہ اس کی سند صحیح ہے ابن اسحاق
 لکھتے ہیں کہ مجھ سے کہا عبد اللہ نے جو ابو جحجھ کے بیٹے ہیں انہوں
 نے روایت کی مجھ اہل ہاشمی انہوں نے کہا کہ اللہ نے جو جو احسان حضرت
 علی پر کئے اور جو اون کے حق میں بہلائیاں چاہیں ان میں سے
 ایک یہ بات ہے کہ قریشیوں پر بڑی تنگی پڑی اور ابو طالب پر بہت
 لوگوں کا خرچ تھا تو اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی
 بھیجی حضرت علی کو اون کے گھر سے لے لیا سو حضرت علی
 اللہ کے رسول کے ساتھ رہی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو نبی کر کے پہچا
 سو حضرت علی آپ کی تابع ہوئے اور آپ پر ایمان لائی اور آپ
 کو سچا جانا ابن اسحاق نے کہا کہ بعض علم والوں نے ذکر کیا ہے کہ
 جب وقت نماز کا آتا تھا حضرت صل اللہ علیہ وسلم ملی کی گھائیوں
 کی طرف نکل جاتی تھیں اپنی چچا ابو طالب سے اور سب چچاؤں سے اور
 سب قوم سے چپ کر اور حضرت علی آپ کے ساتھ نکلتے تھے اور
 دونوں دھان نماز پڑھتی تھے پھر جب شام ہو جاتی تھی لوٹ آتے تھے جب تک
 اللہ کو منظور تھا اسی طرح گزری پھر ابو طالب نے ایک دن دونوں کو نماز پڑھتے

دیکھ لیا تب اللہ کے رسول سے اللہ اون پر درود بھیجے اور سلامت رکھی
 کہا کہ یہ کیا دین ہے جس پر تم کو عمل کرتے دیکھتا ہوں اب فی فرمایا اسے چچا یہ
 دین ہے اللہ کا اور دین اوس کے فرشتوں کا اور اوس کے پیغمبروں کا اور
 دین ہمارے باپ حضرات ابن اہلیم کا یا صبرح اب فی فرمایا جو مجھ کو
 پہنچا اللہ نے اس دین کے ساتھ کہ پیغام یہ پہنچاؤں بندوں کو اور تم ای چچا
 سب سے زیادہ اس بات کی حق دار ہو کہ میں تمہاری خبر خواہی کروں اور ہدایت
 کی طرف بلاؤں اور سب سے زیادہ اس بات کے حق دار ہو کہ اس دین کو چھپی
 قبول کرو اور اوس پر میری مدد کرو یا جس طرح اب فی فرمایا ہوا اب فی
 کہا ای میری بہائی کے پٹے میں نہیں پہنچاؤں دین اب فی باب داؤد
 کا لیکن قسم اللہ کی جب تک میں زندہ رہوں گا تم کو کچھ ایذا نہیں پہنچے گا ویگی
 اور ذکر کیا ہے لوگوں نے کہ ابوطالب فی حضرات علی سے کہا یہ کیا
 دین ہے جس پر تم ہو فرمایا اب فی باب میں اللہ کے رسول پر ایمان لا یا اللہ پر
 درود بھیجے اور سلامت رکھی اور اُن کو سچا جانا اور جو کچھ وہ لائے اوس کو سچا
 جانا اور اُن کی ساتھ میں فی اللہ کی واسطے نماز پڑھی اور میں نے ان کو لوگ کہتی
 ہیں کہ ابوطالب فی کہا کہ اوہوں نے تم کو ابی بات کی طرف بلا یا ہے تم اُن
 کے ساتھ رہو مخب طہرای ذخایر العقبیٰ میں کہتی ہیں کہ اِمام
 احمد نے حقیقت لکھی کہ سند یہو نجای سے اوہوں نے کہا کہ میں یہو اگر
 ہا سو میں ج کو آیا اور عباس جو عبد المطلب کی بی بی ہیں اُن ہاں
 آیا کہ اُن سے کچھ خریدوں کہ وہ مرد سوداگر نہی سو قسم اللہ کی میں اُن کے

پائس تھا ایک ایک ایک مرد خیمے سی نکلی اور آسمان کی طرف دیکھا
 اور نماز پڑھنے لڑے سو ہی پہر ایک عورت اوتی خیمے سے نکلی اور ان کی بیوی
 کہری سوئی اور نماز پڑھی پہر ایک لڑکا نکلا کہ جوانی کے قریب تھا وہ دون کے
 ساتھ لڑکوں کو نماز پڑھنے لگا میں نے عباس سے کہا بھہ کون میں کہا یہ محمد
 بن عبد اللہ کے بیٹے وہ عبد المطلب کی بیٹی بھہ پہر سے بیٹی میں کہا یہ عورت
 کون سے کہا اون کی بیوی خدیجہ بنت خویلد تھی کہا یہ جوان کون سے کہا یہ اون کے
 بچا کی بیٹی علی بن ابوطالب کی بیٹی میں نے کہا یہ کیا کرتی میں کہا نماز
 پڑھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور اون کی راہ پر کوئی نہیں سوا ہی
 اون کی بی بی اور اون کے چچا کا بیٹا بھہ جوان اور وہ کہتی ہیں کہ اب مجھ کو فتنہ ہو گئی
 خزانے فارس کے بادشاہ کی اور روم کی بادشاہ کی سو مجھ پر بھی قبیس کے
 بعد اوس کے ایمان لائی اور اچھی مسلمان ہوئی وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ مجھ کو
 اوس دن ایمان دیتا تو میں دوسرا ہوتا علی کی ساتھ جو ابوطالب کی بیٹی میں
 امام صحیح مسلم بن فرات میں کہتے ہیں کہ ہم سے کہا احمد بنی جو حضرت کے بیٹی میں
 اونہوں نے کہا کہ ہم سے کہا انہوں نے جو محمد کے بیٹی کہا کہ ہم سے کہا عکرمہ
 نے جو عمار کے بیٹی میں کہا کہ ہم سے کہا شداد بنی جو عبد اللہ کے بیٹی میں اور
 نے جو ابو بکر کے بیٹی میں اونہوں نے روایت کی ابو امامہ سے کہا عکرمہ نے
 کہ شداد سے میں ابو امامہ سے اور وائلہ سے اور سائہ سے میں حضرت
 انس کے ملک شام تک اور اون کی ہزگی اور بیلادی کی تعریف فرمائی اونہوں
 فی روایت کی ابو امامہ سے اونہوں نے کہا کہ کہا سہارونی جو عبسہ کی بیٹی میں

کہ میں جب جہالت میں تھا جب ہی خیال رکھتا تھا کہ یہ لوگ جو بت پوجتی ہیں
 گمراہ ہیں اور ان کا دین کچھ نہیں بہترین فی سنا کہ مکہ میں ایک مرد بین کہترین
 سنا کہ تین سو دین اپنی اوتھنی پر بیٹھا اور ان کے پاس آیا سو کیا دیکھتا ہوں
 کہ اللہ کی سیام پہونچانی واسلے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے چہی ہو
 میں اون کی قوم کا اونپر غلبہ ہے سو میں چکی جھپ گیا یہاں تک کہ مکہ میں آپ
 کے پاس داخل ہوا میں فی کہا کہ آپ کون ہیں فرمایا میں ہی ہوں میں فی کہا
 بنی کسی کہتے ہیں فرمایا جھکو اللہ فی بھیجا ہی میں فی کہا آپ کو کس چیز کے ساتھ
 بھیجا ہے فرمایا جھکو بھیجا ہی رشتوں کی جوڑنی کے لئی اور بتوں کے توڑنی کی
 لئے اور اس لئی کہ اللہ اکیلا جانا جاوی اوس کی ساتھ کوئی چیز شریک نہ کی
 جاوی میں فی کہا کہ آپ کی ساتھ اس بات پر کون ہے فرمایا ایک آزاد اور
 ایک غلام اور آپ کی ساتھ اولہ دنوں میں ابو بکر اور بلال تھے اولہ
 لوگوں میں سی جو آپ پر ایمان لائی تھی میں فی کہا میں آپ کی ساتھ رہوں گا آپ
 نے فرمایا ان دنوں میں نہ ہو سکیگا تو میں دیکھتا ہوں حال اور لوگوں کا حال لیکن
 اپنی لوگوں کی طرف پلٹ جاہر جب تو مٹنی کہ میں فی غلبہ پایا تب تو میری ہیں
 آیتوں سے کہتی ہیں کہ یہ ہیں اپنی لوگوں کی طرف چلا گیا اور اللہ کی رسول اللہ اونپر
 درود اور سلامتی بھیجے مدینہ میں تشریف لائی اور میں لوگوں میں تھا لوگوں میں
 خبریں پوچھا کرتا تھا یہاں تک کہ مدینہ کی پھر لوگ میری پاس آئی سینے اولہ میں
 پوچھا کہ یہ مرد جو مدینہ میں آئی میں اون کا کیا حال ہے وہ لوگ بولی کہ لوگ
 جلدی جلدی اون کی طرف دوڑی آتی ہیں اور اون کی قوم فی اون کی قلمی

کرنے کا ارادہ کیا تھا سو اول سی ایٹھ نہ ہو سکا تب عین مدینہ میں آیا اور
 آپ کی پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا ای پیغام پہنچانے والی اللہ
 کے آپ مجھ کو چاہتے ہیں فرمایا مان نو دہی ہے جو مجھ سے ملتا میں نے
 کہا مان ابن النخعی لکھتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر ایمان لائے
 او نہوں نے اپنے ایمان کو بکرا کیا اور لوگوں کو اللہ کی طرف اور اس کے
 رسول کی طرف بلایا اور ابو بکر ایسی شخص تھے کہ نرم دل ہی اون کی قوم
 کے لوگ اون سے الفت و محبت رکھتے تھے سو حضرت ابو بکر کے پاس اون
 کی قوم میں کے جو جو لوگ آیا کرتے تھے اور اون کی پاس بیٹھا کرتی تھی
 اون میں جن لوگوں پر اون کو بیروسا تھا اون کو اسلام کی طرف بلانا شروع
 کیا سو اون کی بلائے سی ایمان لائے چھپی مجھ کو خبر ہوئی ہے عثمان جو
 عفان کے بیٹے تھے اور زبیر جو قوام کے بیٹے اور عبدالرحمن جو عوف کے
 بیٹے اور سعد جو قواس کے بیٹے بن اور طلحہ جو عید اللہ کی بیٹے میں سو برس
 وقت اوہوں فی اونکا کہنا مان لیا اور ایمان لائے اور نماز پڑھتی حضرت
 ابو بکر اون سب کو اللہ کے رسول کی پاس لی آئی اللہ اون پر درود اور
 سلامتی بھیجا اور ابن عبد البر فی استیعاب میں روایت کیا ہے کہ خالد
 جو سعید کے بیٹے تھے وہ یوں ایمان لائی کہ اوہوں فی خواب میں دیکھا
 کہ وہ کہہ رہے تھے گئے میں دوزخ کے کنارے پر یہ اوہوں فی اوس کی
 کشادگی استدرساں کی کہ اللہ ہی جائے کہ وہ کتنا کثرت تھا اور گویا اونکا
 بابہ اون کو اوس میں ڈکھلے دیتا ہے اور دیکھا کہ اللہ کی رسول اللہ

اُون پر درود اور سلامتی بھیجے اُون کی فکر کو دونوں طرف سنی پکڑی ہوئی
 ہیں کہ اوس میں گرنے پڑے اوہوں نے یہ خواب حضرت ابوبکر سے بیان
 کیا ابوبکر نے کہا میں تیرے ساتھ بہتری پاتا ہوں یہ میں پیغام پہونچانے
 والی اللہ کے اندرون پر درود بھیجا اور سلامت رکھی تو اُون کا مانع ہو جا
 اور شک تو اب اُون کی راہ پر چلیگا اسلام میں جو جھگڑو کیگا اوس میں
 گرنے سے اور تیرا باب اوس میں گرنی والا ہے پہر وہ علی اللہ کے رسول سے
 اللہ اُون پر درود بھیجے اور سلامت رکھی اور سلمان ہوئے بیت استھ
 سواہب میں ہے کہ پر ایمان لائے عیدہ کے باب غامضے جراح کی اور سلمہ
 کے باب عبد اللہ بنی عبد الاسد کی یہ دونوں شخصوں کے بعد ایمان
 لائی اور ارقم جو ابورقم کے پیٹے فخری اور عثمان جو مطعون کے بیٹے ابن اسحاق
 نے فرمایا کہ وہ تیرے ہر دون کی بعد ایمان لائے اُون کی دونوں ہائی قدامہ اور
 عبد اللہ اور عیدہ جو حارث کی بیٹی وہ مطلب کی بیٹی وہ عبد مناف کی بیٹی اور سعید
 جو زید کی بیٹی وہ عمرو کے بیٹی وہ نفیل کی بیٹی اور اُون کی بیٹی فاطمہ بیٹی خطاب
 کی اللہ اُون سب سنی خوش رہے۔ اب یہ ذکر ہے کہ اللہ
 تعالیٰ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید
 بھیجے علم بھیجا کہ ہمارا حکم سب کے سامنے اگلا کہلا
 پہونچا و کتب یوں حکم آتا کہ آپ نے بازاروں میں بیکی اور
 منیوں میں جا جا کر منادئی کی اور اللہ کا پیغام سب
 کو نبی و مرگ سنایا آپ کو اور آپ کے رفیقوں کو

کافرون فی طرح طرح پرستیا ایمان والوں فی اللہ
کی خاطر سب مصیبتیں قبول کیں اللہ اولیٰ سب سے
راضی رہے

اب سنو کہ حضرت محمدؐ فی اللہ ابن پروردگار
رحمتیں بھیجے اور انہوں فی پہلی پہلی چکے چکی لوگوں کو اللہ کے پیغام پہنچائے
چکے بہت لوگ ایمان لائے بعد اوسکی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی اُتائی
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي آثَارِكُمْ
بات کا جس کا بھگو حکم کیا جاتا ہے اور منہ پیر لے شریک پھر فی واللہ سہی
سبحان اللہ قرآن شریف کی تفصیل تھوڑی سن پر مطلب بہت سا
ہی شیشہ پھوڑنے میں کیسی جھنکار مونی ہے اور ٹکری اور اوڑھکر طرف
پہلے پن مطلب یہ ہے کہ اللہ کا پیغام اچھی طرح فی دھڑک سب کی سامنی
سنایا کر کسی سے مت جھبا کر جب یہ حکم اور تر آب فی کلم کہلا سب کے سامنی
کہنا شروع کیا کہ اللہ کے شو کوئی مالک نہیں اوسکی سوا کسی کو نہ پوجو نہ کے
بیت پوجنی واللہ فی آپ کو بہت ستایا پھر طرح سے تنگ کیا اور دھکایا تاکہ آپ
فی اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ مانا اللہ اللہ بھجے آپ ہی کا دل اور جگر تھا اوس وقت
میں ساری دنیا میں کفر پہلا پھوٹا ہوا جو لوگ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ
اور حضرت ابراہیمؑ کی راہ پر گئے وہ چکی دم بخود پیٹھے تھی کہہ بول نہ سکتی تھی
سولانا جلال الدین سیوطیؒ اور مشورین لکھتے ہیں کہ امام احمدؒ فی اور امام
بخاریؒ نے ادب المفرد میں اور ابن جریرؒ نے اور ابن ابی حاتمؒ فی اور ابن
فی اور ابن مردودہؒ فی اور ابو نعیمؒ نے علیہ میں حضرت مقدادؓ کا سند پہنچایا

چلے یہاں لاپسی ہارے دروازے پر پہنچی اور چوہاٹ پر کھڑی
 ہوئی ہماری طرف شکایا اور فرمایا خوش رہو اللہ اپنی دین کو غالب کرے گی
 اور اپنی بات کو پورا کرے گا اور اپنی نبی کی مدد کرے گا یہ لوگ جو تم
 دیکھتی ہو اول میں سی ہیں جن کو اللہ جلد تمہارے ہاتھوں فتح کری گا پھر
 واللہ سمنے دیکھا کہ اللہ نے اول کو ہماری ہاتھوں فتح کیا انا مام
 این ماجہ سنن میں فرماتی ہیں کہ ہسی کہا الحمد للہ میں نے جو سعید کی
 بیٹی میں کہا کہ ہسی کہا تھے نبی جو ابو بکر کے بیٹی میں کہا کہ ہسی کہا زایدہ فی
 جو قدامہ کے بیٹی میں انہوں نے روایت کی عاصم سی جو ابو النجود کی بیٹی
 انہوں نے زبیری جو جیش کی بیٹی انہوں نے عبد اللہ سی جو مسعود کے
 بیٹے میں انہوں نے کہا کہ اول سب سی سات آدمیوں نے اسلام کو ظاہر
 کیا اللہ کے رسول نے اللہ اول پر درود اور سلامتی بھیجے اور ابو بکر نے
 اور عمار نے اور اول کی ماں ستمیہ نے اور صیب نے اور بلال نے
 اور مقداد نے سو اللہ کے رسول اللہ اول پر درود اور سلامتی بھیجے انکو
 اللہ نے سچایا ان کے چچا ابو طالب کے باعث سی اور ابو بکر کو اللہ
 نے سچایا ان کی قوم کی سب سی اور باقی جو تھے ان کو کافروں نے
 پکڑا اور لوہی کی کرنی پہنائی اور ان کو دھوپ میں پگھلایا اور جو چاہا ان
 کو ہلوا یا گڑا ایک حضرت بلال کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جان کو بی
 قدر سمجھا اور ان کی قوم نے بی ان کے قدر کی فزون انکو پکڑا اور لڑکوں
 کے حوالی کر دیا لڑکے ان کو ملے کی گھائیوں میں پڑے پڑے اور وہ احد

احد کہتے تھے یعنی اللہ اکیلہ سے اکیلہ ہے استیجاب میں ہے کہ حضرت
 ابوبکرؓ نے سات شخصوں کو آزاؤ کیا جو اللہ کی راہ میں عذاب اوٹھا رہے
 تھے اور ان میں سہی بن بلال اور عامر جو قیرہ کی بی بی مواببؓ کی بی بی
 تھیں کہ امام سہقیؒ نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے سات
 شخصوں کو آزاؤ کیا جو اللہ کی راہ میں عذاب دینی جاتی تھی اور ان میں
 سہی بن زیدؓ تھے سوا ان کی پناہ جاتی رہی اور ان کو اللہ کی راہ میں عذاب
 دیا جاتا تھا وہ کہتی تھیں میں اسلام کو بچھوڑوں لی کافروں نے کہا اور ان کی
 آنکھ تو لات اور غرے فی تہین کی وہ بولیں ہرگز جنہیں قسم اللہ کی یہ
 بات نہیں ہے یہ اللہ کی اور ان کی آنکھ پر دی دی اس ماحص زمانی
 میں کہ تمہاری کہا علیؓ نے جو محمدؐ کی بی بی تھیں اور عروہؓ نے جو عبد اللہؓ کے بی بی
 اور دونوں نے کہا کہ تمہاری کہا کعبؓ نے کہ تمہاری کہا سفیانؓ نے اور انہوں
 نے ابواسحاقؓ سے کہا اور انہوں نے ابولیلیؓ سے کہا کہ آئی جناب حضرت
 عروہؓ کے پاس آپؐ نے کہا جزدیک آؤ تمہاری زیادہ کوئی اس جگہ نہیں ہے
 لائے نہیں مگر بخارہ حضرت عباسؓ کو اپنی بی بی پر کے نشان کہول کہو کہا
 لگے کافروں نے جو ان کو عذاب دیا تھا امام زرقانیؒ نے لکھی ہے
 کہ عبد البرؒ نے ابن مسعودؓ سے روایت کی کہ ابوہریرہؓ نے یہ یہ ہونکا سہی کی
 راہ میں جو بخارہ کی ماں تھیں وہ مر گئیں عمارؓ نے عرض کیا ای بیچا ہوں
 واسطے اللہ کی تمہاری اور عذاب انتہا کو پہنچا آپؐ نے فرمایا صبر کر ای
 یقظان کی باب یا اللہ دست عذاب دی یا یہ کی اولاد میں سے کسی کو

کا ابن سعید فی صحیح سند بخاری ہر تک پہونچائی کہ سکتہ شب مسلما نوین اول
 شہیدین امام مسلم صحیح مسلم میں فرماتی ہیں کہ تمہی کہا کہ سب
 کے باب محمد فی جوہل اسکے بیٹے میں اوہونوں نے کہا کہ مہی کہا ابو اسار
 فی اوہونوں نے روایت کی اعمش سے اوہونوں فی عمروسی جو مہرہ کی بیٹی
 ہون اوہونوں نے سعید سے جو بیٹے کے بیٹے ہون اوہونوں نے حضرت ابن عباس سے
 اوہونوں نے فرمایا کہ جب اونری میرا بیت والذکر عسلیہ رات الاقر دین
 ورنہ نطاک منہم المخلصین یعنی اور ڈرا اپنی قوم کو جو بہت نزدیک میں
 رشتہ میں اور اپنی لوگوں کو اون میں سے جو خبی ہوئی ہون نکلے اس کی پیغام
 پہونچانے والی اللہ اون پر درود اور سلامی بھیجے یہاں تک کہ صفایا
 پر پڑے اور جلا کر آواز دی یا صبا حہ یعنی اسے لوگوں جمع ہو جاؤ لوگوں فی کہا
 یہ کون ہے جو آواز دیتا ہے لوگوں فی کہا محمد بن سب لوگ آپ کی
 جمع ہو گئے فرمایا ای اللہ اللہ شکلی ای اللہ اللہ شکلی اسی اولاد و ملا فی شخص کی اسے اولاد عبد مناف
 کی ای اولاد عبد المطلب کی نب وہ آپ کی پاس اکھٹی ہوئی فرمایا یہاں کہو
 تو اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک فوج کلنی ہے بہلا تم مجھ کو
 سچا جانو گی وہ لوگ بولے ہمیں تمہاری کوئی بات پہونٹی نہیں پائی تب
 آپ فی فرمایا یہ میں تو ڈرانی والا ہوں تمہارا پیڑ سے سخت عذاب سی
 پہلے البولہب بولا تیرا بڑا ہو تو نے فقط اسی لئے ہم کو جمع کیا یہ صحیح سورہ
 اونری قبت ید ابی الہب و قلاتب یعنی ٹوٹ جائیں وہ لوگ تاہم البولہب
 کے اور ہلاک ہو گیا وہ خود اسی طرح پڑا اعمش فی آخر سورہ ملک جانا

چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی بعض نفطین قرآن میں اوتاری تھیں کہ مطلب
 کو لوگ جو سچ سمجھ جاویں پھر اللہ تعالیٰ نے فی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان
 نفطوں کے نکال ڈالنے کا حکم دیا خلاصہ مطلب جو تہا وہ باقی رکھا وہ مالک
 سے جو چاہے سو کرے و مرھطہ انہم المخلصین پہلے اوترا تھا پھر
 اللہ تعالیٰ نے یہ نفطین موقوف کر دیں اور وقتب میں سی قدامت کمال
 ڈالا اب یوں پڑ جاتا ہے قبت ید الی الحب وقتب اس سورہ
 میں اللہ نے فرمایا کہ ابو لبہ اور ادیس کی جو رواج میں جاویں گے
 ادیس کو مال اور دولت کہ کام نہ آوے گا امام مسلم نے فرمایا کہ میں نے
 کہا حرمہ فی جو سچی کے بیٹے میں اونہوں نے کہا کہ میں خبر دی وہب کی بیٹی
 نے کہا مجھ کو خبر دی یونس نے اونہوں نے روایت کی ابن شہاب سی
 کہا مجھ کو خبر دی ابن سبب فی اور ابو سلمہ عبد الرحمن کے بیٹے فی کہ حضرت
 ابو ہریرہ نے کہا کہ جس وقت اللہ کے رسول پر یہ آیت اتری و انزل
 عشیرات الاقرین یعنی ڈر سناوی اپنے نزدیک رشتہ داروں کو
 آپ نے فرمایا اسی لوگو قریش کی خرید و اپنی جان کو اللہ سی میں نہیں کام
 آوے گا تمکو اللہ کے سامنی کہہ اسے اولاد عبد المطلب کی میں نہیں کام آوے گا
 تمکو اللہ کے سامنی کہہ اسی عباس بیٹی عبد المطلب کی میں نہیں کام آوے گا
 تمکو اللہ کے سامنی کہہ اسی صفیہ اللہ کے رسول کی بیٹی میں نہیں کام آوے گا
 تمکو اللہ کے سامنی کہہ اسی فاطمہ بیٹی محمد کی مالک مجھ سے جو چاہے تو میں نہیں
 کام آوے گا تمکو اللہ کے سامنی کہہ امام مسلم فرماتی ہیں کہ میں نے کہا

تختہ نے جو سعید کے بیٹی بین اور زہیرہ کی جو حرب کے بیٹی بین دونوں سے کہا
 کہ تم سبھی کہا حرب نے اونہوں کی روایت کی عبد الملک سہی جو عمر کے بیٹی بین
 اونہوں نے سو سہی سے جو طلحہ کے بیٹی بین اونہوں کی حضرت ابو ہریرہ سہی
 اونہوں نے فرمایا کہ جب اوتری یہ آیت **وَاللّٰهُ عَشِيرَتُكُمْ** الا قرآن
 یعنی ڈر سنا دی اپنی نزدیک ناسے والوں کو بکار اللہ کے رسول کے اللہ
 اؤن پر درود اور سلامتی پہنچے قریش کو تب وہ سب جمع ہوئے ہر سب
 کو ملا کر بکار اللہ کے رسول کی اور خاص خاص کو ہی پکارا فرمایا ای اولاد کو
 کی جو کوئی کا پیٹا ہے تم چڑاؤ اپنی جانوں کو آگ سہی ای اولاد مہرہ کی جو کو
 کا پیٹا ہے تم چڑاؤ اپنی جانوں کو آگ سہی ای اولاد عبد شمس کی تم چڑاؤ اپنی
 جانوں کو آگ سہی ای اولاد عبد مناف کی تم چڑاؤ اپنی جانوں کو آگ سہی ای
 اولاد ہاشم کی تم چڑاؤ اپنی جانوں کو آگ سہی اسے اولاد عبد المطلب کی
 تم چڑاؤ اپنی جانوں کو آگ سہی ای فاطمہ تو چڑاؤ اپنی جان کو آگ سہی کہ میں ہنیز
 اختیار رکھتا ہوں تمہارے واسطی اللہ کی ساسنی کہ اس کی سوا کہ کسی
 رشتہ ہے آپ بین او کو نہ کر و نکا او اس کی طراوت **امام بخاری**
 نے منب نامہ آپ کا یوں لکھا ہے کہ حضرت محمد اللہ اؤن پر درود اور سلامتی
 پہنچے بیٹی بین عبد اللہ کے وہ بیٹے بین عبد المطلب کے وہ بیٹی ہاشم کے وہ بیٹی
 عبد مناف کے وہ بیٹے قصی کے وہ بیٹے کلاب کی وہ بیٹی مرہ کے وہ بیٹے کوکب
 وہ بیٹے کوئی کی وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے ہز کے وہ بیٹے مالک کی وہ بیٹے
 نصر کے وہ بیٹے کفانہ کے وہ بیٹے خرمہ کے وہ بیٹے مذ کے وہ بیٹی العباس کی

وہ بیٹے مضر کے وہ بیٹی نزار کی وہ بیٹے متحد کی وہ بیٹے عدنان کے اور عدنان
 کا پشت نامہ حضرت اسماعیلؑ پسر علیہ السلام تک پہنچا عدنان کی اور حضرت اسماعیلؑ
 کے چچ بن بیت لوگ بن اور حضرت اسماعیلؑ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
 بیٹے بن امام مسلم فرمائی ہیں کہ ہمیں کہا محمدؐ نے جو عبد اللہ کے بیٹے
 وہ نمبر کے بیٹے کہا کہ ہمیں کہا وکیع نے اور یونس نے جو بکر کے بیٹے یزدون نے
 کہا کہ ہمیں کہا ہشام نے جو عروہ کے بیٹے بن اور ہون نے روایت کی انہی
 سی اور ہون نے حضرت عائشہؓ سے اور ہون نے کہا جب اوترا و انزل جبریل
 الاقرآن میں رسول اللہؐ اور درود اور سلامی پہنچے صفا پہاڑ
 پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے فاطمہؓ بیٹی محمدؐ کی اے صفیہؓ بیٹی عبد المطلب
 کنی اے بیٹو عبد المطلب کے میں نہیں اختیار رکھتا ہوں تمہارے لئے اللہ
 کے سامنی کچھ مانگو مجھ سے میری مال میں سے جو کچھ چاہو امام نوویؒ
 صحیح مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ جو فرمایا کہ اللہ کے سامنی کچھ اختیار
 نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ میری رشتہ داری پر یہ دسا نکر وکھپسی بھیہ
 نہیں ہو سکتا کہ اس مصیبت کو مال دون جس کا اللہ شہرہ دالنے کا ارادہ کرے
 امام نوویؒ نے یہ بات اس لئے لکھ دی کہ کوئی بیوقوف ان
 حدیثوں کا یہ مطلب نہ سمجھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو امت کی سفارش کا اون
 نہیں دیا اور بیت سے حدیثیں آئی ہیں اون کو یہی دیکھو پہلی پہل آپؐ نے
 اصل جڑ ایمان کی سہاوی اور خوب سمجھا دیا کہ اللہ کی آس کے کسی کا اختیار نہیں
 اگر اللہ کو منظور نہ ہو گا تو نہیں پڑے تمہیں فائدہ نہ دے سکو گا مطلب یہ ہے کہ

اگر ایمان نہ لاؤ گے اور نیک کام نہ کرو گے تو میری فقط رشتہ داری سہی کہہ
 فائدہ نہ ہوگا میرا اللہ کے سامنی کہ اختیار نہیں البتہ آب کا چاہا ایمان نہ لایا
 آگ میں جلیگا پھر جب لوگ ایمان لا سگے اور اللہ کی بندگی میں مشغول ہوئی
 اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بری خوشیاں سنائیں خصوصاً جو
 ایمان دار آب کے رشتہ دار ہیں اون کو بڑی بڑی درجے دی بعضوں
 سے صاف صاف جنت کا وعدہ کروا دیا اور ان کو یہی رہتا تھا کہ جنت میں
 جانے سہی پہلے اللہ کسی ہمارے مقصور پر راض نہ ہو جاوے جو اللہ کے
 عاشق ہیں وہ اللہ کی ذرا سی غلطی کو دوزخ کے عذاب سہی کم نہیں جانتے
 ذرا ذرا سی تقصیر سہی ڈرتے ہیں امیدوار ڈر دو لون دل میں ہیں
 تو ایمان پکا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ تمام امت کی سفارش
 کا اون دے گا اللہ نے اس بات کا وعدہ کر رکھا ہے بہت سہی لوگ
 بے حساب بہشت میں جاوین گے اون پر کہ عذاب نہ ہوگا اور بعض
 پہلی دوزخ میں رہیں گے پھر جب اللہ کا اون ہوگا آپ اون کے سفارش
 کریں گے اور اون کو آگ میں سے نکال کر بہشت لے جائیں گے دوزخ میں ہم
 یہی رہنا کیا تھوڑا ہے الہی اپنے فضل و کرم سی اپنا ڈر ہمارے دلون میں قائم
 رکھو اور اپنی رحمت کا امیدوار کیو اور اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کی سفارش سے نصیب کیجو اور اپنے دبدور سہی محروم نہ کیو اور
 اب کچھ نوکر ہے کہ جب آپ پر تبتید الٰہی اور شہی
 ابولہب کی جو روپہر لیکری آپ پہلے رہی اور اوسنی

آپ کو نہ دیکھا۔ درشتورین سے کہ ابو بکرؓ اور ابن ابی حاتم اور
 حاکم نے اور ابن مردودہ نے اور ابو نعیم اور بیہقی نے ولایل میں روایت کی ہے
 اور حاکم نے سند کو صحیح کہا کہ اسما جو ابو بکرؓ کی بیٹی ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب
 اوتری تبت دلا ابی طہب یعنی ٹوٹ جانے دونوں ہاتھ ابو لب کے
 آئے کافی ام جلیل چلائے ہوئے اور اس کے ہاتھ میں ایک تہر تھا
 اور اللہ کے رسول اللہؐ اور درود اور سلامتی یہیچے پیٹے ہوئے تھے اور
 حضرت ابو بکرؓ آپ کے پہلو میں تھے ابو بکرؓ کو لے کر یہ آئی ہے اور میں دڑتا
 ہوں کہ آپ کو دیکھی گی آپ نے فرمایا وہ مجھ کو ہرگز نہیں دیکھی گی اور آپ نے
 پھر قرآن پڑھا کہ اوسکی پناہ پکڑی چسپا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تو
 قرآن پڑھتا ہے ہم کر دیتے ہیں تیرے پیچ میں اور اون لوگوں کے
 وح میں کہ جو نہیں یقین لاتے آخرت پر ایک پردہ ڈالنا پھر وہ آئی یہاں
 تک کہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس کھڑی ہوئی اور اس نے جناب پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم کو نہ دیکھا وہ بولی اسے ابو بکرؓ مجھ کو خبر ہو چکی ہے کہ تمہارے
 رفیق نے میری جو کھی ہے حضرت ابو بکرؓ کو لے نہیں ستم اس گھر کے مالک
 کی انہوں نے تیری بھینٹ کھی تب وہ چلی گئی اور وہ کہتی جاتی تھی کہ قریشی
 لوگ جانتے ہیں کہ میں اون کی سردار کی بیٹی ہوں اور ابن مردودہ اور
 بیہقی نے ولایل میں اور ایک سند اسما تک پہنچائی ہے کہ ام جلیل حضرت
 ابو بکرؓ کے پاس آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس
 تھے وہ بولی اسے اور قافہ کی پیٹے کیا باعث ہے کہ تیرے رفیق نے میری

او پر شکر کہے ہیں ابو بکرؓ کو بسے والد میرے رفیق شاعر نہیں اور نہیں
 جانتے کہ شعر کیا چیز ہے وہ بولی اونہوں نے نہیں کہا فی الجہل انجیل
 من مسدا یعنی اوسکی گردن میں رسی ہے سوچ کی سو وہ کیا جانی
 کہ میری گردن میں کیا ہے تب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اوس سے کہو تو میرے پاس پہلا کسی کو دیکھتی ہے وہ مجھ کو ہرگز نہیں
 دیکھی گی ڈال دیا گیا میرے اور اوس کے بیچ میں پردہ تب حضرت
 ابو بکرؓ نے اوس سے پوچھا وہ بولی کیا تم مجھ سے اٹھا کر لے ہو قسم اللہ
 کی نہیں دیکھتی میں کسی کو تمہارے پاس اور ابن ابی شیبہ نے اور
 دارقطنی نے افراد میں اور ابو نعیم نے دلائل میں ابن عباسؓ سے یہی
 فقہ نقل کیا اوس میں یوں ہے کہ وہ چلی گئی حضرت ابو بکرؓ کو لے یا رسول
 اللہ اوسنی آپ کو نہیں دیکھا فرمایا کہ میرے اور اوس کے بیچ میں
 ایک فرشتہ تھا کہ مجھ کو اپنے بازو سے ڈانٹے ہوئے تھا یہاں تک کہ
 وہ چلی گئی اور ابن مردویہ کے روایت میں حضرت ابو بکرؓ سے یوں ہے
 کہ فرمایا جبریلؑ میرے اور اوس کے بیچ میں آڑ ہو گئی تھی۔ اب یہ
 ذکر ہے کہ اللہ کا کلام آسمان پر حضرت جبریلؑ کو اور
 فرشتوں کو پہنچاتا تھا پھر حضرت جبریلؑ کو اللہ جس وقت
 پہنچاتا تھا وہ آکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ
 کا حکم پہنچاتی ہے اس طرح قرآن تہوڑا تہوڑا حکم کی

او تھرا۔ اب سنو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح آہستہ آہستہ فرمایا
 اور تہا تہا جیسا حکم ہوتا تھا آپ بجالاتے تھے امام بخاری لکھتے ہیں کہ
 ہم سے کہا موسیٰ نے جو اسمعیل کے بیٹے اور انہوں نے کہا کہ ہم کو حضرت ذی البوہد
 نے کہا کہ تمہاری کہانی موسیٰ نے جو ابو عیاشہ کے بیٹے ہیں کہا کہ ہم سے کہا کہ سعید
 نے جو جابر کے بیٹے ہیں اور انہوں نے روایت کی ابن عباس سے اور انہوں
 نے فرمایا کہ اللہ کے رسول اللہ اور پدر و داد اور سلامتی بھیجے قرآن کے
 اور نے بن بڑی محنت اور ٹھاتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو دلا تے تھے
 نب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ **لَا تَجْعَلْ لِّعِبَادِیْ**
اَنْ عَلَیْنَا جَمْعٌ وَّ قُرْآنٌ یعنی مت ہلا اس میں اپنی زبان کو کہ نواؤں
 کو جلدی سے لی جائے شک ہمارا ذمہ ہے اوس کا اکٹھا کر دینا اور اوسکا
 پڑنا ابن عباس نے اسکا مطلب یوں کہا کہ تیرے دل میں اوس
 کا اکٹھا کر دینا اور پھر کہ اوس کو پڑھے گا **فَاذْا قُرْآنًا فَاَنْفَعُ قُرْآنٌ** یعنی
 پھر جب ہم اوس کو پڑھیں تو تو تابع رہ اوسکے پڑھنے کا ابن عباس نے
 یوں مطلب کہا کہ اوس کو سن اور چپ رہ ہم ان علینا بیانہ پھر ہمارا ذمہ
 ہے اوس کا ظاہر کر دینا یعنی پھر ہمارا ذمہ ہے پھر کہ تو اوسکو پڑھنے کا پھر بعد
 اوسکے اللہ کے رسول اللہ اور پدر و داد اور سلامتی بھیجے آپ کا یہ دستور تھا
 کہ جب آپ کے پاس حضرت جبریل آتے تھے آپ سنا کر سلتے تھے پھر جب
 حضرت جبریل چلے جاتے تھے حضرت نبی اللہ اور پدر و داد اور سلامتی بھیجے
 اوس کو پڑھتے پڑھتے جس طرح سنی اور انہوں نے پڑھا امام بخاری دوہرا

اچھے کہتے ہیں کہ ہم کسی کہا قیدی نے جو سعید کے بیٹے بن کہ ہمسی کہا جبر سے
 اونہوں نے موسیٰ سے جو ابوعالیہ کے بیٹے اونہوں سعید سے جو جبر کے بیٹے اونہوں
 نے ابن عباس سے اونہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول پر اللہ اول پر درود اور
 سلام سے بھیجے جب جبریل پیغام لیکر اترتے تھے آپ اپنی زبان اور ہونٹوں کو ہلاتے
 تھے اور آپ پر بحث پڑتی تھی اور آپ کے چہرے سے پچان پڑتا تھا پر اللہ نے
 و آیت اوتاری جو لا اقصم یوم القیامہ من ہے لا یرکبہ لسانک
 لیجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ من ہذا اسکی سائنہ اپنی زبان کہ جلدی لی
 لے نو اوس کو چار اذنیہ ہے اوس کا اکٹھا کر دینا اور اوسکا پڑنا کہ ہم اس کو
 نیر سے سینے میں اکٹھا کر دین گے اور پھر ہوا دین گی فاذا قرآنہ فابیع قرآنہ
 پر جب ہم اوس کو زمین نو تو تالیج رہ اوسکے پڑنے کا مطلب بھیہ کہ جب
 ہم اوسکو اوزارین نو نو ستارہ شم ان علینا بیانہ پر البتہ ہمارا ذمہ ہے
 اوس کا ظاہر کر دینا مطلب بھیہ کہ چار اذنیہ ہے کہ کثیری زبان پر ظاہر کر دین گے
 پر جب آپ کی پس جبریل آتے تھے آپ چپ رہتی تھے جب و جاتی تھے
 آپ اوسکو پڑھتے تھے چپ آپ سے اللہ نے وعدہ کیا تھا امام بخاری
 فرماتے ہیں کہ ہمسی کہا عبد اللہ نے جو موسیٰ کے بیٹے اونہوں نے
 اسرائیل سے اونہوں نے موسیٰ سے جو ابوعالیہ کے بیٹے بن کہ اونہوں
 نے سعید سے جو جبر کے بیٹے بن اللہ کے اس قول کا مطلب پوچھا کہ لا
 یرکبہ لسانک اونہوں نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ حضرت نبی
 صلعم پر جب پیغام اترتا تھا آپ اپنی ہونٹوں کو ہلاتے تھے کہ میرے دل سے

بھول نہ جاوے تب کہ گیا کہ اپنی زبان مت ہلا آگے وہ اپنی مطلب سے
 جناب مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر و مثنوی
 میں لکھتے ہیں کہ ابن ابی خاتم نے اور ابن مردودہ نے ابن عباسؓ تک
 سند پہنچائی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب اللہ نے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی طرف پیغام بھیجا فرشتوں میں سے جو پیغام لیجائے والا ہے اور سکولایا کروں
 کے ہاتھ پیغام پہنچے تب فرشتوں نے اللہ کی آواز سے کہ پیغام کے باتوں کو
 بولنا ہے جب اون کے دلوں پر سے پہوشی گئی اون سے اور دن فی
 یوم چاہا کہ اللہ نے کیا فرمایا وہ بولے حق فرمایا اور وہ جانتے ہیں کہ اللہ حق ہے
 بولنا ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ آواز اللہ کے پیغام کے ایسی ہے جیسے آواز
 لوسے کی چکنے پتھر پر جب فرشتوں نے وہ آواز سنی جب سے میں گر پڑی
 جب انہوں نے سر اوٹھایا بولی کیا کہا تمہارے رب نے وہ بولے
 حق کہا اور وہی ہے اور پٹرا اور ابن مردودہ نے بہرنگ جو حکیم کے سنی ہیں
 سند پہنچائی انہوں نے روایت کی اپنے باب سے انہوں نے اون
 کی داد اسی کہ اللہ کے رسولؐ نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجی
 فرمایا کہ جس وقت جبریل اللہ کے رسولؐ پر اللہ کا پیغام لیکر اترے آسمانوں
 کے لوگ اون کے اترنے سے گہرا سے اور آواز پیغام کی سنی جسے
 لوسے کی آواز جو بہت کڑی ہو چکنے پتھر پر جب حضرت جبریلؑ کسی آسمان
 پر گزرتے تھے اون کے دلوں سے پہوشی جاتی تھی کہتے تھے اسے
 جبریلؑ تمکو کیا حکم ہوا وہ کہتے تھے نور اللہ عظمت اسے کی عزت کا کلام اللہ

کا غری زبان میں - عبد الرزاق اور ابن المنذر اور ابن
 ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا اس آیت کے
 بیان میں یعنی اِذَا قَرَأَ عَن قَلْبِهِمْ جَبَّ سِرُّهُمْ جَاءَتْ سِرُّهُمْ جَاءَتْ سِرُّهُمْ
 دل سے قتادہ نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بیچ میں یعنی حضرت عیسیٰ کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلی تک
 پیغام کا اور تمنا موقوف رہا پہر جب پیغام اُتوا لوہی کی آواز کی طرح پر فرشتے
 اس سے گہرا گئے جب ان کے دل کی گہرا سٹ جانی رہی ہو گئے کیا
 کہا تمہارے رب نے بولی تھی کہا اور وہی ہے اور سچا بڑا ابن خیر اور
 ابن خیر مہ اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اور ابوالکشمیہ نے
 عظمت میں اور ابن مردیہ نے اور ابی حاتم نے اسما اور صفات میں
 تو اس تک سنو یہ سچائی جو سمعان کے بیٹی میں انہوں نے کہا کہ اللہ
 کے رسول نے اللہ ان پر درود اور سلامتی بھیجے فرمایا کہ جب اللہ چاہتا ہے
 کہ کسی کام کا پیغام بھیجے اس پیغام کی بات بولتا ہے جب وہ پیغام کی بات
 بولتا ہے آسمان شدت سے کانٹنی لگتے ہیں اللہ کے در سے جبرائیل
 کے لوگ اس کو سننے میں پہنچتے ہیں اور سجدے میں گر
 پڑتے ہیں پھر ان سب سے پہلے جبریل اپنا سر اٹھاتا ہے پھر اللہ ان
 سے اپنے جس پیغام کی چاہتا ہے بات کرتا ہے پھر جبریل اس کو لیکر جلی میں
 سب فرشتوں پر ایک ایک آسمان پر وہاں کے فرشتے ان سے پوچھتی
 ہیں کہا کہا تمہارے رب نے اسے جبریل وہ کہتے ہیں جی کہا اور وہی ہے

او بنجا بڑا پروردہ سب کہتے ہیں جس طرح جبریل سے کہا پھر حضرت جبریل اوس
 پیغام کو لیکر پہنچے ہیں جس جگہ اللہ نے اون کو حکم کیا آسمان اور زمین میں
 سے فائدہ پہنچاؤن کے پاس اللہ کا پیغام جبریل لاتے ہیں اور آسمان
 پر فرشتوں کو اللہ کا پیغام پہنچانے میں اس واسطے فرمایا کہ جہاں حکم ہوا
 آسمان اور زمین میں سے درمیان میں ہے کہ تمہید کے پٹی عبد فی اور ابن
 جبریل اور ابن منذر نے قادیان پہنچائی کہ اونہوں نے فرمایا اللہ پیغام دینا
 جبریل کو اور جبریل پیغام دیتے ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو امام
 بخاری صحیح بخاری میں لکھتے ہیں کہ سرور حق نے فرمایا اونہوں کی روایت
 کی ابن مسعود سی اونہوں نے فرمایا جب اللہ بولتا ہے پیغام کی بات سنیں
 آسمانوں کے لوگ ایک چیز پر چرب اون کے دلوں کی بہوشی جاتی ہے
 اور آواز تم جاتی ہے پہچانتے ہیں کہ وہ حق ہے اور بکارتے ہیں کیا کہا تمہارے
 رب نے وہ کہتے ہیں حق کہا امام بخاری فرماتے ہیں کہ مسر کہا علیؑ نے
 جو عبد اللہ کے پیٹے میں اونہوں نے کہا کہ عیسیٰ کہا سفیان فی اونہوں نے
 روایت کی عمر سی اونہوں فی عکرمہ سے اونہوں نے ابو ہریرہ سے کہ حضرت
 نبیؐ نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے فرمایا جب جاری کرتا ہے اللہ حکم کو
 آسمان میں پھر کاتے ہیں فرشتے اپنی بازو نکو عاجزی کی راہ سے اوس کے
 کلام کے آگے گویا وہ ایک زنجیر ہے جکنتی پتھر پر چرب اون کے دلوں سے
 بہوشی جانی سے کہتے ہیں کیا کہا تمہارے رب نے کہتے ہیں حق کہا اور وہی
 ہے او بنجا بڑا رسول اللہ ﷺ رحمتہ اللہ علیہ ائقان میں لکھتے ہیں کہ

حاکم اور پہنی سے اور ان کے سوا اور لوگوں نے منصوبہ یک سند پہنچا کر
 انہوں نے روایت کی سعید سے جو جبر کے بیٹے ہیں انہوں نے روایت
 کی ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ قرآن اوتار اگیا شب قدر میں اگیا
 ایک مرتبہ پیچھے والی آسمان تلک اور اللہ اوسکو اوتارنا انی رسول پر
 اللہ اوپر درود اور سلامتی بھیجے تھوڑا تھوڑا اور حاکم اور تھوڑا اور تھوڑا
 داؤد تک سند پہنچائی جو ابوہند کے بیٹے ہیں انہوں نے عکرمہ سے
 انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ اوتار اگیا قرآن اگیا ایک
 مرتبہ پیچھے والی آسمان تلک شب قدر میں اوتار اگیا بعد اوس کے شیخ
 برس میں پیر پڑی یہ آیت وَلَا يَأْتِيَنَّكَ الْمُتَلَكِّ إِلَّا جَنَائِكَ بِالْحَقِّ
 وَ أَحْسَنَ لِقَائِهِ أَلَيْحِي اللَّهُ فَاَسْأَلُ فَرَمَاتَا ہے کہ جو کہاوت تیری پاس وہ
 لا دین گم لاوین گے تیرے پاس سچے بات اور بہت اچھا
 بیان اور فرماتا ہے وَ قَدْ أَتَاكَ قَتْلُكَ لِقَاءِ الْأَعْلَى النَّاسِ عَلَى
 كَيْتٍ وَنَهْلًا كَيْتٌ يَنْتَرِيكَ أَلَيْحِي اللَّهُ فَرَمَاتَا ہے کہ قرآن کو سمجھنے جدا
 جدا اوتار اتا کہ تو پر ہے لوگوں کے سامنی پھر پھر کر اور اوتار اچھی
 اوسکو آہستہ آہستہ اور ابن ابی حاتم فی اسی سند سی اسکو لکھا ہے اور
 اوسکے آخرین یوں ہے کہ جب کافر کچھ نئی بات بولتے تھے اللہ انکو
 بنیا جواز دیتا تھا اور حاکم فی اور ابن ابی شیبہ نے حسان تک سند پہنچا کر
 جو حرث کی بی بی ہیں انہوں نے روایت کی سعید سے جو جبر کے بیٹے ہیں انہوں
 نے ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ جدا اگیا قرآن ذکر میں سے

پھر کہا گیا عزت کے گہرین پستخوالی آسمان پر پر حضرت جبریل سینے اوس کا
 اوتارنا شروع کیا حضرت بنی اسرائیل اودا پر درود اور سلامی بھیجے ان
 سب روایتوں کی سند میں صحیحین یعنی بڑی بڑی سیکے معتبر لوگ میں جو ایک
 سے ایک کہتے چلی آئی ہیں اور طبرانی نے اور ایک سند ابن عباس
 تک پہنچائی کہ اونہوں نے فرمایا کہ اوتار اگیا قرآن شب قدر میں رمضان
 کے پچھلے میں چچی والے آسمان تک ایک مرتبہ پڑا اوتار اگیا تھوڑا تھوڑا اس
 کی سند کے لوگ ایسے ہیں کہ اونہیں کچھ ڈر نہیں اور ابن ابی حاتم فی صحاح
 سند پونچائی اونہوں نے ابن عباس سے اونہوں نے فرمایا کہ قرآن اوتار
 اکھٹا اللہ کے پاس سی اوس تختی سے جس کی نگہبانی ہوتی ہے اون لکھتی
 والوں کے پاس جو ترتبہ والی ہیں لکھنے والے چچی والے آسمان میں پھر
 اون لکھنے والوں نے تھوڑا تھوڑا پس راتوں میں جبریل کو بتایا اور جبریل فی
 تھوڑا تھوڑا پس برس میں حضرت بنی کو سنایا اللہ اون پر درود اور سلامتی
 بھیجے اور ابن مردویہ نے اور ہفتی نے اسما اور صفات میں سبھی تک سند
 پہنچائی ہے اونہوں نے روایت کی جو سب سے جو ابو جہلہ کے بیٹے ہیں اونہوں
 نے منقسم سے اونہوں نے ابن عباس سے کہ عطلیہ نے جو اسود کے بیٹے تھے
 ان سے اس آیت کا مطلب پوچھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شہر مہضائی
 الَّذِي اُنْتَبِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ یعنی مہینہ رمضان کا ایسا ہے کہ اوتار اگیا
 اوس میں قرآن اور اللہ فرماتا ہے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ یعنی شب
 قدر اوس کو اوتارنا شب قدر میں اور بھیجے اوتار ہے سوال میں اور ذی قعدہ میں

اور ذی حجین اور محرم میں اور صفر میں اور ربیع کے چھٹے میں تب اس عہد
 نے فرمایا کہ وہ اوترا ہے رمضان میں شب قدر میں اگستا ایک مرتبہ اور آ
 گیا آہستہ آہستہ مہینوں اور دنوں میں اور پہلی سے شعب الایمان میں ابو طلحہ
 ایک سند ہو جائی اور انہوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ انہوں نے
 فرمایا کہ قرآن کی پانچ پانچ آیتیں سیکھو کہ حضرت جبریلؑ قرآن کو حضرت نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم پر پانچ پانچ آیتیں اودارے تھی اور پہلی سے حالہ تک
 سند ہو جائی جو دینار کے بیٹی ہیں اور انہوں نے کہا کہ اسی ابو العالیہ نے فرمایا
 کہ قرآن کو پانچ پانچ آیتیں سیکھو کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریلؑ پر
 پہلے تھے پانچ پانچ آیتیں امام بخاری فرماتی ہیں کہ مہیسی کہا احمد بن جو
 ابو رجا کے بیٹے ہیں اور انہوں نے کہا کہ مہیسی کہا نصر نے اور انہوں نے
 روایت کی شام سسی اور انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباس
 سے اور انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ پر قرآن اودار اگیا جب وہ چالیس
 برس کے تھے یہ کہ میں تیرہ برس رہے یہ ان کو وطن کے چھوڑنے کا حکم
 ہوا یہ وطن چھوڑ کر مدینہ تشریف لائے یہ وہاں دس برس رہے یہ وہاں
 تھے اور مہالی کے الداؤن پر درود اور سلامی پہنچے افغان میں رہے کہ امام
 احمد نے اپنی آریخ میں داؤد تک سند ہو جائی جو ابو ہند سے پہلے ہیں اور انہوں
 نے روایت کی جسے سے اور انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پر اللہ کا پیغام اودار اگیا جب آپ چالیس برس کی تھے یہ آپ کی جدائے
 کے اعلانیہ برس تھے حضرت امیر امیل معاند رہے آپ کو ایک عزا اور کوئی

خیر سکھلا دینی تھے اور زمین اوتار اگیا آپ پر اون کی زبان سی قرآن پر
 جب تین برس گزر گئے آپ کے پاس کے لیے بحرِ یل سا ہنہ لگی گئی پھر اوتار
 آپ کے اوتار اون کی زبان سے قرآن پچیس برس میں امام احمد نے
 اور پہنچی سنے شعب الایمان میں واثق تک سند ہو سکا ایسا جو اسق کے پیشین
 کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوتار سے کئی تواریخ جب چہر میں
 رمضان کی گزریں تہین اور انجیل اوتاری گئی جب تیرہ راتیں اوسکی گزری
 تہین اور زبور اوتاری گئی جب اٹھارہ راتیں اوس کی گزری تہین اور قرآن
 اوتار اگیا جب چوبیس راتیں اوس کی گزری تہین اور ایک روایت میں ہے
 کہ صحیفہ ابراہیم کے اوتار سے پہلی رات میں۔ اب چھ ذکر ہے کہ
 حضرت جبریل کی ساتھتہ اور فرشتے ہی قرآن کی
 آیتوں کی ساتھتہ آتے تھے اور بعض سورتوں

کے ساتھتہ بہت سے فرشتے پہنچائی آتی تھے
 مولانا جلال الدین درشنو میں لکھتے ہیں کہ حاکم نے روایت
 کیا اور اسکی سند کو صحیح کہا اور پہنچی نے شعب الایمان میں اور اسمعیلی نے
 اپنے مجمع میں ان سہیوں کی حضرت جابر تک سند ہو سکا ایسا کہ جب اوتاری
 یعنی سورۃ الغام اللہ کے رسول نے اللہ اولیٰ پر درود اور سلامتی بھیجے
 کے پاکی لوپے پھر فرمایا کہ اس سورۃ کو اسنے فرشتے پہنچائی آئے کہ آسمان

کا کنارہ ٹوک گیا اور طبرانی نے اور ابن مردیہ سے اسکا ایک سند پہونچایا
 جو نیزہ کے پستے میں وہ کہتے ہیں کہ اوتری سورہ الغام حضرت نبی پروردگار
 درود پہونچے اور ان کو سلامت رکھے اکہی ایک مرتبہ اور بن آپ کی اوتنی کی
 لگام پکڑے ہوئے تھے اوسکی بوجہ سے لگتا تھا کہ اوتنی کی ہڈیاں ٹوٹ جائیگی
 اور روایت کی ابو سعید اور ابن قریس فی فضائل کی کتاب میں اور ابن مسعود
 اور طبرانی اور ابن مردیہ نے ابن عباس سے اونہوں نے فرمایا کہ اوتری سورہ
 الغام میں اکہی اوتھکے اس پس ستر بار فرشتے تھے کہ اوسکے اس پس سبحان اللہ سبحان اللہ
 سبحان اللہ ہی اور طبرانی اور ابن مردیہ نے ابن عمر تک سند پہونچایا کہ فرشتے
 نے کہا کہ اللہ کی رسول نے اللہ اون پر درود پہونچے اور ان کو سلامت رکھا
 فرمایا کہ اوتری میری اوپر سورہ الغام اسکے ایک مرتبہ پہونچائی آئی اوسکی
 ستر بار فرشتے کہ پکار رہے تھے اللہ کی پاکی اور اوسکی خوبی اور عبد نے
 جو حمید کے بیٹے ہیں محمد تک سند پہونچایا جو منکر کے بیٹے ہیں اونہوں نے کہا
 کہ جب سورہ الغام اوتری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا
 یہ فرمایا کہ پہونچانے آئی اس سورہ کو اتنی فرشتے کہ دہائی لیا اسم ان کا کنارہ
 اور چھٹی نے شعب الایمان میں روایت کی اور کہا ہے کہ اسکی سند صحیح ہے
 یعنی جن کی زبانی یہ بات بھی وہ شخص بہت بڑے مقبروں میں نہیں اور خطب
 فی اپنی تاریخ میں اس روایت حضرت علی تک سند پہونچائی جو ابوطالب کے
 بیٹے ہیں اونہوں نے فرمایا کہ اتنا لکھا قرآن پانچ پانچ آیتیں اور جو یاد کر گیا پانچ
 پانچ آیتیں یہ ہوسے گا مگر سورہ الغام کہ وہ اوتری ہے اکہی پہونچانے آتی ہے

اوس کو ہر اسمان سے ستر فرشتے یہاں تک کہ پہونچا یا اوس کو حضرت نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم تک جس پیار پر پڑی جاسے گی اللہ اوس کو بڑا ثواب دے گا
 قایدہ سندھی ہونے سے کہ نقصان نہیں کہ بھابیات اور بیت بہسترون
 سے ہر معنی کی گزرتی بات اس میں زیادہ ہے کہ جس پیار پر پڑی جاوے گی اللہ
 اوس کو شفا دیگا نہایت بڑے کام کی اللہ کے کلام میں جو اثر ہو سو ہو اور
 ایسی بات کجی سند سے پہونچی تب ہی اوس پر عمل کرنا چاہیے کہ مولانا القادری
 عین لکھتے ہیں کہ ابن تھریس فی فضائل میں لکھا ہے کہ کبیر کو خبر دی زید طیار
 نے جو عبد الغزیر کے پیٹے میں اونہوں نے کہا کہ ہماری کتا اسمعیل فی جو
 عباس کے بیٹی میں اونہوں نے اسمعیل سی جو راج کے پٹے میں اونہوں
 نے کہا کہ ہم کو خبر ہو چکی کہ اللہ کے رسول نے اللہ اور پروردگار اور سلامتی بھیجے
 فرمایا کہ ہلا میں تھو نہ خبر دون اوس سورہ کی کہ اوس کی عظمت سی اسمان
 اور زمین کے سچ میں سب بہر گیا اوس کو پہونچا ہے اسی سترزار فرشتے
 سورہ کہف اور ابن ابی حاتم نے صحیح سند پہونچا ہی سعید تک جو چارہ کے بیٹی
 میں اونہوں نے فرمایا کہ حضرت جبریل جب قرآن لیکر حضرت نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس آتی ہے اون کے ساتھ چار فرشتے لگھیاں ہوتی ہی
 او ابن جریر نے منھا کہ تک سند پہونچا ہی اونہوں نے کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس جب فرشتہ پہونچا جاتا تھا اور فرشتے ہی بھیجے جاتے
 تھے کہ اون کا چوکی دیتے تھے آگے ہی اور پیچھی سی کہ شیطان فرشتے
 کا صورت میں نہ آجاو۔ یہ قایدہ اللہ تعالیٰ سورہ جن میں فرماتا ہے کہ

السدوس کی اسے اور پیچھے لکھا انون کو روانہ کرنا ہے اسکا یہ مطلب جو سعید
 الدین خاکی نے فرمایا اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں خماک تک سند پہنچا
 جو مرام کے بیٹے بن اور خون فی کہا کہ سورہ بقرہ کے پچھلی آیتیں جب جبریل لای
 میں تلوون کی ساتھ فرستے جتنے اللہ فی چاہے بھیجے اور امام احمد فی معقل تک
 سند پہنچا جو یسار کے بیٹے بن کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود بھیجے
 اور اون کو سلامت رکھے فرمایا کہ سورہ بقرہ ایمان سے قرآن کی اور ملندی
 سے اوس کی اور تری میں اوس کی سیرات کے ساتھ اسی فرستے اور نکالی گئی
 اللہ لا الہ الا علی القیوم عرش کے نیچے سے پر اوس میں مادی گئی +
 اب بھیجہ ذکر ہے کہ اللہ کا کلام جب اوترتا تھا اوس

پاک کلام کے بوجہ سے آپ بہت بوہل ہو جاتی تھی

اور بھت زور آپ پر پڑتا تھا اور بہت پسینا بہتا تھا
 سوتی کے سے دانی ڈبکتے تھے۔ سو لانا

جلال الدین سیوطی در منثور میں لکھتے ہیں کہ امام احمد نے اور سعید کی بیٹے عبد
 نے اور ابن جریر نے اور ابن نصر نے اور حاکم نے روایت کی اور حاکم فی کہا کہ اس
 کی سہیح ہے کہ حضرت عائشہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اللہ اور پر درود بھیجے اور
 اون کو سلامت رکھے حسب وقت آپ کی طرف اللہ کا پیغام آتا تھا اور آپ اپنی

اونٹنی پر ہوئے تھے وہ اپنی گردن رکھ دیتی تھی اور بیل نہ سکتی تھی بھان تک کہ آپ
 شہید ہوئے تھے اور حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث پڑھی اِنَّا سَمِعْنَا قَوْلَ رَسُولِ
 قَوْلَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَائِدَهُ يَخْرُجُ فِي قُرْآنٍ كَبُورِهِ سَيِّئًا وَهُوَ يَخْرُجُ فِي قُرْآنٍ كَبُورِهِ سَيِّئًا
 حضرت زید جو ثابت کے بیٹے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے انہی رسول
 پر اپنا کلام اُتارا اور آپ کی ران اور وقت میری ران پر تھی سو مجھ پر آپ
 کی ران کا اتنا بوجھ پڑا کہ جھک کر خوف ہوا کہ میری ران ٹوٹ جائے گی اور امام
 نے حضرت عمرؓ کے بیٹے عبد اللہ تک سزا دی جو نجائی اونہوں کے کہنا کہ میں نبی
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ کے پیغام
 کی آیت پاتے ہیں فرمایا میں گنہگار کی سی آواز میں سنتا ہوں پہلے وقت جب
 رہتا ہوں چہرے پر چہرہ پیغام اللہ کا آتا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ میری جان کال
 لی جائے گی اور حاکم نے روایت کی اور اس کی سند کو صحیح کہا کہ ابو ہریرہؓ فرمایا
 کہ اللہ کے رسول پر اللہ اور پروردگار بھیجے اور ان کو سلامت رکھے جب اللہ
 کا پیغام آتا تھا میں سے کوئی آپ کی طرف نگاہ نہیں اٹھا سکتا تھا بھان
 تک کہ پیغام تمام ہو چکے اور میری روایت صحیح مسلم میں بھی ہے اور صحیح مسلم میں
 تک سند پوچھائی جو سلامت کے بیٹے اونہوں فرمایا کہ جب حضرت صلے اللہ
 علیہ وسلم پر اللہ کا پیغام اُتاراجاتا تھا آپ سے چہرہ لیتے تھے اور آپ کی رفیق
 سب اپنے سر جھک لیتے تھے جب تمام ہو جاتا تھا آپ اپنا سر اٹھا لیتے تھے۔
 امام ابو یوسفؒ نے اپنی سند میں فرماتے ہیں کہ کسی کو اس وقت سے جو زبان کے

بیٹے بین اونہون نے کہا کہ مہسی کہا ابو زایدہ کے بیٹے نے کہا کہ مہسی کہا مہسی
 جو عمرو کے بیٹے بین اونہون فی روایت کی اپنے باب سے وہ حضرت عائشہ
 سے اونہون نے کہا کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم رب اللہ کا پیغام اُترتا تھا
 آپ پاتی تھے اوس بات کو جو اللہ فرماتا ہے کہ ہم ڈالین گے تحیر کلام ہماری مہسی
 کہا مہسی روح سے جو ہر زبان کے بیٹے بین کہ مہسی کہا ابو زایدہ کے بیٹے نے
 کہ مہسی کہا محمد بنی جو اسحاق کے بیٹے بین اونہون فی روایت کی محی سے جو عبدا
 کے بیٹے بین اونہون نے اپنے باب سے اونہون نے حضرت عائشہ سے
 اونہون نے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس داخل ہوئے پھر
 اللہ کی طرف سے اونپر ہوا گیا جو پہچانا تھا تو کپڑا آگ کے اوپر ڈال دیا گیا اور
 ایک تکیہ چمڑے کا آپ کے سر کے نیچے رکھ دیا گیا پھر آپ بیٹھ گئے اور آپ
 برسی ہوتی کے سے دانی ڈھلک رہے تھے اور آپ اوس کو پونچھ رہی تھی
 اور صحیح مسلم بین حضرت عائشہ کا جہان قصہ لکھا ہے کہ حضرت عائشہ پر لوگوں
 نے تہمت بھری تھی اللہ نے قرآن کی آیتیں بھیجیں کہ عائشہ پاک ہے وہ لوگ
 بہو گئے بین وہاں لکھا ہے کہ اللہ نے اپنے نبی پر پیغام اُتر اور آپ کو کثرت
 نے لیا جیسے شدت آپ پر پیغام کے وقت ہوتی تھی یہاں تک کہ جاہلی
 کی دن بین ہوتی کی طرح پسینا آپ برسی ڈھلکتا تھا جو مہسی اوس کلام
 کے جو آپ براؤنا را گیا اور ابن سعد نے حضرت عائشہ تک سہ پہنچائی
 اونہون نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول پر حب اللہ کا پیغام اُترتا تھا آپ کے
 سر میں آواز ہوتی تھی اور آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور آپ کو آگے

بین
 بین
 بین

کے دستوں میں بندک معلوم ہوتی تھی اور پنا اٹھاتا بھانہا کہ اوں پر
 موتی کے سدا سے ڈرہ لگتے تھے۔ اب تجھے ڈر ہے کہ حضرت
 ابوذر اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
 دودہ باپ اور دودہ بچائی آپ پر ایمان لائے
 اور ایمان والوں کی کافروں کے ہاتھوں پڑی
 مار چھائی مگر ایمان پر قائم رہے اللہ اوں سے

راضی رہے۔ امام بخاری فرماتی ہیں کہ جیسی کہانی
 نے جو اقسام کی بیٹے ہیں انہوں نے کہا کہ جیسے کہ اقصیہ کی باب سلم نے جو بیٹے
 کے بیٹے میں کہا کہ جیسی کہانی نے جو سعید کے بیٹے ہیں کہا کہ جیسی کہانی
 ابو جہرہ نے کہا کہ جیسی کہانی ابن عباس نے کہا ابوذر نے کہ میں ایک مرد نہایت
 میں سسی سوچم کو خبر ہو چکی کہ ایک مرد مکہ میں نکلے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں
 تھی ہوں میں نے اپنی بھائی سے کہا کہ تم اوں شخص کے پاس جاؤ اور
 دن سے باتیں کرو اور مجھ کو اوں کی خبر دودہ علی اور آپ سے ملی پہلے آئی
 میں نے کہا تمہارے پاس کیا خبر ہے کہا قسم اللہ کی میں نے ایسا شخص
 جو نیک کاموں کا حکم کرتا ہے اور بری باتوں سے منع کرتا ہے میں

کہا تھے مجھ کو پوری خبر نہ دی پھر میں نے ایک تھلا اور ایک لالٹی ملی پھر میں مکہ
 کی طرف چلا سو میں آپ کو بچاتا نہ تھا اور یہ بھی سمجھا تھا کہ آپ
 کا حال کسی اور سی پوچھوں اور میں زفرم کا بانی پتا تھا اور مسجد میں رہتا تھا پھر
 علی میرے پاس ہو کر گذرے اور انہوں نے کہا گویا پھر مرد مسافر ہیں بولا
 ہاں پھر گھر کی طرف چلو میں اون کے ساتھ چلا نہ وہ مجھے پوچھنے میں نہ
 میں اون کو خبر دیتا ہوں جب صبح ہوئی میں مسجد کی طرف گیا کہ آپ کا حال پوچھوں
 اور مجھے کسی کوئی آپ کی خبر نہ کہتے تھے پھر علی میرے پاس ہو کر گذرے
 فرمایا کیا ابھی تک اس مرد کو وقت نہیں آیا کہ اپنے اوتار نیکی جگہ پہنچی
 میں بولا انہیں فرمایا میرے ساتھ چلو پھر فرمایا تمہیں کیا کام ہے اور کس لئے
 اس شہر میں آئے ہو میں نے کہا اگر آپ میری بات چھیڑ سکتے تو میں آپ
 کو خبر دوں فرمایا میں بھی کر دکھائیں فی کہا تم کو خبر ہو چکی ہے کہ اس جگہ
 ایک مرد سٹھکے ہیں وہ بہتر ہیں کہ میں نبی ہوں سو میں نے اپنی بہائی کو بھیجا
 کہ اون سے باتیں کرے سو وہ پلٹ گیا اور مجھ کو پوری خبر نہ دی پھر میں فی
 راوہ گیا کہ میں اون سے ملوں فرمایا سنئے ہو بیشک تمہنے راہ پائی بہر
 میرا منہ اونہیں کی طرف ہے سو تم میرے پیچھے چلے آؤ جس جگہ داخل
 ہوں تم بھی داخل ہو پھر اگر میں کسی کو دکھوں گا جس سے تمہارے اوچرغ
 ہو گا میں دیوار کی طرف پھرا ہوا نوک گاؤں گا کہ میں اپنا جوتا سینہ لٹا ہوں اور
 تم چلے جانا پھر وہ چلی اور میں اون کے ساتھ چلا یہاں تک کہ وہ داخل ہوئی
 اور میں بھی اون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا میں نے

اب سے عرض کیا کہ تم کو اسلام بتلائے اب بی بتلا یا میں اوسے جیکہ
 اسلام لایا اب نے مجھ سے فرمایا اسی ابو ذر اس معاملہ کو پوشیدہ رکھے اور
 اپنے شہر کی طرف لوٹ جا پھر جب تم کو ہماری غلبہ کی خبر پہنچے تو چلا
 آؤ میں نے کہا قسم اوس کی جس نے اب کو سچے دین کے ساتھ
 بیجا میں تو اس بات کو اوس سبھوں کے صحابہ میں پکار دو گا پھر ابو ذر مسجد
 کی طرف آئے اور اوس میں قریشی لوگ تھے بویہ امی قوم قریش میں تو
 گو اسی دنیا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور میں گو اسی دنیا ہوں کہ
 پیشاک محمد بنو سے میں اوس کے اور سخاوت ہو بخانے واسطے میں اوس کے
 وہ لوگ بولے او ہوا اس میں دین کی طرف وہ لوگ اڑے اور تم کو مارا کہ
 میں مرجاؤں پھر عباس میرے پاس آن پہنچے اور میرے اوپر تھک
 پرے پر اؤن لوگوں کی طرف منہ کر کے کہا خرابی ہو تمہاری تم غفار میں ہی
 ایک مرد کو مارے ڈالتے ہو اور تمہارے سوداگری کی جگہ اور تمہارا راستہ
 خیفار پر ہے تب وہ لوگ مجھ سے ہٹ گئی پھر چوبیس روز صبح ہوئی میں
 پلٹ کر آیا پھر میں نے اوس طرح کہا جس طرح پہلے دن کہا تھا وہ لوگ بولی
 او ہوا اس میں دین کی طرف پھر مجھ سے ویسا ہی معاملہ ہوا چھپنا پہلے دن ہوا تھا
 پھر عباس میرے پاس آن پہنچے اور میرے اوپر تھک پڑے
 اور چھپے بات پہلے دن کہی اب بھی تم ہی امام بخاری فرماتی ہیں کہ مسر
 کہا حمیدی نے اونیون فی کہا کہ مسید کہا سفیان نے کہا کہ مسی کہا
 نے اور اسمعیل فی دونوں نے کہا کہ ہم نے سنا قیس سے وہ کہتے ہیں کہ میں

نے سنا بجا اب سے وہ فرما لے تھے کہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس آیا اور آپ کو کہہ کے یہ میں اپنی چادر کا ٹکڑا بنائے ہوئے ہوں اور
 ہم پر کافروں کے ہاتھ سے بڑی تکلیف پڑی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ
 سے دعا نہیں کرتے آپ پہلے گئے اور پھر آپ کا سرخ تھا فرمایا جو لوگ
 تیسرے پہلی تھے اون کو لوہے کی کنگھی سے کنگھی کی جاتی تھی اس کی ہڈیوں
 کے پاس تلک گوشت میں اور پٹی میں پیونج جاتی تھو بہات اس کو اس
 کی دین سے نہیں پہر دی تھی اور کہا جاتا تھا آ رہا اسکے مری مانگ پر پہر
 چیرا جاتا تھا دو ٹکڑے بچہ بات اس کو نہیں پہر دیتے تھے اس کے دین
 سے اور پلے شبک اللہ پورا کر لگا اس کام کو بھیاں تک کہ چلے گا سوار
 صنعا سے حضرموت تک نہیں ڈرے گا مگر اللہ سے دوسری روایت میں
 ہے لیکن تم بلدی کرتے ہو آما فرم رز قانی نے سواہب کی شرح میں
 لکھا ہے کہ کبیر کے بیٹے یونس کی روایت جو ابن اسحاق سے ہے اس میں یونس
 ہے کہ ابن اسحاق نے فرمایا کہ مجھ سے باپ اسحق نے جوہار کی بیٹی
 وہ قوم سعد بن بکر کے بہت مردوں سے اونھوں نے کہا کہ حارث جو جناب پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم کے دوہا پ تھے آپ کے پاس مکہ میں آئے جس وقت
 میں آپ قرآن اوتار آگیا فرشتوں نے اوٹے کہا کہ اسے حارث تم نہیں
 سننے ہو تمہاری بیٹی کیا کہتے ہیں کہا وہ کیا کہتے ہیں کہا وہ کہتے ہیں کہ اللہ
 اوٹھاوے گا اون لوگوں کو جو قبروں میں ہے اور اللہ کے یہاں دو گہرین جو
 اونکا کہنا نہ مانیکا اس کو اللہ وہاں عذاب دیگا اور جو اس کا کہنا مانیکا

امداد کو عزت دے گا سوا دینوں نے ہمارا کام پریشان کر دیا اور
 ہمارے جماعت میں پہوٹ ڈال دی حارث آپ ہاں آئے اور کہا اور
 پیٹے کیا باعث ہے کہ تمہاری قوم کے لوگ تمہارا لگہ کرتی ہیں اور کہتی
 ہیں کہ تم کہتے ہو کہ لوگ مرنے کے بعد اوٹھائی جاویں گے پہر باغ اور
 آگ کی طرف جائیں گے آپ نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں اور اگر وہ دن
 ہو گا اسے باپ بیشک میں تیرا ہاتھ پکڑو گا یہاں تک کہ چھوٹی جگہ کی بات
 جتنا دن گا پہر حارث بعد اسلام ہوئی اور بہت اچھی سلام ہوئی اور سلام کہتے کہ اگر میرا
 بیٹا میرا ہاتھ پکڑے گا اور جو اوسنی کہا وہ چھوٹا وی گا تو اگر امداد چاہی
 وہ چھوٹا نہیں چوڑے گا چھان تک کہ چھوٹا جنت میں داخل کر دیا ابن اسحق
 نے فرمایا کہ چھوٹا پہوٹی سے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اٹھے
 گئے تب حارث سلمان ٹھوٹی بنگالی کی زوایت جو ابن اسحاق سے ہی
 اوسس بن یحیٰ بن زکریا حافظ ابن حجر اسلم بن فرما ہے ہیں کہ ابن سعد
 صحیح سند پہوٹی ای اسحاق تک جو عبد اللہ کے بیٹے اور ہوں نے کہا کہ حضرت
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دودھ بھائی تھا وہ آپ سے کہنے لگا کہ آپ
 کا چیم گمان ہے کہ حریٹ کے بعد اوٹھنا ہو گا آپ فرماتی تھے ہاں قسم اوسس کہ
 کہ میری جان اوسس کی ماتم میں ہے البتہ میں تیرا ماتم پکڑو گا قیامت کر
 دن اور البتہ چھوٹا دن گا پہر خباب بن عقیل صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے کے بعد وہ
 ایمان لائے تو رونے لگے اور کہنے لگے کہ میں اُمید رکھتا ہوں کہ حضرت بنی صلی اللہ
 علیہ وسلم قیامت کی دن تیرا ماتم پکڑیں تو میری سجات ہو جاوے حافظ

ابن حجر اصحابہ میں فرمایا کہ میں نے کہا عجیب ہے کہ یہ حال باب سے دوسرے گزرا ہو
 مواہب میں ہے کہ عمارت حضرت علیہ السلام کے خاوند بن اور ان کے بیٹے کا نام
 عبد اللہ ہے۔ اب پھر ذکر ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کافروں نے یہ نشانی مانگی کہ
 چاند دو ٹکڑے ہو جاوی آپ نے اللہ سے مانگا
 اللہ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا یہ دونوں

ٹکڑوں کو ملا دیا

امام بخاری فرماتی ہیں کہ مجھے یہ کہا عبد اللہ نے جو عبد الوہاب کے بیٹے
 میں کہا کہ تمہیں کہا بشر نے جو مفضل کے بیٹے ہیں کہا کہ تمہیں کہا سعید بن جو
 ابو عروہ کے بیٹے اونہوں نے روایت کی قتادہ سے اونہوں نے انس سے
 جو یحییٰ بن مالک کے کہ کہہ کے لوگوں نے اللہ کے رسول سے اللہ کو پھر
 درود اور سلامتی پہنچے یہ سوال کیا کہ اون کو کوئی نشانی دکھلا دیوں آپ
 نے اون کو چاند دکھلایا کہ دو ٹکڑے ہو گیا پھر ان تک کہ اونہوں نے حرا
 پہاڑ کو اون دو ٹکڑوں کے درمیان دکھایا کہ عبد اللہ نے اونہوں
 سے روایت کی ابو حمزہ سے اونہوں نے انس سے اونہوں نے ابیہ سے
 اونہوں نے ابو ہریرہ سے اونہوں نے عبد اللہ سے اونہوں نے کہا کہ دو ٹکڑے

والی میں بہر جہتی او تر سے اور امام محمد کو کے لوگوں سنی کہو کہ اگر اس رات
 میں آئے تو جیسے تو اب ایک نشانی دیکھ لیں۔ کہ رسول اللہ سے دوسرا پیر
 درود بھیجے اور سلامتی رہے پھر مل کے کہنے کی خبر دی پھر وہ سوچ پوچھیں
 رات کو کھلے چٹے بندو کو گھڑے ہو گیا آدھا صفا پیر اور آدھا مردہ پیر اون لوگوں
 نے دیکھا پھر نبی اکرمین میں پیر دوبارہ نگاہ اویٹائی اور دیکھا پھر انکھیں ملین
 پیر دیکھا پھر لوگے یا محمد اور کہ نہیں یہ قضا جادو سے بت اللہ نے اوتار ادا علیہ
 السلاطۃ والشیخ الفہام امام ہزارانی مسند میں فرماتے ہیں کہ ہمیں
 فرمایا عبدہ نے جو عبد اللہ کے بیٹے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہمیں کہا میرے
 جو ماروں کے بیٹے کہ جسے کہا وکیلیم نے جو خروان کے بیٹے کہ جسے کہا ثابت
 نے انہوں نے انس سے انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون
 پر درود اور سلامتی بھیجے اپنے رفیقوں میں سے ایکہ مرد کو ایک جاہل
 امیر کے پاس بھیجا کہ اس کو اللہ کے طرف بلا دے وہ بلا کہ تیرا رب جس
 کی طرف تو جھپکے گا وہ کیا پیر ہے وہ ہے کا ہے کا ہے پانی کا
 سے سو فی کا ہے وہ شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور
 اب کو خبر دی آپ نے اوس کو دوبارہ بھیجا اوسنی طرح سے کہا پھر وہ
 حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اب کو خبر دی آپ فی تیسری بار
 اوس کے پاس بھیجا اوس فی اسی طرح کہا پھر وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس آیا آپ کو خبر دی اللہ تعالیٰ نے اوس امیر پر ایک بجلی پچی اوس فی اوسکو
 جلا دیا تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے فرمایا کہ اللہ پیر

امام محمد کو کے لوگوں سنی کہو کہ اگر اس رات میں آئے تو جیسے تو اب ایک نشانی دیکھ لیں۔ کہ رسول اللہ سے دوسرا پیر درود بھیجے اور سلامتی رہے پھر مل کے کہنے کی خبر دی پھر وہ سوچ پوچھیں رات کو کھلے چٹے بندو کو گھڑے ہو گیا آدھا صفا پیر اور آدھا مردہ پیر اون لوگوں نے دیکھا پھر نبی اکرمین میں پیر دوبارہ نگاہ اویٹائی اور دیکھا پھر انکھیں ملین پیر دیکھا پھر لوگے یا محمد اور کہ نہیں یہ قضا جادو سے بت اللہ نے اوتار ادا علیہ السلاطۃ والشیخ الفہام امام ہزارانی مسند میں فرماتے ہیں کہ ہمیں فرمایا عبدہ نے جو عبد اللہ کے بیٹے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہمیں کہا میرے جو ماروں کے بیٹے کہ جسے کہا وکیلیم نے جو خروان کے بیٹے کہ جسے کہا ثابت نے انہوں نے انس سے انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے اپنے رفیقوں میں سے ایکہ مرد کو ایک جاہل امیر کے پاس بھیجا کہ اس کو اللہ کے طرف بلا دے وہ بلا کہ تیرا رب جس کی طرف تو جھپکے گا وہ کیا پیر ہے وہ ہے کا ہے کا ہے پانی کا سے سو فی کا ہے وہ شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور اب کو خبر دی آپ نے اوس کو دوبارہ بھیجا اوسنی طرح سے کہا پھر وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اب کو خبر دی آپ فی تیسری بار اوس کے پاس بھیجا اوس فی اسی طرح کہا پھر وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو خبر دی اللہ تعالیٰ نے اوس امیر پر ایک بجلی پچی اوس فی اوسکو جلا دیا تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے فرمایا کہ اللہ پیر

ساتھی پہنچا دینے اور سکھلا دیا ہر پہلے تیری ویرسل انصو لعق ھیب بہا من
 لیساء وہم یجاءون فی اللہ وہو شہید الحکام یعنی اللہ پہنچا ہے جلیان پہر والد تیا ہے
 جیسے چاہے اور وہ جگر پڑے بن اللہ کے مقدمہ میں اور وہ ہے بڑی آن والا امام بزار نے فرمایا کہ دلیل
 بصرفہ کے رہنے والے میں اچھو شخص بن ابوالحسن بدیشی نے لکھا ہے کہ اسکی سند صحیح ہے امام
 بزار فرماتے ہیں کہ مجھے کہا اچھی جو محمد کے بیٹے وہ سلک کے بیٹے اور نہون کے کہا کہ مجھے کہا اسحق نے جو
 ادیس کے بیٹے کہ مجھے کہا عوف نے جو کھمکس کے بیٹے اور نہون نے زید سے جو درہم کے بیٹے کہا کہ
 میں نے سنا انس سے کہ فرماتے تھے اس آیت کے یا مین انا کھیناک المستھیرین للذین یحکو
 مع اللہ الہا آخر خط یعنی اللہ فرماتا ہے کہ مجھے کفایت کی تیرے ٹھہرا کر نیا لو نے جو ٹھہرتے ہیں
 اللہ کے ساتھ اور مالک کہا انس نے کہ اللہ کے رسول اللہ زید و دہیجے اور سلامت کہو چلے جاتے ہیں
 اون لوگوں نے ایک نے ایک سے انکھ کا اشارہ کیا پھر جبریل نے مجھے یاد پڑتا ہے کہ جبریل نے انکی
 طرف اشارہ کیا اونکے بدین برچی کا سا خم ٹر گیا آخر مر گئے مولانا جلال الدین دہشتور میں کہتے
 ہیں کہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن مردیہ اور ابو نعیم اور ہقی دونوں نے دلائل میں اور ضیاء
 مقدمہ میں نے مختارہ میں ابن عباس تک سند پہنچائی اس آیت کے یا مین انا کھیناک
 المستھیرین کہا کہ ٹھہرا کر نیا لیہ تھے ولید جو مخیر کا بیٹا اور سود جو عبد یحوت کا بیٹا اور
 اسو جو مطلب کا بیٹا اور حارث جو عطل کا بیٹا اور عاص جو وائل کا بیٹا سو آپ کے پاس جبریل
 آئے اللہ کے رسول نے اللہ زید و دہیجے اور سلامت کہو ان سے اون لوگوں کی شکایت
 کی اور انکو ولید کہا ویا جبریل نے اسکی نفہت اندم کی طرف اشارہ کیا آپ نے مجھے کچھ نہ کیا وہ
 بولے میں نے تمہاری طرف سے پورا کام کر دیا ہر آپ نے انکو اسود کہا ویا جو مطلب کا بیٹا اور نہون
 اسکی انہون کی طرف اشارہ کیا آپ بولے میں نے کچھ نہ کیا وہ بولے میں نے تمہاری طرف
 سے اوسکا کام تمام کیا ہر آپ نے انکو اسود کہا ویا جو عبد یحوت کا بیٹا اور نہون نے اسکو
 سر کے طرف اشارہ کیا بولے میں نے کچھ نہ کیا وہ بولے میں نے آپکی طرف سے اوسکا کام تمام کیا

پہر آپ نے اونکو حارث دکھادیا اونہوں نے اوسکی سیٹ کی طرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا تم نے کچھ
 لکھا وہ بولے میں نے اپنی طرف سے اوسکا کام تمام کیا پہر آپ نے اونکو عاص دکھا دیا جو دایلی کا بیٹا
 اونہوں نے اوسکے تلوے کی طرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا تم نے کچھ نہ لکھا وہ بولے میں نے اپنی طرف
 سے اوسکا کام تمام کیا پہر وہ جو ولید تھا سو خرا عہد میں سے ایک مرد کے پاس ہو کر نکلا وہ
 تیر تراش رہا تھا اسکے ہاتھ کی رگ میں لگ گیا اوس تیر نے وہ رگ کاٹ ڈالی اور وہ سجود
 تھا مطلب کا بیٹا سوا ایک کانٹے دار درخت کے نیچے اتر آیا پہر کہنے لگا اے میرے بیٹو
 میں مرا تم مجھ پر سے ہٹاتے نہیں کوئی میری انگلیہ میں کانٹے بیٹھتا ہے وہ بولے یہ کہو
 تو کچھ نہیں سوچتا پہر اوسکا یہی حال رہا یہاں تک کہ اوسکی دونوں انگلیہیں اندھی ہو گئیں
 اور جو اسود تھا جید نخوت کا بیٹا سوا اسکے سر میں جھم پڑ گئے وہ اوسی میں مر گیا اور وہ جو
 حارث تھا سو زرد پانی اوسکے پیٹ میں پڑ گیا یہاں تک کہ اوسکا گودہ اوسکے منہ سے
 نکلا اوسی سے مر گیا اور وہ جو عاصی تھا سو طائف کی طرف ہوا شرعاً کہ اس
 پر بیٹھ گیا اوسکے پاؤں کے تلوے میں ایک کانٹا چبھ گیا اوس کانٹے نے اوسکو مار ڈالا امام
 مسلم نے ابو ہریرہ تک سند پہنچائی اونہوں نے فرمایا کہ ابو جہل نے کہا کہ یہ لاجھڑا
 مشہور زمین پر یہی رکھ دیتے ہیں تم سبھونکے درمیان میں لوگ لوٹے ہاں وہ بولا قسم ہے
 لات اور خزائے کی اگر میں اونکو یہہ کرتے دیکھوں گا بیشک اونکی گردن پر معاذ اللہ
 پاؤں رکھ دوں گا پہر حضرت بنی الدردور رو دے چھے اور سلامت کہے نماز پڑھتے تھے کہ وہ
 آیا اس را دیے کہ اپنی گردن پیعاً اللہ پاؤں رکھے پہر ایک ایک سب کیا دیکھتے ہیں کہ
 کہ وہ بنی امیہ یونس کے بل چھے پھٹتا جاتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے روکتا جاتا ہے
 اوس نے کہا کہ تجھ کو کیا ہوا کہنے لگا کہ میرے اور اونکے پیچھین آگ کا ایک خندق ہے اور وہ
 ہے اور بانو میں پہر حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے نزدیک پہنچا بیشک
 فرشتے اور کا عضو عضو اوچک لیجاتے پہر اللہ تعالیٰ نے یہ تیرہ آوارسی کلائی

اَلْاِنْسَانُ كَيْصَعِي اَنْ تَرَا يَسْتَعْنِي وَاسْجُدْ وَلَقَدْ رَتَّبْتُ لَكَ اِنْسِي السُّدُورَ اَلَيْسَ بِكَ سَمْعٌ هِيَ اَنْسَا
 سر اوٹھا تھا ہے جب دیکھتا ہے اپنے تئیں کہ غنی ہو اور پھر فرمایا کہ اوسکا کہنا مت مان اور سجدہ کر اور نزدیک
 ہو امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا عبد اللہ شہم نے جو مسجد کے بیٹے ہیں کہ ہم نے کہا ابو
 جلالہ عمر نے انہوں نے داؤد سے جو ابو ہند کے بیٹے ہیں انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے
 ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ
 ابو جہل آیا اور کہنے لگا کہ میں نے تمکو اس سے منع نہیں کر دیا تھا میں نے تمکو اس سے منع نہیں
 کر دیا تھا میں نے تمکو اس سے منع نہیں کر دیا تھا جناب حضرت بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 نماز سے فراغت کی اور سیکڑھڑکا ابو جہل بولا تم جانتے ہو کہ اس شہر میں کسی مجلس میں میری
 مجلس سے زیادہ جموں نہیں ہے تب اللہ تعالیٰ نے اومرا فلیکد عَمَّ نَادِيَهُ سَنَدَعُ الزَّانِكَةَ
 یعنی اب وہ بلاؤ اپنے مجمع کو اب ہم بلاؤ نیگے دیکھنے والوں کو ابن عباس نے فرمایا قسم اللہ
 اگر وہ اپنے مجمع کو بلاتا بیشک اوسکو بکڑھٹیتے اللہ کی طرف کے دیکھنے والے امام ترمذی نے
 فرمایا اسکی سند اچھی ہے صحیح ہے اب یہ ذکر ہے کہ ایک کا فر نے جناب پیغمبر صلی
 اللہ علیہ وسلم سے بحث کی کہ اے اوسکو سورۃ فصلت سنائی وہ بولا
 واللہ مینے ایک کلام کہی نہیں سنا تھا بیشک اس کلام ایک شہر
 ہو گا۔ ورنہ مشورین ہے کہ ابن ابی شیبہ اور عبد جو حمید کے بیٹے ہیں اور ابو جہل اور حاکم
 نے روایت کیا اور حاکم نے سند کو صحیح کہا اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم اور بیہقی نے دونوں نے
 دلائل میں اور ابن عساکر نے حضرت جابر تک سند پہنچائی جو عبد اللہ کے بیٹے کہا جمع ہوئے
 قریشی لوگ ایک دن اوسکا کہہ دیکھو جو شخص تم میں زیادہ جاننے والا اُجداد کا اور کہنا مت
 کا اور شہر کا وہ اس مرد کے پاس جاوے جسے ہماری جماعت میں پہوٹ والد ہی ہے اور ہمارا
 کام پریشان کر دیا اور ہمارے دین پر عیب رکھا تو وہ شخص اوستے باتیں کرے اور دیکھے
 وہ کیا جواب دیتا ہے لوگ بولے ہم ایسا کہہ سکتے ہیں جاننے سوا اعتبار کے جو رعبہ کا بیٹا وہ بولے

تو ہی ہے اسے باپ ولید کے پر وہ لپکے پاس آیا اور بولا اسے محمد تم بہتر ہو یا عبد اللہ تم بہتر
یا عبد المطلب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے وہ بولا یہ اگر تم جانتے ہو کہ یہہ لوگ تم
سے بہتر تھے تو انہوں نے تو ان ٹھاکروں کو لو جا جبکہ تم عریض تھے ہو اور اگر تم جانتی ہو کہ اسی بہتر ہو
تم کلام کرو یہاں تک کہ ہم تمہاری بات سنیں اپنے لیے تو ہماری جماعت میں بہوٹ ڈال دی
ہمارا کام پریشان کر دیا اور ہمارے دین پر عیب رکھا اور عرب میں ہکو فضیحت کیا یہاں تک کہ
اوغین خیر اور گئی کہ قریشیوں میں ایک جادوگر ہے یا قریشیوں میں ایک کاہن یعنی جن
والا ہے اسی ہر دو اگر کو کچھ محتاجی ہے تو ہم تمہارے لئے حج کر دین یہاں تک کہ تم سب قریشیوں
سے زیادہ دولت والے ہو جاؤ اور اگر عورتوں کی آرزو ہے تو قریشیوں کی جس عورت کو چاہو پسند
کر لو ہم تمہیں دس عورتیں بیاہ دیں جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہہ چکا تو وہ بولا
تجانب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّ اللَّهَ لَرَجِيحُكَ الرَّجِيمَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ**
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كَتَبَ فَصَّلَتْ آيَاتُهُ پڑھتے پڑھتے آپ یہاں تک پہنچے **فَإِنْ أَعْرَضُوا**
فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ یعنی پہر اگر وہ مومنہ بہرین تو تو کہہ کر
تکوڑا یا اگر کے سے جیسا کہ عاود و ثمود کا عقبہ بولاس پس تمہارے پاس اسکے سوا کچھ نہیں
فرمایا نہیں تب قریشیوں کی طرف لوٹا اور کہا میں نے کوئی بات نہیں چھوڑی جو کچھ تم اونے
کہتے میں نے سب کچھ کہا وہ بولے پہر کیا جواب دیا وہ بولا میں کچھ نہیں سمجھا ہوا انہوں نے
کہا سو اس بات کے کہ انہوں نے تکوڑا یا اگر کے سے جیسا کہ عاود و ثمود کا امام زرقانی
نے لکھا ہے کہ اسکی سند مضبوط ہے۔ درمثور میں ہے کہ ابن اسحق اور ابن منذر نے اسکو بہتر
نے دلائل میں محمد قرظی تک سند پہنچائی جو کتب کتب میں انہوں نے کہا کہ مجھے بیان کیا کہ
عقبہ لپکے پاس آیا آگے وہی ذکر کیا اس روایت میں یوں ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و
سلم پڑھتے رہے اور فتیح کا استاد یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ تک پہنچے
آپ نے سجدہ کیا پہر فرمایا تو نے سنا اسے باپ ولید کے کہا میں نے سنا پہر عقبہ نے جاکر اون کو لکھا

سے کہا کہ والدین نے ایسا کلام سنا دیا کہ یہی نہیں سنا تھا قسم اللہ کی نہ وہ شعر ہے نہ جادو
 نہ کہانت ہے لیکن والدین کا کلام ہی نہیں ہے قسم اللہ کی بیشک اس کلام کا ایک شہرہ ہوگا
 اب یہ ذکر ہے کہ جب کافرون نے بہت ستایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حبش کے ملک میں بھیج دیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ
 التبریل میں لکھتے ہیں کہ کہا تفسیر والوں نے کہ قریشیوں نے مشورہ کیا کہ ایمان والوں کو دین سے
 بہرہ ور ہر قوم نے اپنے یحییٰ جو ایمان والے پائے انکو ستانا اور غدا بیا شروع کیا بعض
 آفت میں پڑ گئے اور اللہ نے جبکا بچانا چاہا ان میں سے اوسکو بچالیا اور اللہ نے اپنے
 رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے چچا ابوطالب کے باعث سے بچالیا حضرت رسول اللہ
 علیہ وسلم نے اپنے اصحابوں کی تکلیف دیکھی اور انکو بچانہ سکے اور ابھی تک حکم جہاد کا
 انکو نہیں ہوا تھا آپ نے انکو حکم دیا کہ حبش کی زمین کی طرف نکل جاؤ اور فرمایا کہ وہاں ایک
 اچھا بادشاہ ہے کہ ظلم نہیں کرتا ہے اور اوسکے پاس کسی پر
 ظلم نہیں کیا جاتا ہے تم اوسکی طرف نکل جاؤ یہاں تک کہ اللہ مسلمانوں کو لٹے کشا
 کر دے آپ نے یہ بات نجاشی کے حق میں کہی اور اوسکا نام اصحٰمہ تھا اور اوسکی معنی حبشیوں
 میں نجاشی کے ہیں اور نجاشی خطاب بادشاہ کا ہے العرض حبش کی طرف گیارہ مرد اور چار
 عورتیں نکل گئیں حضرت عثمان جو عفان کے بیٹے ہیں اور انکی بی بی حضرت رقیہ جو
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں اور زبیر جو عامر کے بیٹے اور عبداللہ جو مسعود کے
 بیٹے اور عبدالرحمن جو عوف کے بیٹے اور ابو جلیفہ جو عقبہ کے بیٹے اور انکی بی بی سہیلہ جو
 سہیل کی بیٹی اور مصعب جو عمیر کے بیٹے اور ابوسلمہ جو عبدالاسد کے بیٹے اور انکی بی بی
 ام سلمہ جو ابوامیہ کی بیٹی اور حضرت عثمان جو منطعون کے بیٹے اور عامر جو ربیعہ کے بیٹے
 اور انکی بی بی ام لیلیٰ جو ابو جہشمہ کی بیٹی اور حاطب جو عمرو کے بیٹے اور سہیل جو بقیہ کے
 بیٹے اللہ ان سب سے خوش ہے یہ سب ہمدرد کی طرف گئے اور آدھی اشرفی پر ایک

کشتی حبش کطیف جانکیولی اور یہ حال جب میں تھا پانچویں برس انگریزی ہونے سے اور
یہی پہلی ہجرت ہے پہر نکلتے جعفر جو ابوطالب کے بیٹے تھے اور تارندہ مسلمانوں کا حبش کی
طرف اور سب مسلمان جتنے حبش کو گئے یا ملٹی مرد تھے سوا لگوں اور عورتوں کے مگر اس
میں ہے کہ جب قرشیوں نے دیکھا کہ حبش میں اون لوگوں نے قرار پکا اور اس میں پائے
قرشیوں نے دو تین آدمیوں کو تھے دیکر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ان لوگوں
کو ہمارے پاس پہر مسجد کیجئے بادشاہ نے مانا اور ان کا تحفہ پہر دیا اب یہہ ذکر ہے
کہ حضرت عبداللہ جو مسعود کے بیٹے ہیں وہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر ایمان لائے آپ نے اونکو تترسو تین قرآن کی سکھایا
اور اونہوں نے سب کافروں کے سامنے پکارت کے قرآن پڑھا
اور کافروں نے اونکو مارا۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ جو مسعود
کے بیٹے ہیں حضرت عمرؓ سے پہلے ایمان لائے اونکے ایمان لانیکا سبب یہہ ہوا کہ جناب
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر عبداللہ کے پاس گئے اور وہ بکریاں چراتے
تھے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر نے اونسے دودھ مانگا اور انہوں نے
عرض کیا کہ میں امانت دار ہوں تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی بکری کو
پکڑا جس پر نہین کو داتا تھا آپ نے اس کے پاؤں اندر ہے پہر دوہا اور پہر یا اور حضرت ابوبکر کو بلایا یہر
تہن سے فرمایا کہ سمٹ جاوہ سمٹ گیا عبداللہ نے عرض کیا کہ مجھ کو کچھ سکھلائے اس پاکیزہ
کلام سے آپ بول تو ارکا سکھلایا جو اسے عبداللہ کہتے ہیں کہ پہر مینے جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے منہ سے تترسو تین سکھیں اس میں سعد فرماتے ہیں کہ ہم کو خبر دی عنان
نے جو مسلمان کے بیٹے کہا کہ تم سے کہا حاد نے جو سلمہ کے بیٹے وہ عاصم سے جو ابوالنخود کے
بیٹے اور وہ زرارہ سے جو جیش کے بیٹے وہ عبداللہ سے جو مسعود کے بیٹے اور انہوں نے
فرمایا کہ میں نوجوان ارکا تھا ابو محیط کے بیٹے عقبہ کی بکریاں چراتا تھا جناب پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے اور دونوں نے فرمایا کہ اسے لڑکے تیرے پاس
 دودھ ہے کہ تو پکھولیا دے میں نے کہا میں امانت دار ہوں میں نہ ٹکونہیں بلکہ وہ لکاتب حضرت
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کوئی پٹھیا ہے جس پر نہ کو دوا ہو میں بولا ہاں میں
 وہ پٹھیا لادی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پانچوں باندھے اور تین پر ہاتھ پیرا
 اور دعا کی تین میں دودھ بہ گیا پھر حضرت ابوبکر ایک تپہ گر پڑے لائے اپنے اوسمیں دوا
 پھر آگے وہی مطلب ہے اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے یحییٰ سے جو عروہ کے بیٹے
 وہ اپنے باپ سے وہ ابن مسعود سے کہ بعد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں سب سے
 پہلے انہوں نے کعبہ کے پاس قرآن پکار کر پڑھا اور قریشی لوگ اپنی مجلسوں میں تھے انہوں
 نے سورہ رحمن پڑھی اور کافروں نے اڑھک اڑھک اڑھک مارا۔ اب یہہ ذکر ہے کہ جناب
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ آپ پر ایمان
 لائے پھر حضرت عمرؓ نے جب قرآن کی سورتیں دیکھیں اور نئے
 دل پر دہشت چھا گئی جب یہہ تاثیر قرآن کی اپنے دل پر دیکھی
 اور سیوفت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے
 اور آپ پر اور قرآن پر ایمان لائے ان دونوں نے ایمان لایا
 کافروں کی پیٹھ ٹوٹ گئی اللہ اور دونوں سے راضی
 رہے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو
 حضرت جبریلؑ کی صورت بھی دکھلا دی اللہ ان سے راضی
 رہے۔ ابو نعیم نے دلائل میں اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی
 ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حمزہ مجھ سے تین دن پہلے ایمان لائے میں مسجد کی طرف نکلا
 ابو جہل حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑا کہ آپ سے سخت کلام کرے حضرت حمزہ کو
 خبر ہوئی اپنی کمان لیکر مسجد کی طرف چلے قریشیوں کی اوس مجلس کی طرف آئے جس میں ابو جہل

تھا اپنی کمان بڑیک لگا کر ابو جہل کے سامنے کھڑے ہوئے ابو جہل نے دیکھا اس کے چہرہ پر
 غصہ تھا یا بولا تلمو کیا ہوا ہے عمارہ کے باب اپنے کمان اوٹھا کر اوسکی گونگی پر مارا اور
 رگ کو کاٹنے والا اور خون بہنے لگا قریشیوں نے دنگے کے خوف سے صلح کر لی اور اللہ کے
 رسول اللہ اور پیروں پر دیکھئے اور سلامت رکھے ارقم مخزومی کے گہر میں چھپے ہوئے تھے حضرت
 حمزہ چلے گئے اور ایمان لائے پہر تین دن کے بعد میں نکلا اس روایت میں اس کے بعد حضرت
 عمرؓ نے اپنے ایمان لانیکا قصہ بیان کیا اسکے آخر میں یوں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کلہ گداسی کا
 پٹہ ماہر اوس گہر کے لوگوں نے اس طرح سے اللہ اکبر کہا کہ مسجد والوں نے سنا میں نے کہا
 یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں آپ بولے کیوں نہیں میں نے کہا یہ جہاں کا اسطے
 یہ ہم دو قطارین بن کر ہر ایک قطار میں میں تھا اور دوسری قطار میں حمزہ تھے یہاں
 تک کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے قریشیوں نے مجھ کو اور حمزہ کو دیکھا اون کو بہت شدت
 سے غم ہوا ابن سعد طبقات میں فرماتے ہیں کہ مجھ کو خبر دی موسیٰ نے جو اسمعیل کے بیٹے
 کہا کہ ہم سے فرمایا حمزہ نے جو سلمہ کے بیٹے وہ عمار سے جواب دے عمار کے بیٹے کہ حمزہ جو عبد المطلب
 کے بیٹے ہیں اونہوں نے حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجھے جبریلؑ کو دکھا
 دیجئے اونکی صورتیں آپ نے فرمایا تم اونکو نہیں دیکھ سکو گے فرمایا ہاں لیکن میں دیکھو
 آپ نے فرمایا تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہو یہ ایک لکڑی جو کعبہ میں تھی کہ کافر لوگ جب کعبہ کا
 طواف کرتے تھے اس پر سے کپڑے رکھ دیتے تھے اوس لکڑی کے اوپر حضرت جبریلؑ اور
 اپنے فرمایا اپنی نگاہ اوٹھا و اونہوں نے دیکھا تو اوسکے دونوں قدم سبز زرد کی طرح پر
 تھے سو حضرت حمزہ غش کہا کہ گر بڑے ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ صواعق محرقہ میں
 لکھتے ہیں کہ ترمذی نے ابن عمرؓ تک اور طبرانی نے ابن مسعودؓ اور انسؓ تک سند پہنچائی
 کہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا اللہ عزت وے اسلام کو اوسکے ہاتھوں جو ان دنوں
 مرد و عین تیرا بہت پیارا ہو عمر کے ہاتھوں جو خطاب کا بیٹا ہے یا ابو جہل کے ہاتھوں جو ہشام

کا بیٹا ہے ذہبی نے کہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سے چھابرس تھا
 حضرت عمر ایمان لائے اونسے پہلے چالیس یا پینتالیس مرد اور گیارہ یا تین عورتیں
 ایمان لایں انہیں امام احمد نے حضرت عمر تک سند پہنچائی کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں
 نیکو اللہ کے رسول کو سنانیکے لئے اللہ نیرود و دہیجے اور سلامت رکھے آپ مجھے پہلے
 مسجد تک پہنچ چکے تھے میں آپکے پیچھے کھڑا ہوا آپ نے سورہ الحاقہ شروع کی میں نے
 قرآن کی ترکیب سے تعجب کرنا شروع کیا اور میں نے کہا قسم اللہ کی یہ معاذ اللہ شاعر ہے یا
 کہ قرشی لوگ کہتے ہیں یہ آپ نے پڑھا اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيْمٍ وَمَا هُوَ يَقُولُ شَاعِرٌ
 فَلَوْلَا مَا تَوْفِئُوْنَ ۚ یعنی اللہ فرماتا ہے کہ بیشک یہہ کہا ہوا ہے پیغام پہنچا نوالے غرت
 والیکا یعنی جبریل نے اللہ کی طرف سے یہہ پیغام پہنچایا ہے اور ہمیں وہ کہا ہوا شاعر کا تم پڑھا
 یقین لائے ہو یہ میرے ولیمین اسلام آن پڑا خوب اچھی طرح سے یعنی دل کو بہت اچھا
 لگا اور امام ابو العباس اور حاکم اور بیہقی نے حضرت انس تک سند پہنچائی انہوں نے کہا کہ
 حضرت عمر لو اسگئے میں ڈالے ہوئے نیکو قوم زہرہ میں کا ایک مرد ملا اوسنے کہا اے عمر
 کہا نکا ارادہ ہے کہا ملیر ارادہ ہے کہ معاذ اللہ محمد کو مارا دلوان وہ بولا کہ ہاشم کی اولاد میں اور
 زہرہ کی اولاد میں کیونکر بے ڈر ہو گے جب محمد کو مارا دلوان گے یہہ بولے میں دیکھتا ہوں اور
 کچھہ ہمیں تو بے دین ہو گیا اوسنے کہا میں نکو تعجب کی بات نہ بتا دوں تمہارے بہنوئی
 اور بہن بیدین ہو گئے اور انہوں نے تمہارا دین چھوڑ دیا تم چلے اور ان دونوں پاس
 آئے اور انکے پاس حضرت خباب تھے جب انہوں نے عمر کی آہٹ سنی کہہ کے انذر
 چہرے سے یہہ انذر گئے اور کہا یہہ آواز کیسی تھی اور وہ لوگ سورہ طہ پڑھ رہے تھے وہ دونوں
 بولے کچھہ اور نہ تھا ہم کچھہ بات آپس میں کر رہے تھے کہا شاید تم دونوں بیدین ہو گئے تب انکے
 بہنوئی نے کہا اے عمر اگر تمہارے دین کے سوا اور دین سچا ہو تب عمر انکے اوپر کود پڑے
 اور انکو بہت شدت سے کچلا تب انکی بہن آئیں کہ اپنے شوہر سے انکو ہٹا دین انکو اپنے

ہاتھ کو ایسا منجھ مارا کہ اس کے چہرے سے خون بہنے لگا وہ عصۃ من اگر بولیں تمہارے دین کے
 سوا دوسرا دین سچا ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور بیشک محمد
 اُس کے بندے ہیں اور اُس کے پیغام پہنچانے والے ہیں تب حضرت عمرؓ بولے کہ مجھ کو وہ کتاب
 دو جو تمہارے پاس ہے کہ میں اس کو سیکھوں اور حضرت عمرؓ لکھا ہوا پڑھ لیتے تھے اونکی بہن
 بولیں تم تو ناپاک ہو اور اس کو وہی لوگ چھوٹے ہیں جو پاک کئے ہوئے ہیں تم اوٹھو اور
 نہاؤ یا وضو کرو تب وہ اوٹھے اور وضو کیا پھر کتاب کو لیا اور طے کوٹھڑیا ہاتھ کے اس
 آیت تک پہنچا اِثْنِیْ اَنَّا لِلّٰہِ اَکْبَرُ اَلَا اَنَّا عِبْدُہٗ وَ اَرْقَمُ الصَّلٰوۃُ لِذِکْرِہٖ یعنی
 اللہ فرماتا ہے کہ میں تو میں ہی اللہ ہوں نہیں کوئی مالک میرے سوا سو بوجھ مجھ کو اور قائم کر
 نماز کو میری یاد کے واسطے تب حضرت عمرؓ بولے کہ مجھ کو بتاؤ محمد کہاں ہیں جب حضرت
 حُجَّاب نے اونکا یہ قول سنا نکلے اور بولے اے عمر خوش ہو کہ مجھ کو امید ہے کہ اللہ کے رسول
 نے اللہ کو نپردرد بھیجا اور سلامت رکھے مجھ کی شبکو جو دعا کی تھی وہ تمہیں ہو کہ یا اللہ
 غرت دے اسلام کو عمر سے جو خطاب کا بیٹا ہے یا عمر دے جو ہشام کا بیٹا اور اللہ کے
 رسول اللہ کو نپردرد بھیجے اور سلامت رکھے اوس گہر کے اندر تھے جو صفایا ہٹا کی جڑ میں
 تھا پھر حضرت عمرؓ چلے یہاں تک کہ اوس گہر میں آئے اور اُس کے دروازہ پر حضرت حمزہؓ اور طلحہؓ
 اور کچھ اور لوگ تھے حضرت حمزہؓ بولے یہ عمر ہے اگر اللہ اُس کے ساتھ بہتری چاہے گی تو
 وہ ایمان لائیگا اور اگر کچھ اور ہوگا تو اُس کا مار ڈالنا ہم پر آسان ہے اور حضرت نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم گہر کے اندر تھے ان پر پیغام اللہ کا اتر رہا تھا پھر آپؐ نکلے یہاں تک کہ عمر کے پاس
 آئے اور اُن کے کپڑے کے کونوں کو اکٹھا کر کے تلوار کے پرتے سمیت پکڑ لیا اور فرمایا تو باز
 آئیو لا نہیں سچا ہے عمر یہاں تک کہ اللہ تجھ پر اتارے رسوائی اور غلاب جیسا آوارہ لید پر جو
 مغیرہ کا بیٹا تھا تب حضرت عمرؓ بولے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی مالک سوا اللہ
 کے اور بیشک آپؐ بندے ہیں اللہ کے اور پیغام پہنچانے والے اُس کے امام زرقانی

لکھتے ہیں کہ یونس کی روایت میں ابن اسحاق سے یونس ہے کہ سورہ طہ کے ساتھ اِذَا
 الشَّمْسُ كُوَّتَتْ یہی تھی اور حضرت عمرؓ نے اسکو پڑھا یہاں تک پہنچے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا
 أَحْضَرَتْ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ مسلمان ہو چکی تھیں
 اور وہ سعید کے نکاح میں تھیں جو زید کے بیٹے اور وہ بھی مسلمان ہو چکے تھے اور حضرت
 عمرؓ سے اپنے اسلام کو چپاتے تھے اور جناب جوارث کے بیٹے تھے فاطمہ کے پاس آیا
 جایا کرتے تھے اور کموثران پڑھاتے تھے حضرت عمرؓ ایک دن گلومین تلوڑا لکرنے آئے
 لوگوں نے کہا تھا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفیق صفا کے پاس ایک
 گہرین صبح میں قریب چالیس شخص کے مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں اور حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے چچا حمزہ ہیں اور ابوبکر اور علی ہیں اور کچھ اور مسلمان مرد و
 عورت کے ساتھ ہیں میں رہے ہیں اور حش کی طرف نہیں نکلے پہر لگے وہی قصہ ہے
 کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ہاتھ میں لیں کہ حضرت عمرؓ غسل کیا اور برق لیکر سورہ طہ پڑھا اور میں نے حضرت
 عمرؓ کو لایا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اوس گہرا لون کو معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ مسلمان
 ہوئے پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اوس جگہ سے جدا ہوا ہو گئے چلے گئے
 اور انکا جی مضبوط تھا کہ حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے اور حضرت حمزہ بھی مسلمان ہو چکے
 تھے اور سب نے جانا کہ یہہ دونوں جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دیکھے اور دشمنوں
 سے بدلائیکے اور انکا ہنر اور طہرانی اور ابو نعیم نے اور بیہقی نے دلائل میں اسلام تک سند
 پہنچائی کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے عمرؓ نے مجھے کہا کہ میں سب لوگوں سے زیادہ سختی کرتا
 تھا اللہ کے رسول پر اللہ ان پر درود بھیجے اور سلامت رکھے سو اس صبح میں کہ میں ایک
 گرمی کے دن میں دوپہر کے وقت مکہ کے ایک رستہ میں تھا کہ ایک مرد مجھے ملا دھنسنے لگا
 تعجب سے تمیر لے بیٹھے خطاب کے تم تو کہتے ہو کہ تم ایسے اور تم ایسے اور تمہارے گہر کے اندر
 یہہ حالہ داخل ہو چکا میں بولا وہ کیا ہے کہا تمہاری بہن مسلمان ہو گئیں تب میں غصہ

میں بہر ہوا تو مایہا تنک کہ میں نے دروازہ کھڑکایا کسی نے کہا یہہہ کون ہے میں بولا عمرو
 سب جلدی سے چپ رہے اور وہ ایک کتاب پڑھ رہے تھے جو ان کے آگے تھی او سکو
 چوڑ گئے یا بھول گئے اور میری بہن دروازہ کھولنے کو اٹھیں میں نے کہا اے دشمن اپنی
 جان کی تو بیدار ہو گئی اور میرے ہاتھ میں ایک چیز تھی وہ اونکی سر یا سی کہ خون بہہ
 لگا اور وہ زخم لگیں اور بولیں اے خطاب کہ بیٹے جو تجھ کو کڑا ہو سو کر میں تو مسلمان ہو گئی
 اور میں اندر گیا مایہا تنک کہ چار پائی پر بیٹھا اور میں نے اس کتاب کو دیکھا میں نے
 کہا یہہہ کیا ہے مجھ کو اٹھا دے وہ بولیں تم اس کے لوگوں سے میں نہیں ہوں تم تو یا پاک
 کا غسل نہیں کرتے ہو اور یہہہ ایسی کتاب ہے کہ اس کو نہیں چھوئے میں مگر وہی جو پاک
 کے ہوئے میں پھر میں یہا تنک کہتا رہا کہ انہوں نے مجھے وہ کتاب اٹھا دے میرے
 او سکو کہو لا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں لکھا ہے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** سو جب
 میں نے اللہ کے نام کو دیکھا میں اس سے ڈر گیا تو میں نے وہ کتاب ڈال دی پھر میرا
 جی ٹھہرا میں نے او سکو اٹھا لیا کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں لکھا ہے **سَبَّحَ اللّٰهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ** یعنی پاکی بولتے ہیں اللہ کی جتنی چیزیں ہیں آسمانوں اور زمین
 میں پھر میں دشت میں آگیا اور میں یہا تنک پڑھا کہ **اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ** یعنی ایمان
 لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر تب میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی مالک
 سوا اللہ کے تب وہ لوگ جلدی سے میری طرف نکلے اور بولے اللہ اکبر اور بولے تم خوش
 ہو کہ اللہ کے رسول نے اللہ کو درود بھیجا اور سلامت رکھے پیر کے دن دعا مانگو
 تھی کہ یا اللہ غرت دی اسلام کو اس کے ہاتھوں جو ان دنوں مردوں میں تیرا بہت پیارا
 ہے یا ابو جہل کے ہاتھوں اور یا عمرؓ کے ہاتھوں اور انہوں نے مجھ کو بتایا کہ حضرت
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کہر میں میں صفا پہاڑ کے نیچے میں نکلا مایہا تنک کہ میں نے
 دروازہ کھڑکایا لوگ بولے کون ہے میں نے کہا خطاب کا بیٹا اور ان کو معلوم تھا کہ اللہ کے رسول

پر اللہ اور پیروں کے اور بھیجے اور سلامت رکھے میں بہت سختی کرتا ہوں پہر کوئی دروازہ کھولنے
 پر دلیری نہ کر سکا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ اوسکے لئے دروازہ کھول دو تب اونہوں نے
 کھولا اور ایک مرد نے میرا بازو پکڑا یہاں تک کہ مجھ کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس حاضر کیا آپ نے فرمایا کہ اوسکو چوڑو پیڑ آپ نے میرے کرتے کے کونے اکھٹے
 کر کے پکڑے اور مجھ کو اپنی طرف کہنچ لیا فرمایا اسلام لا اے خطاب کے بیٹے یا اللہ اوسکو
 ہدایت دے پہر میں نے گو اسی دسی پہر مسلمانوں نے اس طرح اللہ کر کہا کہ مکہ کے رتنوں
 میں لوگوں نے سنا اور لوگ چہیے ہوئے تھے پہر جب میں چاہتا تھا کہ کسی کو دیکھوں
 کہ اوسپر مار پڑتی ہے اور وہ مارتا ہے تو میں دیکھ لیتا اور یہ مصیبت مجھ پر ابھی نہ تھی تو
 میں اپنے نامو یعنی ابو جہل کے پاس آیا اور وہ سردار تھا میں نے دروازہ کھڑکایا وہ بولا
 یہہ کون ہے میں نے کہا خطاب کا بیٹا اور میں مسلمان ہو گیا وہ بولا ایسا مت کہ پہر وہ
 اندر گیا اور میں اندر جانے نہیں پایا کہ اوسنے دروازہ بند کر لیا تب میں نے کہا یہہ تو کچھ
 بھی نہ ہو پہر میں قرشیوں میں کے ایک بڑے سردار کے پاس گیا میں نے اوسکو پکارا
 وہ نکلا میں نے اوسپر حرجی بات کہی جو اپنے نامو سے کہی تھی اوسنے مجھ سے دسی
 بات کہی جیسے میرے نامو نے کہی اور اندر گیا اور میں اندر جانے نہیں پایا کہ دروازہ
 بند کر لیا میں نے کہا کہ یہہ تو کچھ نہوا سب مسلمانوں پر مار پڑتی ہے اور مجھ پر ابھی نہیں پڑتی تب
 مجھے ایک مرد نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے اسلام کی سبکو خبر ہو جاوے میں بولا ہاں
 اوسنے کہا جب لوگ حطیم میں بیٹھیں تب تم فلاںے مرد کے پاس جاؤ کہ وہ یہید نہیں
 چھپاتا تم اوس سے چپکے کہو کہ میں مسلمان ہو گیا وہ یہید بہت کم چھپاتا ہے پہر میں
 آیا اور لوگ حطیم میں جمع تھے میں نے اوس سے چپکے کہہا کہ میں مسلمان ہو گیا وہ بولا
 تو ذرا کیا میں نے ہاں سنی بہت بلند آواز سے پکار کر کہا کہ خطاب کا بیٹا مسلمان ہو گیا وہ سب میرے طرف
 پہر میں اوسکو مارتا رہا اور وہ مجھ کو مارتے رہے اور لوگ میرے اوپر جھم ہو گئے میرے

مانوئے کہا کہ یہہ جوابو کیسا ہے لوگ بولے کہ عمر مسلمان ہو گئے وہ عظیم رکڑا ہوا اور استیضہ
 سے اشارہ کیا کہ خبردار ہو کہ میں نے اپنے بہانے کو پناہ دی تب وہ لوگ میرے پاس سے
 ہٹ گئے پھر جب میں چاہتا تھا کہ کسی مسلمان پر یاڑتی اور اسکو مارے دیکھوں تو میز
 دیکھ لیتا تھا میں نے کہا کہ یہہ کچھ بات نہیں جب تک مجھ پر یاڑ پڑے میں اپنے مامو
 پاس آیا اور میں نے کہا تیرے پناہ تیرے اوپر میں نے پہر دی پہر مجھ پر یاڑتی رہی اور میں
 مارتا رہا یہاں تک کہ اللہ نے اسلام کو غالب کیا۔ بزرگوار اور جاگم نے ابن عباس
 تک سند پہنچائی اور حاکم نے سند کو صحیح کہا کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے کافروں
 نے کہا کہ آج ان لوگوں نے ہم سے بدلایا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ یعنی بے نبی ٹکوک فایت
 ہے اللہ اور جو لوگ تیرے تابع ہوئے ہیں ایمان والے امام بخاری فرماتے
 ہیں کہ ہم نے فرمایا محمدؐ نے جو کثیر کے بیٹے ادھون نے کہا کہ ہکو خبر دینی سفیان نے
 ادھون نے روایت کی اسماعیل سے جوابو خالد کے بیٹے وہ قیس سے جوابو حازم کے
 بیٹے ادھون نے عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹے ادھون نے فرمایا کہ ہمیشہ ہم غالب
 رہے جب سے حضرت عمرؓ ایمان لائے اس سے عد نے ادھون نے عبد اللہ سے روایت
 کی جو مسعود کے بیٹے ادھون نے فرمایا کہ ہم نے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم اللہ کے گھر
 ملک پہنچ نہیں سکتے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ ایمان لائے اور کافروں سے لڑے یہاں تک
 کہ ادھون نے ہمارے چہرہ چھو دیا اور ابن سعد نے شہید سے روایت کی ادھون نے
 فرمایا کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے اور ہم اللہ کے گھر آئے اس وقت ہم باہر سے آئے اور ہم اللہ کے گھر آئے
 پہرے امین اسحاق نے فرمایا کہ عبد اللہ جو مسعود کے بیٹے ہیں وہ فرماتے ہیں
 کہ ہم کعبہ کے پاس نماز نہیں پڑھ سکتے تھے جب حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے کافروں
 سے لڑے اور کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ہم نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ۔

استیعاب میں ہے کہ اللہ کے پیغام لکھنے والوں میں مین ابوبکر اور عمر اور عثمان
اور علی الدان سب کے راضی ہے یعنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن کو
آیتیں اورتی تھیں آپ لکھنے والوں سے لکھوا لیتے تھے اور نہین لوگوں میں سے
یہ بھی مین الدان سب کے راضی ہے انہوں نے بھی لکھا ہے اب یہ کہ
ہے کہ ہامہ جو ابلیس کے لغتے شیطان کے روئے تھے وہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور ایمان
لائے آپ نے ان کو کئی سو رنگ قرآن کی سکھلا مین اللہ
اوسنے راضی رہے۔ مولانا جلال الدین سیوطی لکھی
مصنوعہ میں لکھتے ہیں کہ عقلی نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی نے جو عبد العزیز کے بیٹے
کہا کہ بیان کیا ہے اسحاق کاہلی نے جو بشر کے بیٹے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابو معشر نے
وہ نافع سے جو عمر کثیری وہ حضرت عمر سے انہوں نے کہا اس پیغم میں کہ ہم اللہ کے
رسول کے ساتھ اللہ اور پیروذ ہے اور سلامت رکھے تھا کہ پہاڑوں میں سے
ایک پہاڑ پر بیٹھے تھے ایک ایک آیا ایک بوڑھا اوسکے ہاتھ میں ایک عصا تھا اوسنے
سلام کہا اللہ کے رسول پر اللہ اور پیروذ ہے اور سلامت رکھے آپ نے اوسکے سلام
کا جواب دیا اور فرمایا کہ آواز جن کی ہے اور انکا گنگنا ہے تو کون ہے وہ بولا کہ میں
ہامہ ہوں بیٹیا ہم کا وہ بیٹا لاقیس کا وہ بیٹا ابلیس کا آپ نے فرمایا اور نہین سے تیرے
پیغم میں اور ابلیس کے پیغم میں گرو باب وہ بولا مان آپ نے فرمایا ہر کتنا زمانہ بچہ گذرا
وہ بولا کہ میں نے فنا کی ساری عمر دنیا کی مگر تھوڑی سی فرمایا اسی پر سے تو بوجہ
میں لٹکا تھا چذیر کا جب میں باقین سمجھتا تھا اور ٹیلوں پر گزرتا تھا اور حکم کرتا تھا
انا ج کے بگاڑنیکا اور شتون کے کاٹنے کا تب اللہ کے رسول نے اللہ پر
دروذ پیچے اور سلامت رکھے یوں فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی باقی رہنے کی برا ہے

کام اس بڑے مرغ دار کا یا جو ان الزام اوٹھانے والے کا وہ بلا میں توبہ کرنا اور
 اللہ کی طرف بیشک میں رہا ہوں حضرت نوح کے ساتھ انکی مسجد میں اون لوگوں
 کے ساتھ جو ایمان لائے تھے انکی قوم میں سے پہر میں ہٹ کر تاربا اسپر کے لئے اس
 بات پر کہ وہ انہوں نے اپنی قوم کو کیوں بد دعا دی یہاں تک کہ وہ ان پر روئے اور مجھے
 بھی رو لایا اور فرمایا بے شبہ میں اس بات پر شر مندہ ہونے والوں میں سے ہوں
 اور نہ لیتا ہوں اللہ کی اس سے کہ میں ناوا نون میں سے ہوں میں نے کہا اے
 نوح میں اون لوگوں میں سے ہوں جو شرک ہوئے اور نکجیت کے خون میں
 جو ہا بیل تھا آدم کا بیٹا پہر سلا آپ پاتے ہیں میرے لئے توبہ اپنے رب کی اس
 فرمایا اے مام ارادہ کریں گی کا اور کراؤ سکو حسرت اور مذمت کے پہلے بیشک میں نے
 ہے اوس کلام میں جو اللہ نے مجھ پر اتارا کہ جو بندہ اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے اوسکا
 گناہ جہاں تک پہونچا ہوا اللہ اوپر رجوع ہوتا ہے تو اوٹھ اور وضو کر اور اللہ کے لئے
 دو سحرے کر پہر مینے اسی وقت یہہ کیا جیسا مجھ کو حکم ہوا اور انہوں نے مجھ کو پکارا کہ
 اپنا سر اوٹھاتیری تو آسمان سے اتری پہر میں اللہ کے لئے سجدے میں گرا اور سنا
 ہوں میں حضرت ہود کے ساتھ انکی مسجد میں اون لوگوں کے ساتھ جو انکی قوم
 میں سے ایمان لائے تھے پہر ہمیشہ میں اوتھے ہٹ کر تاربا اسپر کے لئے انہوں نے اپنی
 قوم کو کیوں بد دعا دی یہاں تک کہ وہ ان پر روئے اور مجھ کو رو لایا اور فرمایا بے شبہ میں
 اس بات پر شر مندہ ہوں والو میں ہوں اور نہ لیتا ہوں اللہ کی اس سے کہ ناوا نون میں
 سے ہو جاؤں اور رہا ہوں میں حضرت صالح کے ساتھ انکی مسجد میں اون لوگوں
 کے ساتھ جو انکی قوم میں سے ایمان لائے تھے پہر میں ہمیشہ اوتھے ہٹ کر تاربا
 اسپر کے لئے انہوں نے اپنی قوم کو بد دعا کیوں دی یہاں تک کہ وہ ان پر روئے اور مجھ کو
 رو لایا اور مجھ کو بہت ملاقات تھی حضرت یعقوب سے اور رہا ہوں میں حضرت یوسف

کی ساتھ مضبوط جگہ میں اور میں ملتا تھا حضرت الیاس سنی میدانوں میں اور میں ایسی ہی
 اولیٰ ملتا ہوں اور میں ملا ہوں حضرت موسیٰ سنی جو عمران کے بیٹی اور ہوں نے
 مجھ کو توراۃ میں ہی کچھ سکھلایا اور فرمایا اگر تو ملی عیسیٰ ہی جو مریم کے بیٹی تو اوکو میری طرف سے
 سلام کہنا اور بیشک میں ملا حضرت عیسیٰ ہی جو مریم کے بیٹی پہر حضرت موسیٰ کی طرف سے
 اوکو سلام پہنچایا اور بیشک حضرت عیسیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ملی تو اوکو میری طرف سے سلام کہنا تب اللہ کی رسول نے اللہ اوپر درود بھیجی اور
 اور سلامت رکھی اپنی آنکھوں سے آنسو بہائی اور روئی پہر فرمایا عیسیٰ پر سلام ہو
 جب تک دنیا رہی اور پھر سلام اسی ہامہ تیری امانت ادا کرنے پر وہ بولا ای
 پیغام پہنچانی والی اللہ کے مجھ پر وہ مہربانی کیجی جو مہربانی حضرت موسیٰ نے مجھ پر فرمائی
 انہوں نے مجھ کو کچھ توراۃ سکھائی تب اللہ کی رسول نے اللہ اوپر درود بھیجی اور
 سلامت رکھی اوکو سکھلایا سورۃ والمرسلات اور نعم یتاؤنوں اور اذلت الشمس کورت
 اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل هو اللہ احد اور فرمایا ہمارے
 پاس اپنی حاجت لایا کیجی اسی ہامہ اور ہماری ملاقات مت چھوڑو پہر اللہ کے
 رسول اللہ اوپر درود بھیجی اور سلامت رکھی دنیا سے اب ہٹا لی گئی اور آپ نے
 اس کی میری خبر کو نہیں دی عقلی نے دوسری سن دیوں پہنچائی کہ ہم سے فرمایا
 محمد نے جو موسیٰ کے بیٹی کہا کہ ہسی فرمایا محمد نے جو صالح کے بیٹی انہوں نے روایت
 کی محمد انصاری سے جو عبد اللہ کے بیٹی کہا کہ ہسی فرمایا مالک نے جو دینار کی بیٹی
 ایسا ہی لکھا ہی اوکو عقلی نے اور ابن عساکر
 نے اپنی تاریخ میں عقلی تک سند پہنچا کر لکھا ہی
 بیٹی ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں ساتھ تھا اللہ کی رسول کی اللہ اوپر درود بھیجی
 اور سلامت رکھی اور آپ نے کی پہر ان سے نکلتی تھی ایک ایک ایک بوڈا آیا آگے دجی

وہی قصہ ہی آئین یون ہی کہ ادنیٰ کہا کہ میں کہا گیا عمر دنیا کی مگر تھوڑی سی مگر بڑی عزیز
 نایل ٹاری گئی میں اوند نو میں لڑکا تھا چند برس کا چلتا تھا ٹیلون پر اور شکار کرتا تھا
 اور آدمیوں کی سیح میں لڑائی ڈالتا تھا اور انکو آپس میں ہکا دیتا تھا ہر اس بیڑا
 میں یہ بھی ہی کہ تین ماہوں حضرت ابراہیم ساتھ جو اللہ کے خالص دوست تھے جب
 اک میں ڈالی گئی میں انکی سیح میں اور گوپن کی سیح میں تھا میرا شک کہ اللہ نے
 انکو اس سے نکالا ہر یون ہی کہ حضرت عیسیٰ فی عجیبی فرمایا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم سے ملی تو میری طرف سے انکو سلام کہنا اسی پیغام پہنچانی والی اللہ کے
 میں نے پہنچا دیا اور میں آپ پر ایمان لایا تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ عیسیٰ پر سلام ہو اور تجھ پر ایسا تیری کیا حاجت ہی وہ بولا کہ حضرت سی
 نے مجھ کو توراہ سکھائی اور حضرت عیسیٰ فی عجیبی نے مجھ کو انجیل سکھائی اب آپ مجھ کو قرآن
 سکھائی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہر اللہ کی رسول نے اللہ اور میرے درود بھیجی اور
 سلامت کہی اسکو دس سو تین سکھائیں اور آپ دینا سے اور ہالسی گئی جب تک
 آپ نے سکھوا سکھی مرنیکی خبر نہیں پہنچائی اور میں یہی دیکھتا ہوں کہ وہ زندہ کا فائدہ
 عقیل کو یہ حدیث دوسند دینی پہنچی اگرچہ یہ دونوں ستین معتبر نہیں مگر اور لوگوں
 نے اور سندین پائیں حدیث والوں کا قاعدہ ہی کہ جو حدیث بے اعتبار آدمیوں کی
 سنتی ہیں انکو بھی لکھ لیتی ہیں اور لکھتی ہیں کہ یہ لوگ معتبر نہیں مطلب یہ ہوتا کہ اور لوگ
 اسکو تلاش کریں شاید کوئی اور گواہ معتبر پہنچ جاوی اور بات تحقیق ہو جاوی الہی
 اون لوگوں پر رحمت کا مہر برسا جنہوں نے تیری رسول پاک کی ایک ایک
 بات کے واسطی کسی کسی مختین اور ہائیں کہاں کہاں ہی دھونڈ دھونڈ کر پتی لگا
 سولانا میوٹی لکھتی ہیں کہ ابن جوزی نے لکھا ہی کہ اسحاق کابی جو بشار کا بیٹا ہی
 وہ تو سبکی نزدیک جہاں ہے حدیثیں دے جو لیا کرتا ہی اور ابو سلمہ معتبر

لوگ رنسیہ باتیں نقل کرتا ہی جو اونکی کہی ہو نہیں اسکی بات کو سند پڑنا نہیں رہا ہے
 حقیقی فی کہا کہ دونو سندین ثابت نہیں اور اس بات کی اصل نہیں مولانا فرماتی ہیں
 کہ ہی طرح کہا ہی میزان میں کہ یہ دونو سندونسی ٹھیک نہیں اور گمان ایمن
 اسحاق کا بی پر ہے باوجود اس کی کہ عبد العزیز جو بحیرہ کا بیٹا ہی او سکو ہی
 حدیث والوں نے جو روایا ہی اونسی ہی یہ مقدمہ بہت طولی ابو معشر کی زبان
 نقل کیا ہی کہا اور اس حدیث کو بہتی نے دلائل میں ایک اور سند سی روایت
 کیا ہی اور کہا ہی کہ ہسی فرمایا محمد علوی نے جو حسن کی بیٹی وہ بیٹی داود کے
 کہا کہ ہسی فرمایا نصر کے باپ محمد نے جو حمدویہ کے بیٹی مرو کے رہنی والی کہا کہ ہسی
 کہا عبد اللہ نے جو حمد کی بیٹی جو امل کی بیٹی والی کہا کہ ہسی فرمایا محمد نے جو ابو معشر
 کے بیٹی کہا کہ محمد خبر دی میری باب فی پیر او سکو ذکر کیا طولی فرمایا حافظ بن
 حجر نے سامن کہ جب ابو معشر کا بیٹا جسکا نام محمد ہی اونسی ہی کا بی کا ساتھ
 دیا ہی پیر کا بی پر یہ گمان کیونکر ہو سکتا ہی کہ اونسی دے جو روایا سو گمان
 ابو معشر کے او پر ہی تمام ہوئی اونکی بات اور بہتی نے اس حدیث کو لکھ کر
 فرمایا ہی کہ ابو معشر سی بڑی بڑی لوگوں نے روایت لی ہی مگر حدیث والوں نے
 لی او کچھ گچا کہا ہی اور ایک اور سند سی ہی روایت کی گئی ہی کہ یہ دسی
 زیادہ قوی ہی تمام ہوا قول بہتی کا اور اسکی ایک اور سند ہی ابو نعیم نے
 دلائل میں اسکی سند عطاء خراسانی تک پہنچائی وہ ابن عباس سی وہ حضرت
 عمر فارسی اور عبد اللہ جو امام احمد کے بیٹی ہیں انہوں نے زیادہ کی زیادات میں
 اور شیرازی نے کتاب میں از ابن مردویہ نے تفسیر میں ان سبوں نے
 ابو سلمہ انصاری تک سند پہنچائی اونکی سند حضرت انس تک پہنچی اور ایک
 دوسری سند ہی کہ او میں ابو سلمہ بنیر ابو نعیم نے دلائل میں اسکی سند

تک پہنچائی جو ابو الزرقا کی بیٹی سوصل کی بیٹی دالی وہ عیسیٰ جو طہمان کی بیٹی
 وہ حضرت انس رضی عنہ سے جناح قط ابن حجر عسقلانی نے صحابہ میں لکھا ہے کہ اسکو
 روایت کیا جعفر ستغفری نے صحابہ میں اور سحاق بن جعفری نے جو ابراہیم کی بیٹی
 ادھون نے محض کے باب حکم تک سند پہنچائی جو عمار کی بیٹی وہ زہری سے
 وہ سعید سی جو سیب کی بیٹی کہا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بہت طولی اور سکا
 ذکر کیا اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ اسے فی کہا کہ میری اور پرانے نزار چار سو بائیس برس
 گزری ہیں اور وجدن قابیل فی ہابیل کو قتل کیا اور سن میں لڑکا تھا اور اس
 روایت میں یہ ہے ہی کہ وہ جن جنہوں فی قرآن سنا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پیچھے نماز پڑھی وہ تہتر ہزار تھی کہا ابن حجر نے اور سکی ایک اور سند ہے
 جو عبد الحمید جندی تک پہنچی ہے جو عمر کے بیٹی ادھون فی مشہل سی جو حجاج کی
 بیٹی وہ طاووسؓ وہ ابن عباس سی وہ حضرت عمر رضی بہت طولی ساتھ اور اسکو
 روایت کیا ہے فاکہی فی مکہ کی کتاب میں خیر خیر تک سند پہنچائی ہے وہ ابن
 جریج سی وہ عطاسی وہ ابن عباس سی ادھون فی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم رقم کی گہرین پوشیدہ تھی چالیس مردوں اور دس اور کئی عورتوں میں
 کہ دروازہ کھٹکڑا گیا آپ فی فرمایا کہول وہ یہ چک شیطان کی ہے پیر دروازہ
 کہول گیا تو داخل ہوا ایک مرد پست قد اونسی کہا السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ
 وبرکاتہ آپ فی فرمایا علیک السلام ورحمۃ اللہ تو کون ہی کہا میں اسے ہوں
 بیٹا ایم کا وہ بیٹا اقیس کا وہ بیٹا ابلیس کا پیر ذکر کیا ویسا ہی احوال مولانا جلال الدین
 سیوطی بقط المر جانین فرماتی ہیں کہ اس حدیث کی بہت سی سندیں حدیث والو
 پہنچیں میں یہ سند اچھی ہے اب یہ ذکر ہے کہ اللہ کی حکم سی فرشتوں
 نے جنوں پر ان کی شعل بہنیک یہ نشانی دیکھ کر جنوں نے تلاش کیا

کہ اسکا کیا باعث ہی جب جنوں فی جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کی زبان پاک سے قرآن سنا آپ پر اور قرآن پر ایمان لایا
 اور ایماندار جنوں فی جابجا آدیونکو سمجھایا کہ ہم کیا لائے ہیں ہم ہی ایمان
 لاؤ اللہ اور سب سے رضی رہی امام بخاری فرماتی ہیں کہ ہمارے فرمایا سو ہی ہے
 جو اسماعیل کی بیٹی ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارے کہا ابو عوانہ فی انہوں نے روایت کی ابو بشر
 سے انہوں نے سعید سے جو جبریل کی بیٹی ہیں انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ
 اللہ کے رسول اللہ اور پیر درود پہنچی اور سلامت رکھی اپنی رفیقوں میں سے کچھ لوگوں کے
 ساتھ عکاظ کی بازار کی ارادہ پر چلی اور شیطانوں پر آسمان کی خبر بند ہو چکی تھی اور پیر
 شعلی بھی گئی تھی تو شیطان پلٹ کر آئی اونی اور شیطان نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے
 وہ بولی ہمارے آسمان کی خبر بند ہو گئی اور ہمارے شعلی بھی گئی کہا تمہارے آسمان کی اسی سے
 بند ہوئی ہے کہ کوئی نئی بات ہوئی ہے سو تم جاؤ زمین کے پورے میں اور پچھم میں پھر
 دیکھو یہ معاملہ کیا ہے جو نیا پیدا ہوا ہے پھر وہ چلی اور زمین میں پورے میں اور پچھم میں پہنچی
 کہ دیکھیں کہ کیا معاملہ ہے جس کے باعث ہے آسمان کی خبر اور پیر بند ہوئی تو وہ لوگ جو تہامہ کی
 طرف چلی تھی وہ اللہ کے رسول کی طرف اللہ اور پیر درود پہنچی اور سلامت رکھی آپ
 نخلہ میں تھی اور عکاظ کی بازار کا ارادہ رکھتی تھی اور آپ اپنی رفیقوں کو صبح کی نماز پڑھا رہی تھی
 جب انہوں نے قرآن سنا کان لگا کر سنی گئی اور بولے یہی ہے جس کے باعث ہے ہمارے
 آسمان کی خبر بند ہو گئی پھر وہیں سے وہ اپنی قوم کی طرف پلٹ گئی اور بولی اے تمہاری
 قوم ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ راہ دکھاتا ہے اچھی ترستی کی طرف سو ہم اور شیطان
 لائے اور ہرگز نہیں شریک ہمارے میں گئی ہم اپنی رب کی سہا تہ کسی کو اور ادا تار اللہ
 اپنی نبی پر اللہ اور پیر درود پہنچی اور سلامت رکھی اقل وحی الی انہ ستمع نصر الحق
 یعنی اللہ فرماتا ہے کہ اسی محمد کہدی کہ میری طرف پیغام پہنچا گیا کہ جنوں میں سے گئی

شخصوں نے کان لگا کر سنا یہی حدیث امام مسلم اور امام ترمذی نے جامع میں لکھی اور
 سکر پر یون ہی کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ اللہ کی رسولؐ فی اللہ اور پیر درود پہنچی اور سلامت لکھی
 جنوں کی سامنی قرآن نہیں پڑھا اور نہ انکو دیکھا فائدہ مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے انکو دیکھا
 نہیں اور قرآن انکو تعلیم کے طور پر اپنی طرف رخ کر کے انکو نہیں سنایا آپؐ تو اللہ کے
 سامنی نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے وہ سنکر ایمان لائے اللہ نے آپؐ کو انکی باتوں کی خبر
 اور سورہ جن اتاری بہر دوسری مرتبہ اور جن قرآن سنکر ایمان لائے اور آپؐ کی سامنی
 آئی آپؐ نے انکو قرآن سنایا اور گاؤں کے سوا اور احقاف میں ہی اور کافہ آگے لکھا جاوے
 اگر اللہ چاہی گا فائدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ جن میں اپنی رسولؐ پاک کو اللہ اور پیر درود پہنچی
 اور سلامت لکھی خبر دی کہ کئی جن آکر منہ قرآن نہیں لکھی اور اپنی قوم میں انہوں
 جا کر کہا کہ ہم قرآن سن آئی اور اوپر ایمان لائے اب ہم اپنی اللہ کا کسیکو شریک جاننے
 کی ہماری سب نے ہرگز کسیکو بی بی اور بیٹا نہیں بنایا ہم میں بیوقوف ایسی ہی باتیں کہا
 کرتے تھے اور جنوں نے کہا کہ ہم نے آسمان کو ٹولا سو ہمیں پایا کہ آسمان بہر اہو ہی
 زبردست چوکیدار ہے اور مخلوق ہم تو وہاں جا کر سنی کی دسٹی مینا کرتی تھی
 پھر جو کسی اب کان لگا دی گا اپنی لٹی اٹھا رہا دیکھا تاک میں لگا ہوا امام ابن ابی شیبہ
 مصنف میں فرماتی ہیں ہم سے فرمایا اس قبیل میں انہوں نے روایت کی عطا سی اور
 نے سعید سی اور انہوں نے ابن عباسؓ کہ جب اللہ کا پیغام اور آتا تھا فرشتی ایک اور
 تھی جیسے نبی کو چینی تہر پر ڈالی حبیب شتی اور سی سنتی تھی سجد میں گر پڑتے تھے پھر سر ہنر
 اوٹھاتی تھی یہاں تک کہ اوڑھ چکی جب پیغام اور چلتا تھا ایک ایک سی کہتی تھی ہمارے
 مالک نے کیا کہا پھر اگر اس قسم کی بات ہوتی جو آسمان سے ہوتا ہی کہتی تھی حق ہی اور
 وہی اور چاہی بڑا اور اگر اس قسم کی بات ہوتی جو زمین میں ہوتی ہی جیسے سفید کا سفید
 یا مرنا یا اور کوئی چیز جو زمین میں ہوتی ہی تو وہ اسکا ذکر کرتے تھے کہتی تھی ایسا ایسا ہر

پہرہ سکوشیا طین سنتی تھی اور اپنی دوستوں پر اتار تھی جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پہنچے گئی شیا طین تاروئی و تکاری گئی فائدہ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی حکم سی فرشتوں کی
 تاروئیں سی شعلی لیکر شیطانوں کو مارنا شروع کیا کہ فرشتوں کی بائیں ہنسی پادین امام سلم
 فرماتی ہیں کہ سب سے فرمایا حسن نے جو علی کی بیٹی تھلوان کی بہن والی اور عبد بنی جو حمید کی
 بیٹی کہا حسن نے کہ سب سے کہا یعقوب بنی اور کہا عبد بنی کہ جہسی کہا یعقوب بنی جو بیٹی ابراہیم
 کے وہ بیٹی سعد کی کہا کہ سب سے کہا سیرکاپ بنی انہوں نے روایت کی صالح سی ادھون بنی
 ابن شہاب سی ادھون بنی کہا جہسی علی بنی جو حسین کے بیٹی کہ عبد اللہ بنی جو عباس
 کے بیٹی ہیں کہا کہ مجھ کو خبر دی ایک مرد بنی کہ وہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 رفیقوئیں سی تھی انصار یونین سی کہ اس بیچ میں کہ وہ لوگ بیٹی تھی ایک رات اللہ کے
 رسول کی ساتھ اللہ اوپر درود بھیجی اور سلامت رکھی ایک تار اپنیکا کیا اور روشنی
 ہو گئی تب اوسنی فرمایا اللہ کے رسول اللہ اوپر درود بھیجی اور سلامت رکھی تم کیا
 کہا کرتے تھی جہالت کی وقت میں جب اس طرح ہینکا جاتا تھا وہ بولی اللہ کو اور
 اوکلی رسول کو خوب معلوم ہی ہم کہا کرتے تھی کہ آج کئی رات کو می بڑا مردید ہوا
 اور کو می بڑا مردہر گاتب اللہ کے رسول اللہ اوپر درود بھیجی اور سلامت رکھی
 فرمایا کہ پہرہ تو یہ نہیں پہنکی جاتی کسی کی مرینکی لئی اور نہ اوکلی جہنی کی لئی لیکن
 ہمارا رب جو بہت خوبون والا ہی اور بہت اوسنچا ہی نام اوسکا جب کوئی
 حکم جاری کرتا ہی پاکی بولتی ہیں تخت کی اوٹھانی والی پہرہ کی بولتی ہیں
 آسمان کی وہ لوگ جو اونکی نزدیک ہیں یہاں تک کہ پاکی بولنی کی نوبت پہنچتی ہی
 اس بچی والی آسمان میں پہرہ لوگ جو تخت کی اوٹھانی والونکی نزدیک ہیں
 تخت کی اوٹھانی والونسی پوچھتی ہیں کہ کیا فرمایا تمہاری رب وہ انکو خبر دیتی ہر
 اوس بات کی جو اوسنی فرمائی پہرہ آسمانوں کی لوگ ایک سی ایک خبر پوچھتی ہی

اس پنجی والی آسمان تلک ہر جن سنگر اوچک لیجاتی ہیں پھر ڈالتی ہیں اپنی
دستوں کی طرف اور اوپر پھینکا جاتا ہی ہر جوبات وہ اوسے طرح لادیں وہ سچے
لیکن وہ آدمین جو ٹ ملا دیتی ہیں اور بڑا دیتی ہیں امام مسلم فرماتی ہیں کہ مجھے کہا
نے جو شب بے بیٹی ہیں انہوں نے کہا کہ ہے کہا حسن نے جو عین کی بیٹی انہوں
نے کہا کہ ہے کہا سفل نے اور عبد اللہ کی بیٹی انہوں نے زہری سی انہوں
نے کہا مجھ کو خبر دی گئی ہے جو عودہ کی بیٹی کہ انہوں نے سنا عودہ سی وہ کہتی تھی
کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ کچھ لوگوں نے اللہ کی رسول سی کا منہ نکال حال پوچھا اللہ
کے رسول نے اللہ اور پھر درود بھیجی اور سلامت کہی فرمایا کہ وہ کچھ نہیں ہیں
لوگ بولی اسی پیغام پہنچانی والی اللہ کی پیر وہ تو بعضی وقت ایسی بات کہتی ہیں جو سچے
ہو جاتی ہی اللہ کی رسول نے اللہ اور پھر درود بھیجی اور سلامت کہی فرمایا کہ وہ کلمہ جو
سچا ہی اوسکو جن اوچک لاتا ہی پیر اوسکو کٹ گٹا دیتا ہی اپنی دوست کی کا نہیں
جیسے مرغی کٹ گٹاتی ہی پھر ملا دیتی ہیں وہ آدمین سوچو ٹ سی زیادہ امام
ترمذی جامع میں فرماتی ہیں کہ ہسی فرمایا محمد نے جو بھی کی بیٹی کہے کہا محمد نے
جو یوسف کی بیٹی کہے کہا اسرائیل نے کہے کہا ابوسحاق نے انہوں نے
روایت کی سعید سی جو جیسے کے بیٹی انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ جن
چڑھا کرتے تھے آسمانی طرف پیغام کی بات کان لگا کر سنتی تھی پھر جب ایک بات سنتر
تھی آدمین تو باتیں بڑا دیتی تھی وہ جوبات تھی وہ سچی ہوتی تھی اور جو انہوں نے
بڑا دیا وہ غلط ہوتا تھا پھر جب اللہ کی رسول اللہ اور پھر درود بھیجی اور سلامت کہی
بھیجی گئی جن اپنی بیٹی کی جگہوں سی روکی گئی انہوں نے ابلیس سے اسکا ذکر کیا اور اسکا
اس سے پہلے نہیں پہنچی جاتی تھی ابلیس نے کہا اس بات کا باعث اور کچھ نہیں ہے
کہ زمین میں کچھ نہ سنا معاملہ ہو ہی پیر اوسنی اپنی فوج میں بھیجیں انہوں نے اللہ کی رسول کو پایا

اللہ اور پیر درود پہنچی اور سلامت رکھی دو پہاڑوں کی چچ میں کہ مری نماز پڑھتی تھی تب
 اونہوں نے جاکر ابلیس کو خبر دی اور سنی کہا یہی ہی وہ تیا معاملہ جو زمین میں ہوا ہی
 امام بخاری نے جہاں قرا حکم مطلب پہلجانی کی لئے حدیثیں کہی ہیں وہاں قرا
 میں کہ سب سے فرمایا علی نے جو عبداللہ کے بیٹی کہ سہی کہا سفیان نے اور اونہوں نے
 عمر و سی اور اونہوں نے عکرمہ سی اور اونہوں نے ابو ہریرہ سے کہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ آسمان میں کوئی حکم جاری کرنا ہی فرشتی اپنی بازو پہر گاتی
 میں عاجزی کی راہ سی اور اس کلام کی آگے جیسی زنجیر چکنی پھر کے اور پر وہ کلام اور نکی پا
 ہو جاتا ہی پھر جب پہنچی جاتی رہتی ہی اور نکی دلوئی کہتی ہیں کیا کہا تمہاری رب
 کہتی ہیں اور اس کلام کے ختم میں کہ برحق ہی اور وہی ہی اور پھر برا پھر اور سکو سنتی ہیں
 جو چرا کر سنی والی ہیں اور چرا کر سنی والی اس طرح سی ہو میں ایک اور کلام دوسری کی
 اور پھر ہوتا ہی پھر بعضی وقت اس سنی والی پر شعلہ آن پہنچتا ہی اس سی پہلی کہ اپنی
 رفیق پر ڈالی پھر وہ اور سکو جلا دیتا ہی اور بعضی وقت شعلہ نہیں پہنچتی پاتا یہاں تک
 کہ وہ اور سکو ڈال دیتا ہی اپنی نیچی والی تک یہاں تک کہ پہنچتا ہی زمین تک پھر ڈالت
 ہی جادو گر کی زبان پر پھر جھوٹ بولتا ہی اور اس کی ساتھ ساتھ جھوٹ پھر سچا جانا
 جاتا ہی اور لوگ کہتی ہیں کیا فلاں دن کو فلاں بات کی خبر نہیں دی تھی پھر
 اور اس بات کو سچا پایا تھا وہ وہی بات ہی جو سنی گئی آسمان سی مولانا محمد بن عبد
 شہبلی حنفی آکام المدجائین لکھتی ہیں کہ امام عبد الرزاق نے اپنی تفسیر میں معمر سے
 روایت کی کہ ابن شہاب سی کسی نے پوچھا کہ یہ تارونکا پہنکا جانا جہالت کی
 زمانہ میں ہی تھا اور اونہوں نے کہا کہ مان تھا ولیکن جب اسلام آیا اسکا بہت
 شور ہوا اور بہت شدت ہوئی اسکا مطلب یہ کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی
 پہلی ہی تارونسی شعلی شیطانیونہ پہنکی جاتی تھی مگر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پہر قرآن اور ترنا شروع ہوا شیطان نے ہر طرف سے الگ کامیابہ برساتا تمام جنوں میں اور جن والوں میں غل پڑ گیا جب جنوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن سنا فوراً ایمان لائے اور سمجھ گئی کہ یہ کلام اللہ کا فرشتی انسیر لاتی میں اہل واسطی جنوں پر شعلی برستی ہیں کہ لوگ سمجھ لیں کہ اللہ نے جبریل کی زبان سے یہ کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر زمین میں اتارا ہے تو مئی جن فرشتوں نے سن کر اس کلام کو حرا نہیں لایا جن تو اب آسمان تک جاتی ہوئی لرزتی ہیں کا فرکتی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسافر اللہ کا ہیں ہیں کاسین عرب میں وہ لوگ کہلاتی تھی جنگی پاس جن آسمان جبریل لاتی تھی فرشتوں کی باتیں چوری سے شکر اپنی دوستوں کو بتاتی تھی جن کی اس میں بڑی روزی تھی اللہ تعالیٰ نے چاروں پر آگ برساتی جن کی زبان سے اقرار کروا دیا جن جا بجا کہتی ہیں کہ اب ہم پر شعلی برستی ہیں اب ہم کوئی خبر سنیں نہیں پاتی بہت حزن یہ کہلی نشانی دیکھ کر ایمان لائے کاسینوں پر اور سب عقلمند پر خوب کہل گیا کہ اس کلام کو جن چرا کر نہیں لائے بلکہ اللہ کی حکم سے فرشتی اس کلام کو زمین پر لائی انسانوں اور جنوں کو سب کو اللہ بتاتا ہے کہ تم سب میرا کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنو میری دربار میں چوری سے نہ آؤ سورہ شہرا میں اللہ تعالیٰ کا فر دیکھ قول کو رو کر تا ہی اور فرماتا ہے مَا تَدْعُوهُ الشَّيْطَانُ وَرَبِّهِمْ اَوْ تَارَا اَوْ سَكُو شَيْطَانُونَ فَاِنَّهُمْ لَا يَسْمَعُونَ اور اؤ کو یہ لائق نہیں اور اؤ کو اسکی طاقت نہیں انھیں علی علیہ السلام نے فرمودہ تو سنیں ہی بیکار کر دی گئی ہیں امام بخاری فرماتی ہیں کہ سب سے فرمایا عمر بنی جو علی کی بیوی کہا کہ عمر فرمایا بھی لی کہ سب سے فرمایا سفیان بنی کہ مجھ سے فرمایا سلیمان بنی وہ ابراہیم سے وہ ابو اسرہ وہ عبد اللہ سے اس آیت کی بیا نہیں کہ اَلَا اِنَّهُمْ اَوَّلٰئِكَ كَمَا كُنْتُمْ لِبَعْضِ اَدْمٰی لِبَعْضِ جَنّٰوْنَ کو پوچھتی تھی سورہ جن مسلمان چوری اور یہ لوگ اؤ کو پوچھتی رہی اور شجعی روایت کی سفیان سے وہ عیش سے اس میں اتنا زیادہ کہا قُلِ لِّهٖ عُوۡا الَّذِیۡنَ زَكَمُوۡا مِنْ دُونِہٖ

فائدہ یعنی یہ دونوں بہنیں جنوکی جن میں ازیرین کا فرلوگ جنو کو پوچھتی تھی اور ادو کو
 اپنا مالک مختار جانتی تھی تو وہ جن تو مسلمان ہوئی مگر وہ کا فر ادو کو پوچھتی سی باز نہ آئی
 تب اللہ نے یہ آیتیں اوتاریں **قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ دُونَهُ فَلَا مَمْلُوكَ**
كَشَفَ الظُّمُوعَ عَنْكُمْ وَكَانَ يُحْوِي لَكُمْ یعنی اے محمدؐ کہی کہ بکار وادوں
 لوگوں کو جنکو بتی پھر یا ہی اللہ کا دوسرا ہودہ نہیں اختیار کرتی ہیں دفع کرنا تکلیف کا
 تھی اور نہ بہر دینا پھر فرمایا کہ وہ لوگ و عاکرے ہیں دھونڈتی ہیں بہی رب کا طرف
 وسیلہ کہ کون اونہیں کا زیادہ نزدیک ہے اور اسید کرتی ہیں اوسکی جست کی اوڑھتی
 ہیں اوسکی عذاب سی یعنی وہ جن تو ایمان لائی اللہ سی ڈرتی ہیں تم ادنو اللہ کا دوسرا
 کیوں سمجھتی ہو امام بہتی نی قار کے بی سوا ایک مسند پہنچائی اوہوں نی بیان
 کیا کہ جہالت کی زمانی میں مجھی ایک جن سی آشنائی تھی وہ آئندہ کی خبریں مجھی پہنچایا
 کرتا تھا اور میں لوگوں کو بتا دیا کرتا تھا اس باعث سی مجھی بہت فائدہ ہوتا تھا اور لوگ
 مجھی تدرین دیا کرتے تھے اوسکی خبریں سچی نکلتی تھیں ایک بار میں سوا تھا کہ اوس جن نی
 مجھی اگر جگایا اور کہا کہ اوہہ اور ہوش میں آ اور سمجھ لے اگر تجھی شعور ہے کہ تو ہی میں فائدہ
 کی اولاد میں ایک پیغمبر پیدا ہوئی میں بہر کئی شعرین پڑ میں جنہیں یہ مطلب ہے کہ مجھی
 جنوں کی حال سی کہ بقیہ اسو کرانی اوٹھو نیز میں باندہ کر کی کو جاتی ہیں اللہ کی راہ
 دھونڈتی ہیں مسلمان جن ناپاک جنوں کی طرح نہیں میں اب تو کوچ کر اوسکی طرف جہا شتم
 کی اولاد کا سردار ہے قارب کی ٹیٹھی سوادنی کہنا کہ میں وہ شعرین شکر رات بہر بی ہیں
 رہا دوسری رات ہی اوس جن نی اُن کر مجھی جگایا اور اسی طرح کی شعرین پڑ میں
 اور تیسری رات ہی ایسا ہی اتفاق ہوا جب تین رات برابر میں یہ حال دیکھا
 میری دلہن محبت اسلام کے پیدا ہوئی اور میں مکہ کو روانہ ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے حضور میں پہنچا اب نی مجھی فیکہتی ہی فرمایا مگر جیسا ہی سوادیشی قارب کی چشم میں

جس سبب سے تم اسی بوہندی کہا یا رسول اللہ کچھ شعرین میں اپنی تعریف میں کہتے
 ہیں اول اول شعر نکلو آپ شہنشاہین فرمایا پڑھو تب سواد بن قارب نے وہ قصیدہ
 جسکی ہر شعر کی اخیر میں بی ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کہا تھا پڑھا
 آخر اوس قصیدہ کی یہ بیت سی ۱۰ وَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ لَا ذُو شَفَاعَةٍ
 يَسْأَلُكَ الْمُتَّقِينَ سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ یعنی میری سفارش کیجی کہ جہن کوئی غارتگر
 کرے یا لا آپ کی سوا نہیں جو سواد بن قارب کو چکا وہ ابن شہین اور سواد بنی اور شہ
 زلون بنی روایت کی ہے ذباب جو حارث کی بیٹی ہیں ادھون بنی فرمایا کہ میرا ایک
 جن آشنا تھا کہ خبرین غیب کی پہنچا تھا تھا ایک دن میری پاس آیا میں نے اوس سے کچھ
 پوچھا اوس نے میری طرف حسرت کی نگاہ سے دیکھا کہا کہ اسی ذباب تجھ کے بات سن محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کی ساتھ پہنچ گئی مگر میں لوگوں کو بتلاتی ہوں سو لوگ اونکا کہنا
 نہیں مانتی مینی کہا کہ کیا کہتا ہے سوال دیگر جواب دیگر اوس نے کہا کہ پھر سمجھ لی تو درود
 اوٹھا ہوا چلا گیا چند روز گذری تھی کہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری
 کی پہنچی ابن سعد بنی جد سے روایت کی ہے جو قبیل کے بیٹی ہیں نہ کہتی ہیں کہ ہم
 چار آدمی اپنی وطن سے حج کی ارادہ پر چلی ہیں کی ملک کی راہ میں ایک جنگل میں
 چل جاتی تھی ایک آواز آئی شعرون کی جن میں یہ مطلب تھا کہ اسی سوار حواری
 والو حسب منزم اور حطیم پر پہنچو تو ہمارا سلام پہنچا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلو
 اللہ نے پیغمبر کیا ہے اور یہ کہہ دیجو کہ ہم تمہاری دین کی تابعدار ہیں اسی بات کی
 تاکید کرتی ہو کہ مسیح بیٹی مریم کی امام احمد بن حنبل نے عبد اللہ بنی اور ابو نعیم بنی
 ضمہ سے روایت کی امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اول خبر
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں اس طرح پہنچی کہ ایک عینی کی عورت
 ہر ایک جن عاشق تھا وہ ہر رات اوس عورت کی پاس آیا کرتا تھا اور اکثر اوردنی جانو

کی صورت بن کر دیوار پر بیٹھا تھا جب وہ عورت اکیلی رہ جاتی تو اپنی تین آدمی
 کی شکل بنا کر صحبت کرتا تھا ایک ایک دسکا آنا موقوف ہو گیا کتنی دن تک نہ آیا ایک
 آن کر جانور کی صورت میں دیوار پر بیٹھا اوس عورت کہا کہ تجھی کیا ہو گیا جو اتنی بے
 سی نہیں آتا اوسنی کہا کہ اب رخصت ہوتا ہوں مجھسی فی کی اُسیدست رکھ مکے میز
 ایک پیغمبر پیدا ہوئی میں ادھون فی ہمپر زنا کو حرام کر دیا امام ہزار اور ابو نعیم اور بن
 سعد فی خیر تک سند پہنچائی جو معظم کی بیٹی میں ادھون فی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم کی پیغمبری سی پہلی ہم ایک بت کی پاس مقام ٹوانہ میں بیٹھی تھی اور ایک آٹھ
 اوس بت کی واسطی فرج کیا تھا ایک ایک اوس بت کی پیٹ میں ایک اواز سی کہ کوئی کہتا
 خبر دار ہو اور سن تعجب کی بات جاننا رہا جو کجا چرانا آسمان کی خبروں کو اور جنوں کو شعلوں
 سی ترقی میں اسکا باعث یہم ہی کہ ایک پیغمبر مکہ میں آئی اور کھانا ام اُحدی اور وطن
 جو در کردینہ میں اوس کی خیر کشتی میں کہ ہم تعجب میں آکر دہانسی اوسنی اور چند روز
 کی بعد جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی اور انام ہفتی فی مازن
 طائی تک سند پہنچائی کہ وہ عمان کی زمین میں ایک گائو میں تھا جسکا نام شامل تھا
 اور بتوں کی خدمت کیا کرتا تھا اوسکا ایک بت تھا کہ اوسکا نام ناجر تھا مازن فی
 کہا کہ مینی ایک دن ایک جانور فرج کیا سو مینی بت کی اندر سی ایک اواز سی کہ کہتا ہی
 اسی مازن اسی مازن میری طرف آئیسی بات سن کہ اوس سی نادان رہا نچا ہی یہ
 نبی این بھیجی ہوئی لائی ہن سچا دین اوتارا ہوا سو تو ایمان لاکہ تو بھیجی آگ کی گرمی ہو
 جو ہر کشتی ہی آئند ہن اوسکا پتھر ہن مازن فی کہا کہ مینی کہا قسم اللہ کی یہ تعجب کی
 بات ہی پھر مینی اور جانور فرج کیا پھر مینی پہلی اواز سی زیادہ زور کی اواز سی اور وہ
 کہتا تھا کہ اسی مازن خوش ہوئی طاهر ہوئی اور بدی چپ گئی قوم مفرسی ایک بنی
 بھیجی گئی لائی دین اللہ کا جو سب سی برا ہی سو تو جو ہر دوی پتھر کی تراشی ہوئی کو

کہ بچا رہی تو دوزخ کی گرمی ہی مازن فی کہا کہ سینی کہا بیشک یہ تعجب کی بات ہی اور
سیری حق میں ہند کچھ بہتری چاہتا ہی اور ایک شخص مکہ کی طرف کی لوگوں میں سے ہماری یا
سینی اوسی کہا ورنہ کیا خبر ہی کہا ایک مرد تھا میں نکلی میں اونکو لوگ احمد کہتی میں جو
کوئی اوسنی پاس تا ہی اوس سی کہتی میں کہ اللہ کی طرف بلانی والی کا گنا مانو تب سینی کہا
قسم اللہ کی یہ ہے ہی جو سینی سنا میں اوس بت کی طرف گیا اوسکو توڑ کر مری مری کیا
اور اپنی اوشنی کوک اور کوچ کیا یہاں تک کہ میں آیا اللہ کی رسول کی پاس اللہ اور پھر
بہیجی اور سلاست کہی سیری ولین سلام کی جگہ ہو گئی اور میں مسلمان ہوا پھر سینی کہا
ای پیغام پہنچانی والی اللہ کی میں ایک مرد ہوں کہ بہت شوق رکھتا ہوں گانی
اور شراب پینی کا اور خوردنوں پاس جانی کا اور ہماری اور پھر خط کی برس پڑی ہوئی
میں ہوا ہماری آل سب جانی ہی اور لڑکی ملی اور مرد سب ذہنی ہو گئی اور سیری
یہاں کوئی بیٹا نہیں ہوا اللہ ہی دعا کیجی کہ مجھے یہ باتیں دفع کر دی اور یہ پیر سا
اور مجھ کو بیادی پھر حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اسی اللہ ہی اسکو گانی کی بدلی
قرآن کا پڑنا اور حرام کی بدلی حلال اور شراب کی بدلی اپنی سیرانی جس میں گناہ نہ ہو
زنا کی بدلی شکر کا بچانا اور اوسکو مینہ دی اور اوسکو بیادی مازن فی کہا کہ جتنی وہ
باتیں مجھ میں تھیں سب اللہ فی دفع کر دیں اور عثمان سرسبز ہو گیا اور چار بی بیان
سیری نکاح میں آئیں اور مجھ کو اللہ فی حبان بیادیا مازن فی کہا کہ یہ حجب میں نہی
قوم کی طرف لوٹا اور انہوں نے مجھ کو بڑا کہا اور سخت باتیں سنائیں اور اپنی شاعر سی
سیری جو کہوئی پھر سینی کہا کہ اگر میں اونکی جو کہو نکات میں اپنی بچو کہو نکا پھر سینی اور
اور روایت کیا گیا ہی کہ مازن حجب اپنی قوم سی الگ ہوئی ایک جگہ پر اپنی اور
ایک مسجد بنائی اور میں عبادت کرتی تھی سو جس کسی پر کوی ظلم کرتا ہی اور وہ اس
مسجد میں اگر تین دن اللہ کی عبادت کرتا ہی پھر اس شخص بدو عا کرتا ہی جس نے اس

ظلم کیا تو اسکی دعا قبول ہوتی ہی مازن فی کہا کہ پیروہ لوگ مشرقت ہوی اور میں اس
 کاموں کا بندہ دست کر نیوالا تھا میری پاس بہت بڑا صحیح کرکڑی اور کہا کہ ہماری سنا
 پلٹ چلو پھر میں ادنیٰ ساتھ پلٹ گیا وہ سبکی سبب مسلمان ہو گئی اور امام احمد نے
 مجاہد تک سند پہنچائی اور نہوں نے کہا کہ مجھے ایک بوڑھی فی بیان کیا جو جہالت
 کی وقت کو دیکھا ہوا تھا لوگ اسکو ابن عباسی کہتی تھی کہا کہ میں ایک گامی کو ہاکتا
 چلا جاتا تھا میں نے سنا اسکی بیٹ میں ہی کہی اولاد ذبیح کی ایک بات ہی صاف
 ایک مرد پکار رہا ہی کہ لا الہ الا اللہ نہیں کوئی مالک سوا اللہ کی کہا پھر ہم مکہ میں آئی
 پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ مکہ میں ظاہر ہوئی ہیں امام احمد کی بیٹی عبد
 فی فرمایا کہ یہ حدیث مادر ہی سند اسکی مضبوط ہی صحیح بخاری میں حضرت عمر سی آرا
 ہی اور نہوں نے فرمایا کہ اگر وزیر میں تبو بھی پاس تھا ایک شخص نے ایک بھڑدھج کیا ایک
 پکارنی والی فی اسکو پکارا میں نے کوئی بکارنی والا دوستی زیادہ بلند آواز نہیں سنا
 کہتا تھا اسی مرد قوی ایک کام کی بات ہی ایک شخص سے صاف بولنی والا کہہ رہا ہی لا الہ
 الا اللہ نہیں کوئی مالک سوا اللہ کی پھر سب لوگ بہاگ گئی اور میں کہا میں نہیں کوئی گنا
 یہاں تک کہ جان لو کہ اسکی بھی کیا چیز ہی پھر پکارا ادنیٰ کہی مرد قوی ایک کام کی
 بات ہی ایک مرد صاف بول رہا ہی کہہ رہا ہی لا الہ الا اللہ پھر کچھ مدت نہیں گزری
 کہ کہا گیا یہ نبی ہیں فائدہ جو جن ایمان لای وہ تبو نہیں اس لئی کہ میں نے شیا طین
 تبو نہیں انکر کفر کی باتیں سناتی تھی محمدی جنوں اور کارستارو کا اور بت پوجنی والو کو
 ایمان کارستانا یا اور دکانا دیا کہ یہ بت پھر میں خدا کی شریک نہیں میں اور شیا طین
 انکی اندر گھس بیٹھی تھی وہ ہی خدا کی دوسری نہیں ہیں اللہ کی حکم سی سہی اور بخو شادیا
 اور اد نکا گھر چھین لیا تبو انکی اندر گھس بیٹھا شیا طین کی روکنی کی لئی تھا کہ اگر وہ اب بخو
 انی بادین کی نہ معلوم کا فرد کو کیا ظلم اور کفر کی باتیں سکھا دیں گی اور نکا کفر اور

بڑا دین کی اس لٹی اور نکاح پر ہمیں کیا یہ تو بھئی اندر جانا تو بھئی ٹور دانی کسی لٹی ہوتا
 اسی طرح اب آخری زمانہ میں شیاطین کا ہر طرف زور سی طرح کی کفر اور فساد پہلا
 رہیں ہیں بلکہ مسلمان جن ہی جا بجا ظلم ٹور رہیں ہیں اُدیو بھئی غالب میں گہس کر طرح
 طرح کی ظلم کرتی ہیں اور نکاح ستارہ کوئی کی لٹی بھجی جنوں فی اُدیو بھئی غالب میں
 نہ ہو کر بنا اور اُنکی زبان سے بولنا شروع کر دیا جہاں تک اُنسی بن بڑا ہی کافروں اور
 ظالموں کا رستہ روکتی ہیں اسی اور بخوش کا عوض دی اور اُنکھانی راہ میں بتا
 قدم رکھی یا اسی جتنی آدمی اور جن محمدی ہیں اور کھودیں محمدی پر قائم رکھے اور سب
 کی دلوں کو ایک کر دی اور اس آخری وقت کی فتنہ و فسادوں سے بچالی آئیں
 اب یہہ ذکر ہے کہ اسی قرآن میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی سی
 خبر دی کہ کسی سر کی بعد وہ مٹی نصاریٰ آگ پو جتی والوں پر غالب ہوگی
 پھر اللہ فی ویسا ہی دکھایا امام ترمذی جاسع میں فرماتی ہیں کہ سبے فرمایا
 محمدی جو اسمعیل کی بیٹی ہیں کہا کہ سبے کہا اسمعیل فی جو ابواب میں کی بیٹی کہا کہ محمدی
 کہا ابوالزناد کی بیٹی فی اوہون فی ابوالزناد سی اوہون فی عروہ سی جو زبیر کی بیٹی
 ہیں اوہون فی زیار سلمیٰ سی جو کرم کی بیٹی اوہون فی فرایا کہ حبیب و تری القہ
 حَلِیْبِ الرُّومِ فِی اَدْنٰی اَرْضٍ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ هَکِیْمٍ سَيُخْلِقُوْنَ فِیْ بَصِیْعٍ سِنِیْنٍ
 غلبہ کیا گیا رومیوں پر بہت نزدیک زمین میں اور وہ بعد عاجز ہوئی کی اب غلبہ
 کرین گی چند برس میں سو جہر دین یہ آیت اور تری فارس کی لوگ رومیوں پر غالب
 ہتی اور مسلمان چاہتی تھی کہ رومیوں کا غلبہ ہو اُنکی اور کیونکہ یہہ اور وہ کتابی
 ہیں اور اسی مقدمہ میں ہی قول اللہ تعالیٰ کا یَوْمَ مَدِیْنٍ یَقْرَعُ اللّٰهُ مِنْ فِیْہِ نَصْرَہُ
 وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ یعنی اوس دن خوش ہوگی ایمان
 والی اللہ کی مدد سے مدد کرنا ہی جسکی چاہی اور وہی ہی نہ بردست رحم والا اور

قریشی لوگ چاہتی تھی غلبہ فارس والو نکال کیونکہ یہاں اور وہ کتاب والی میں نہ مرنے کی
بعد جی اوٹھنی پر ایمان لایا والی میں بہر حجب اور تارسی اللہ تعالیٰ فی یہہ استیغلی
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہر طرف میں اَللّٰهُ عَلَیْکَ الرَّحْمٰنِ اَدْنٰی
اَلْاَرْضِ وَهُوَ مِنْ لَعْنِ عَلَیْہُمْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَصْنَعُ سِنِّیْنَ تَب کچھ قریشی لوگوں نے
حضرت ابو بکر سی کہا کہ پیڑی ہی ہماری اور تمہاری بیچ میں تمہاری رفیق فی کہا ہی
کہ رومی اب غالب ہو گئی فارس والو نہر چند برس میں پہلا پہر نہ شرط بدین ہم تھی اس
بات پر حضرت ابو بکر بولی ہاں اور یہ بات شرط کے حرام ہو جاتی سی پہلی کی ہی سوسو شرط بدی
حضرت ابو بکر فی اور کافرون فی اور آپس میں ٹال شرط کا مقرر کر لیا اور انہوں نے حضرت
ابو بکر سی کہا کہ کی برس مقرر کرتے ہو بیض تو تین برس سی نو برس تک میں ہو ہماری اور
اپنی بیچ میں ایک بیچ کی بات کا نام رکھ دو کہ وہاں تک تمہاری تمام ہو پہر انہوں نے
آپس میں چھ برس کا نام رکھ دیا پہر اونچی غالب ہوئی سی پہلی چھ برس گذر گئی پہر کافرون
فی حضرت ابو بکر سے مال لی لیا پہر حبیبہ تو ان میں داخل ہو رومی غالب ہو فارس والو پہر
پہر مسلمانوں نے حضرت ابو بکر کی اس بات کو ناپسند کیا کہ انہوں نے چھ برس کا نام
لی دیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا چند برس میں اور مسلمان ہوئی اور وقت بہت
آدمی یہ سند اچھی ہی صحیح ہی امام ترمذی فرماتی ہیں کہ ہسی فرمایا حسینؑ جو حیرت کی
بیٹی کہا کہ ہسی کہا معاویہ فی جو عمر کے بیٹی ہیں انہوں نے ابوہمحاق فرماری سی
انہوں نے سفیان سی انہوں نے حبیبہ جو ابو عمر کی بیٹی انہوں نے سعید سے
جو حیر کے بیٹی انہوں نے ابن عباس سی اکی اور سیطر حکا مطلب ہی آخرین یوں کہ
کہ سفیان فی کہا کہ مینی ستا ہی کہ دو اونچی اور غالب ہوئی بدر کے دن یہ سند اچھی
صحیح ہی امام ترمذی فرماتی ہیں کہ ہسی فرمایا نصیر ہسی فی جو علی کے بیٹی کہا کہ ہسی
کہا مستمر نے جو سیلہاں کی بیٹی انہوں نے اپنی باپ سی انہوں نے سلیمان عیسیٰ سے

ادھونون فی عطیہ سی ادھونون فی ابھید سی ادھونون فی فرمایا کہ جب ہر کا دل ہوا رومی
 لوگ فارس م الونیر غالب ہوئی سوایا نوا لوگوں پہ پہا لگا پہا درسی آلہ غلبتہ الزور
 یہاں تک کہ یقیناً لکھنؤ اللہ کہہا پہا پناہ والی لوگ اس سی خوش ہوئی کہ رومی غالب
 ہوئی فارس م الونیر سی طرح چہرہ انصاری علی فی غلبتہ الزور فائدہ فارس
 لوگ کافر تھی آگ کو پوجتی تھی رومی لوگ بھی اگرچہ کافر تھی نصرانی تھی حضرت عیسیٰ کو
 اللہ کا بیٹا جانتی تھی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتی تھی مگر آگ
 پوجنی والو نسی انکا کفر کم تھا کیونکہ حضرت عیسیٰ کو اور جیل کو اور حضرت موسیٰ کو
 اور توراہ کو اور بہت سی پیغمبر کو جانتی ہیں اور قیامت کو برحق جانتی ہیں اس لئے
 محمدی لوگ چاہتی تھی کہ آگ پوجنی ہو الونیر نصاریٰ کا غلبہ ہی سوایک لرٹائی میں آگ
 پوجنی والی غالب ہوئی اللہ تعالیٰ فی خبر دی کہ چند برس میں دم کی نصاریٰ آگ
 پوجنی الونیر غالب ہو گئی اور سدن موسیٰ خوش ہو گئی جب ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 مدینہ میں آئی اور مکہ کی کافروں پر ہر کے میدان میں فتح پائی اور سدن روم کے نصاریٰ
 نے آگ پوجنی والو نیر فتح پائی مسلمان بہت خوش ہوئی پھر اللہ تعالیٰ فی اسی
 آیت کو دوسری طرح ادا مارا غلبتہ فین کی اور لکھنؤ اور پرنس کے ساتھ اسکا مطلب یہاں
 کہ غالب ہوئی رومی یعنی روم کے نصاریٰ بہت نزدیک زمین میں اور وہ بعد
 غالب ہوئی اب عاجز کئی جائیگی زمین دوسری خبر اللہ تعالیٰ نے دی کہ آج نصاریٰ
 آگ پوجنی والو نیر غالب ہوئی ہیں اب چند برس میں محمدیوں کا نصاریٰ کے اوپر غلبہ
 سویدر کی لرٹائی سی نوین برس جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت
 ابو بکر صدیق نے روم کی نصاریٰ پر فوج بھیجی بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں نصاریٰ
 محمدیوں کی شکست پر شکست کھاتی رہی آخر حضرت عمر کے وقت میں سارا ملک
 نصاریٰ کا محمدیوں کی قبضہ میں آیا اللہ اب پھر محمدیوں کو اسی طرح سب غلبہ

اپنے فضل و کرم سے اب یہ ذکر ہے کہ کافرون فی السعیمین اقرار نامہ لکھ کر
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انکی نزدیک شہدہ دار و کوئی گھیر لیا اور اناج کو
 پہنچانی کا رستہ بند کر دیا تین برس تک بعد اچکے بتلا دیا کہ وہ آخر از نامہ
 جو کافرون فی الکہا ہتا اور سکو کثیر کہا گیا کافرون فی دیکھا اور ویسا ہی
 بایا تب ظلم سی کچھ بات اوٹھا یا سولانا محمود علیہ نے طبقات سے نقل کیا ہی
 کہ جب قریشیوں کو خبر پہنچی کہ نجاشی نے حضرت جعفر کی اور اونکی ہمراہیوں کی غرت
 کی اونکی دل پر اسکا برا صدہ گنہ اور غصی میں آئی اور سب فی اسپر کا کیا کہ محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کو مار ڈالیں اور ہاشم کی اولاد کی اور پر ایک خط لکھا کہ اوکی گہرانے میں نکاح
 نہ کرو اور اوکی ماہتہ کہہ نہ بیجو اور اونسی نہ ملو اور یہ خط منعمو سجدہ می نے لکھا جو حکمران کا
 بیٹا ہتا سوا دسکا ماہتہ نقل ہو گیا اور اس خط کو کعبہ کے درمیان میں اٹکا دیا اور محمد کی
 چاندرات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سے ساتویں برس ہاشم کی اولاد
 کو ابوطالب کی گہانی میں گھیر لیا اور مطلب جج ہاشم کی بہائی تھی اونکی اولاد سب
 ملکر ابوطالب کی پاس اونکی گہانی میں جج ہوئی اور ابوطالب قریشیوں کی طرف
 نکلا اور اوکا مددگار ہوا اور ہاشم اور مطلب کے اولاد پر اناج کا پہونچنا بند کیا سودہ جج کے
 موسم میں نکلتی تھی پھر دوسری جج میں نکلتی تھی یہاں تک کہ اونپر انتہا کی تکلیف پہنچی اور
 اوسمیں تین برس ٹھہری رہی پھر اللہ نے اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی خط
 کا حال بتا دیا کہ زمین کے کیر می نے کہا لیا جو کچھ اوسمیں زیادتی اور ظلم تھا اور باقی رہ گیا
 جسقدر اوسمیں اللہ کا ذکر تھا پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے اسکا
 ذکر کیا ابوطالب فی قریشی کافرون سے کہا کہ میری بہتھی نے حجہ خبر دی اور اونسی
 کہی جیسی جہو نہ نہیں بولایہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری خطہ کے اوپر زمین
 کے کیر می کو غالب کر دیا اور سنی چاٹ لیا جو کچھ اوسمیں زیادتی اور ظلم تھا اور باقی رہ گیا

اوسمین جب قدر اللہ کا ذکر تھا سو اگر سیرا ہتیجا سچا ہو تو تم اپنی بُری ارادہ سی باز آؤ اور
 اگر جو ٹا ہو گا تو میں اسکو تمہاری ماتہ میں دی دوں گا تم اسکو قتل کیجو یا قید کیجو وہ
 لوگ بولی تہنی یہیہ انصاف کی بات کہی پہر جب دیکھا تو اس خط کا حال دیا یہی تھا
 جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ لوگ شرندہ ہوئی اور
 انہوں نے اپنی سر جہکالٹی تب ابوطالب بولی ہم کس لٹی قید کئی جاتے ہیں اور
 کہیرے جاتی ہیں اور یہ معاملہ صاف کہل گیا تب قریشی لوگ آپسین ایک کو ایک
 ملاست کرنے لگی اس بات پر ہاشم کی اولاد سے انہوں نے بدسلوکی کی پہر وہ لوگ
 ہاشم کی اولاد اور مطلب کے اولاد کی طرف ٹکلی اور اونیسی کہا کہ نکلو اور اپنی گھر و زمین آؤ
 سو وہ سب اپنی گھر و زمین اُسے اور نکلا اور نکلا دسویں برس میں تھا اب یہہ ذکر
 ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا ابوطالب جب مرنے لگی
 آپ فی اونیسی اور سب سے فرمایا کہ ہولالا اللہ! اللہ! اون لوگوں نے فی نما نا
 اونکے مقدمہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سوزہ ص کی آستین
 او ترین امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہسی فرمایا محموندے کہا کہ ہسی کہا عبد الرزاق فی
 کہا کہ ہکو خبر دی مٹمر نے انہوں نے زہری سی انہوں نے سبب کی ہی سے
 انہوں نے اپنی باپ سی کہ جب ابوطالب کی مرنے کا وقت آیا حضرت نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم اونکی اوپر داخل ہوئی اور اونکی پاس ابو جہل تھا آپ نے فرمایا کہ اسی چچا کہ ہولالا
 اللہ! یعنی نہیں کوئی مالک سو اللہ کے ایک کلمہ سی کہ حجت کروں گا تمہاری لٹی اور
 باعث سی اللہ کے پاس تب ابو جہل اور ابو امیہ کا بیٹا عبد اللہ بولی اسی ابوطالب
 کیا بنیاز ہو جاؤ گے عبد المطلب کے دین سی پہر وہ دونو اونیسی باتیں کرتے رہی یہاں تک
 کہ پچھلی بات جو ابوطالب نے اونیسی کہی سو یہہ کہا کہ عبد المطلب کی دین پر ہوں تب
 حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں تیری لٹی بخش مانگوں گا جب تک مجھ کو

منع نہ کیا جاسی گا پہر اور تری یہ آیت مَآ كَانَ لِلنَّحْيِ وَالَّذِينَ آمَنُوا اَن يَسْتَعْتِدُوا
 النَّشْرَ كَيْفَ وَكَوْكَالُوا اَوْ لِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
 اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْحَبَشَةِ یعنی نہیں ہی نبی کے واسطی اور ایمانوالوں کے
 واسطی کہ بخشش مانگیں شریک نہیں لانے والو کی واسطی اگرچہ جو دین ناتے والی بعد اسکی
 کہ اوپر کہل گیا کہ وہ لوگ ہیں دوزخ کی اور اور تری یہ آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَةَ
 یعنی بیشک تو نہیں راہ دیتا جسکو تو چاہی لیکن اللہ دیتا ہی جسکو چاہی دوسری
 سند امام بخاری نے یوں پہنچائی کہ ہسی فرمایا ابو الیمان فی کہ ہکو خبر دی شعیب فی
 اوہون فی زہری سی ابے وہی مطلب ہی آئین یون ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم ابوطالب سے وہی کلمہ کہتی رہی اور وہ دونو وہی بات کہتی رہی یہاں تک کہ چھپلی با
 ابوطالب فی یہ کہی کہ عبدالمطلب کی دین پرہون صحیح مسلم میں ابوہریرہ کی روایت
 میں یون ہی کہ جب آپ فی فرمایا کہ لا الہ الا اللہ ابوطالب بولے کہ اگر یہ بات
 نہوتی کہ قریشی لوگ مجکو طعنہ دینگے اور کہیں گے کہ بقراری اور گہرا ہٹ کے باعث
 اوسنی یہ کلمہ کہدیا یہ خوف نہوتا تو میں اس کلمہ سی تمہاری انکہہ شہدی کردیتا امام ترمذی
 جامع میں فرماتی ہیں کہ ہسی فرمایا محمد فی جو غیلان کے بیٹی اور عبد نے جو حید کے
 بیٹی مطلب نو کا ایک ہی دونو نے کہا کہ ہسی کہا ابو احمد نے کہا کہ ہسی کہا سفیان
 اوہون نے غمش سی اوہون فی بھیجی سی کہا عبد نے کہ وہ عباد کی بیٹی ہیں اوہون
 نے سعید سی جو حیدر کے بیٹی اوہون نے ابن عباس سی اوہون فی فرمایا کہ ابوطالب
 بیمار ہوئی تب قریشی لوگ اونکی پاس آئی اور حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم ہی
 اونکی پاس تشریف لائی اور ابوطالب کی پاس ایک مرد کے بیٹھنی کی جگہ تھی تو
 ابوہریرہ اوٹھا کہ آپ کو روکی اور ابوطالب سی لوگوں نے آپ کی شکایت کی ابو
 طالب فی کہا اسی میری بہائی کے بیٹی تم اپنی قوم سی کیا چاہتی ہو آپ نے فرمایا کہ

اوسین جعفر اللہ کا ذکر تھا سو اگر سیرا ہتھیاسچا ہو تو تم اپنی بُری ارادہ سی باز آؤ اور
 اگر چوٹا ہو گا تو میں اوسکو تمہاری ہاتھ میں دی دوں گا تم اوسکو قتل کیجیو یا قید کیجیو وہ
 لوگ بولی تھی ہینہ انصاف کی بات کہی پہر جب دیکھا تو اوس خط کا حال دیا تھی
 جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ لوگ شرندہ ہوئی اور
 انہوں نے اپنی سر جھکا لی تب ابوطالب بولی ہم کس لئی قید کئی جاتے ہیں اور
 کہہ رہے جاتی ہیں اور یہ معاملہ صاف کہل گیا تب قریشی لوگ آپس میں ایک کو ایک
 ملاست کرنے لگی اس بات پر ہاشم کی اولاد سے انہوں نے بدسلوکی کی پہر وہ لوگ
 ہاشم کی اولاد اور مطلب کے اولاد کی طرف ٹھکی اور اونس کی کہا کہ بھلاؤ اور اپنی گھر و زمین آؤ
 سو وہ سب اپنی گھر و زمین آئے اور نکلتا اور نکلا دوسو برس میں تھا اب یہہ ذکر
 ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا ابوطالب جب مرنے لگی
 آپ نے اونس کی اور سب سے فرمایا کہ ہولالا لا الہ الا اللہ اون لوگوں نے نہ مانا
 اونکے مقدمہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سوزہ ص کی آستین
 او تیریں امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہمسی فرمایا مجھو نے کہا کہ ہمسی کہا عبد الرزاق نے
 کہا کہ مجھو خبر دی مغم نے انہوں نے زہری سی انہوں نے مسیب کی بیٹی سے
 انہوں نے اپنی باپ سی کہ جب ابوطالب کی مرنے کا وقت آیا حضرت نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم اونکی اوپر داخل ہوئی اور انکی پاس ابو جہل تھا آپ نے فرمایا کہ امی چچا کہو لا الہ
 الا اللہ یعنی نہیں کوئی مالک سوا اللہ کے ایک کلمہ سی کہ حجت کروں گا تمہاری لئی اور
 باعث سی اللہ کے پاس تب ابو جہل اور ابواسیہ کا بیٹا عبد اللہ بولی اسی ابوطالب
 کیا بنیزا ہو جاؤ گے عبد المطلب کے دین سی پہر وہ دونو اونس باتیں کرتے رہی یہاں تک
 کہ پچھلی بات جو ابوطالب نے اونس کی کہی سو یہ کہہ کہ عبد المطلب کی دین پر ہوں تب
 حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں تیری لئی بخشش مانگوں گا جب تک مجھو

منع نہ کیا جاوی گا پھر دوسری یہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا
 لِلنَّاسِ كُلِّهِمْ وَلَا يُغْفِرُوا لَأُولَئِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
 أَنَّهُمْ ظَالِمُونَ اَلْحَسْبُ عِزِّهِ یعنی نہیں ہی نبی کے واسطی اور ایمانوالو کے
 واسطی کہ بخشش مانگیں شریک پیہر نے والو کی واسطی اگرچہ یہودین ناتے والی بعد اسکی
 کہ او نہ پہل گیا کہ وہ لوگ ہیں دوزخ کی اور دوسری یہ آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِي السُّعْيَةَ
 یعنی بیشک تو نہیں راہ دیتا جسکو تو چاہی لیکن اللہ دیتا ہی جسکو چاہی دوسری
 سند امام بخاری نے یوں پہنچائی کہ ہسی فرمایا ابو الیمان فی کہ ہکو خبر دی شعیب فی
 اونہون فی زہری سی آگے دی مطلب ہی آئین یون ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم ابوطالب دی کلمہ کہتی رہی اور وہ دونو دی بات کہتی رہی یہاں تک کہ پچھلی بات
 ابوطالب فی یہ کہی کہ عبدالمطلب کی دین پر یون صحیح مسلم میں ابو سرہہ کی روایت
 میں یون ہی کہ جب آپ فی فرمایا کہ لا الہ الا اللہ ابوطالب بولے کہ اگر یہ بات
 نہوتی کہ قریشی لوگ مجھکو طعنہ دینگے اور کہیں گے کہ بقراری اور گبرارٹ کے باعث
 ادنیٰ یہ کلمہ کہدیا یہ خوف ہوتا تو میں اس کلمہ سی تمہاری انکہہ شہدی کردیتا امام ترمذی
 جامع میں فرماتی ہیں کہ ہسی فرمایا محمد فی جوخیلان کے بیٹی اور عبد نے جو حمید کے
 بیٹی مطلب دونو کا ایک ہی دونو نے کہا کہ ہسی کہا ابو احمد نے کہا کہ ہسی کہا سفیان
 اونہون نے عیش سی اونہون فی یحییٰ سی کہا عبد نے کہ وہ عباد کی بیٹی ہیں اونہون
 نے سعید سی جو جنیر کے بیٹی اونہون نے ابن عباس سی اونہون فی فرمایا کہ ابوطالب
 بیمار ہوئی تب قریشی لوگ ادبھی پاس آئی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی
 ادبھی پاس تشریف لائے اور ابوطالب کی پاس ایک مرد کے پیٹھنی کی جگہ تھی تو
 ابو جہل اڑھا کہ آپ کو روکی اور ابوطالب سی لوگوں نے آپ کی شکایت کی ابو
 طالب فی کہا اسی میری بہائی کے بیٹی تم اپنی قوم سی کیا چاہتی ہو آپ نے فرمایا کہ

چاہتا ہوں اور اسی ایک کلمہ کہ اوسکی باعث سی عرب ادنیٰ تابع دار سو جاوین اور ہم مذکور
 جزیہ دین کہا ایک سی کلمہ سی آپ فی فرمایا ایک کلمہ سی بہر فرمایا کہ اسی حجام کہ لا الہ الا اللہ
 یعنی نہیں کوئی مالک سوا اللہ کے تب وہ لوگ بولی ایک خدا نہیں یہ نہیں سنا
 پہلی دین میں اور کچھ نہیں یہ ایک بنائی ہوئی بات سی بہر ادنیٰ حق میں قرآن تا
 حَصَّ وَالْقُرْآنِ ذِی اللّٰہِ الْکَرِیْمِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عٰثِرٍ وَشِقَاقٍ
 یعنی قسم ہی قرآن نصیحت الی کی بلکہ جو لوگ منکر ہوئے غرور میں اور ضد میں یہاں
 تَمَسَّحْنَا بِهَذَا فِی الْمَلِئَۃِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا خِتْلَافٌ ۚ یعنی اور ہوں فی کہا
 کہ سنئی یہ نہیں سنا پہلی دین میں اور کچھ نہیں یہ ایک بات بنائی ہوئی دشوور
 میں یہ روایت ابن ابی شیبہ امام احمد اور عبد بن حمید اور ابن منذر و ابن ابی حاتم
 اور حاکم اور بیہقی اور ابن مردودہ سی نقل کی ہی اوسمیں یوں ہی کہ جب ابو طالب بیمار
 ہوئی لوگوں نے ابو طالب سی کہا کہ تمہارا بیٹا بچا ہماری ہٹا کر دن کو بڑا کہتا ہی اور
 ایسی ایسی باتیں کہتا ہی ابو طالب فی آپ کو بلا بچا جب آپ اسی تو ابو جہل ابو طالب
 کے پاس بیٹھ گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چپا کے پاس نہیں کی جگہ نہ ملی آپ
 دروازہ پاس بیٹھ گئی ابو طالب فی کہا اسی میری بہائی کے بیٹی تمہاری قوم کے
 لوگ تمہارا گلہ کرتے ہیں کہ تم ادنیٰ ہٹا کر دیکو بڑا کہتی ہو اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم
 نے سنہ سی تاک سند بچائی کہ کچھ قریشی لوگ مع ہوئی ادنیٰ ابو جہل تھا اور
 عاصی اور اسود تھا مطلب کا بیٹا اور کچھ قریشیوں میں کے بوڑھی ایک نے ایک سی
 کہا کہ چلو ابو طالب کے پاس کہ اوسی ہم گفتگو کریں محمد کے مقدمہ میں کہ وہ ہمارا انصاف
 کر دین کہ وہ ہماری ہٹا کر دیکو بڑا کہنا چوڑی اور ہم چوڑی دین اوسکو اور اوسکی خدا
 جسی نہ بچا بسیمہ کیونکہ ہم ڈرتے ہیں کہ اگر یہ بوڑھا مر جائیگا اور یہ بیان کچھ بات
 ہوگی تو عرب کے لوگ ہمکو معنے دین کے اور کہیں گی کہ اوسکو چوڑی رہی یہاں تک

کہ اور سکا چچا مر گیا تب اور سکوستانی لگی تب انہوں نے ایک مرد کو بھیجا جو مطلب
 کہلاتا تھا اور سنی ابوطالب پاس آئیکا اذن مانگا اور کہا یہ لوگ تیری قوم کے بوڑھے
 اور سردار ہیں تجھے پاس آنے کا اذن ملتی ہیں کہا اور کچھ داخل کر جب وہ داخل ہو کر
 بولی ای ابوطالب تم ہماری بڑی ہو اور ہماری سردار ہو سو اپنی بہن بھی سہی ہمارا لشکر
 کر دو اور انکو حکم کرو کہ ہماری ٹہا کر دن کو بڑا کہنا چور دین اور ہم انکو اور انکی خد
 چور دین ابوطالب نے آپکو بلا بھیجا جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی
 کہا ای میری بہن ائی کے بیٹی یہ لوگ بوڑھے ہیں تمہاری قوم کے اور سردار ہیں
 اور تسی انصاف چاہتی ہیں کہ تم ان کے ٹہا کر دن کو بڑا کہنا چور دو اور وہ ٹکوا اور
 تمہاری خد کو چور دین آپنی فرمایا اسی چچا میں اور کچھ نہ بلاؤں اس بات کی طرف
 جو اونچی حق میں اس سے بہتر ہے کہا تم انکو کس بات کی طرف بلاتی ہو فرمایا میں اور کچھ نہ بلاتا ہوں
 نہ طرف کہ ایک کلمہ کہیں کہ اسکی باعث سے عرب کے لوگ انکی تابعدار ہو جاویں اور
 وہ اسکی باعث سے عجم کے مالک ہو جاویں ابوجہل بولا وہ کیا ہی البتہ ہم وہ بات نہ کہو نہ
 گی اور اسکی دس برابر فرمایا کہ لا الہ الا اللہ یعنی نہیں کوئی مالک سوا اللہ کی و
 لوگ بہا گی اور بولی اسکی سوا کچھ اور مانگو اپنی فرمایا اگر تم سورج کو لا کر میری ماہتہ میں
 رکھ دو گی میں تسی اسکی سوا کچھ نہ مانگو نکادہ لوگ غصی ہوئی اور آپ کی پاس سے
 غصے میں اونٹنی اور بوسے قسم اللہ کی ہم جکڑا کہیں گی اور تیری خد کو جو جکڑا اس بتا
 کا حکم کرتا ہی مواہب لدنیہ میں ہی کہ ابن اسحق نے اور امام بہقی نے روایت کی ہی
 کہ حضرت عباس نے دیکھا کہ ابوطالب سوٹ ملائی تھی تب حضرت عباس نے اپنی کان
 اونکی طرف جھکا لی اور کہا ای میری بہن ائی کے بیٹی جو کالہ آپ کہتی تھی وہ میری
 بہن ہی نے کہہ دیا آپ بولی کہ مینی نہیں سنا امام بہقی نے اسکی سند پہنچائی یونس
 بن کبیر تک انہوں نے ابو اسحق سے انہوں نے کہا کہ جب کہ عباس نے جو بیٹی عبد اللہ

کے وہ بیٹی سعید کے وہ بیٹی عباس کے اونہون فی اپنی گہرا لوہن ہی کسی سے
اونہون فی ابن عباس سی امام ابو داؤد فرماتی ہیں کہ ہسی فرمایا شدہ نے کہا
کہ ہسی فرمایا بھی فی اونہون فی سفیان سی کہا کہ مجھی کہا ابو ہنی فی اونہون فی
ناجیہ سی جو کہ بے بیٹی ہیں اونہون فی حضرت علی سی اونہون فی کہا کہ بیٹی کہا حضرت
بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کا چچا بوڑھا گمراہ مر گیا فرمایا کہ جا اور دفن کر اپنی باپ
کو کچھ اور کام نکرنا جب تک کہ تو میری پاس نہ آوی بہرین گیا اور اسکو دفن کیا
اور آپ کے پاس آیا آپ نے مجھکو حکم کیا تو میں نے غسل کیا اور آپ نے میری لمبی
دعا کی امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہسی فرمایا عبد اللہ نے جو یوسف کی بیٹی اونہون
کہا کہ ہسی کہا لیث فی کہا کہ ہسی کہا ابن الہاد نے اونہون فی روایت کی عبد اللہ
سے جو خباب کے بیٹی اونہون نے ابو سعید خدری سی کہ اونہون نے حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور ادنیٰ پاس اونکی چچا کا ذکر ہو تو فرمایا یدیر سی شفا
قیامت کی دن اسکو فائدہ دے گی اور وہ تھوڑی سی آگ میں گر دیا جاوی جو اسکی ٹخنوں
تک پہنچی اور اسکا داغ اس سی جوش کر سی امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہسی فرمایا
سہد نے کہ ہسی فرمایا بھی نے اونہون فی روایت کی سفیان سی کہا کہ ہسی فرمایا
عبد الملک فی کہا کہ ہسی فرمایا عبد اللہ نے جو حارث کی بیٹی کہا کہ ہسی فرمایا عباس
نے جو عبد المطلب کی بیٹی کہ اونہون نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا
کہ آپ فی اپنی چچا کو بھی کچھ بچایا وہ تو آپ کی حمایت کرتا تھا اور آپ کی طرف
ہو کر لوگوں پر غصہ کرتا تھا آپ فی فرمایا وہ تھوڑی سی آگ میں ہی اور اگر میں نہ ہوتا
تو وہ آگ کے نیچے کی درجہ میں ہوتا اب یہیہ ذکر سی کہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم فی طائف کی طرف سفر کیا اور وہاں بھی لوگوں کو اللہ کا
پیغام پہنچایا اور ان سنگدلوں فی آپکو بہت ستایا جب وہ دہری

آپ پستی رستی میں جناب عدا اس جو عیسائی تھی آپ پر ایمان لا
 اور محمدی ہوئی اللہ اور نبی راضی ہی اور اسی رستی میں آپ کی زبان
 پاک سی قرآن سن کر جو نہیں سی تو شخص کان لاسی اور ہونے جاکر
 اپنی قوم کو سمجھایا اور کئی سمجھائی سی بہت جن جمع ہو کر آپ کی سامنے
 حاضر ہوئی آپ فی ساری رات جو نیکو قرآن سنایا اور اللہ پر پیغام
 پہنچایا اور ان کو شخص کو آپ کے جو نہیں ہیجا کہ آپ کی طرف سے جنوں کو
 اللہ کی حکم پہنچا دیں اور دین کی باتیں سکھلا دیں اللہ اور ان سب
 سی راضی رہی ابواب کذبہ میں ہی کہ پہر ابو طالب کی مرثیہ تین بار دہائی حضرت
 خدیجہ نے انتقال فرمایا اور سوقت حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سے دسواں
 برس تھا پہر چند دینی بعد اپنی حضرت سودہ سی جو زرعہ کی بیٹی تھیں نکاح کیا اور
 حضرت عائشہ سے جو حضرت ابو بکر کے بیٹی تھیں شوال کی مہینہ میں نکاح کیا پہر چند
 راتیں شوال کے باقی تھیں کہ آپ طائف کی طرف تشریف لی گئی کہ مکہ میں ابو طالب
 کے مرثیہ بعد آپ کو کافروں نے بہت ستایا آپ طائف کی طرف تشریف لی
 گئی اور زید جو عارضہ کے بیٹی تھی وہ آپ کی ساتھ تھی مہینہ بہر آپ طائف میں ہی قوم
 ثقیف کی سرداروں کو اللہ کی طرف بلائی رہی اور جنوں نے آپ کا کہنا مانا اور سو قوف کو اور
 علامہ کو درغلانا کہ وہ آپ کو بڑا کہنی لگی اور سو سی عقیقہ کے بیٹی بن وہ فرماتی ہیں کہ ادن لوگوں نے آپ کی
 میوے پر پیر ہونگی یہاں تلک کہ آپ کی دونو چوتیان جنوں نے لیں ان میں سے کسی کو سواروں نے کہا ہی کہ
 جب پہروں کے باعث آپ پستی تھی زمین پر نہ جاسکتے تھے وہ لوگ آپ کی دوفر
 بازو پر کئے اور بٹائی تھی اور آپ کو کھڑا کر کے تھی پہر جب آپ چلتی تھی وہ تیرہ ہینکتی
 تھی اور زید جو عارضہ کے بیٹی میں آپ کو سطح جاسے تھی کہ آپ کی شلین و شمنوئی سامنے
 کر دیتی تھی اور تیرہ کو ابھی اوپر لیتی تھی یہاں تک کہ زید کے سر میں زخم پہنچا تھا اور

صحیح بخاری میں ہی کہ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ مبینی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم سے عرض کیا کہ اُٹھ کے دن سی ابھی زیادہ کوئی دن تکلیف کا آپ کی اوپر
 گذر رہی آپ فی فرمایا کہ مجھ کو تیری قوم سی تکلیفین پہنچیں اور بہت بڑی تکلیف مجھ کو
 اوس سی گہائی کے دن پہنچی جب مبینی اپنی تین عبدیاللیل کی بیٹی کے سامنے کیا
 پہر جو مبینی جیاما تہادہ اوسنی نمانا پر میں اس غم میں اپنی منہ کے سامنے چلا گیا یہر مجھ کو
 سوش نہیں آیا مگر صوقت میں قرن الثعالب میں پہنچا ہوں تب مبینی اپنا سہ لڑوٹھایا
 تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدلی نے میری اوپر سایہ کیا ہی یہر مبینی دیکھا تو اسکی
 اندر جبریل ثبی او نہوں نے مجھ کو پکارا اور کہا اللہ نے سنا جو آپ کی قوم فی کہا
 اور جواب کو جواب دیا اور اللہ نے آپکی پاس پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہی کہ آپ
 اسکو حکم کریں جو چاہیں پہر پہاڑوں کی فرشتی نے مجھ کو پکارا اور میری اوپر سلام کہا
 پہر کہا ای صمد اللہ نے سنا جو آپ کی قوم نے کہا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں
 اور آپکی الاک فی مجھ کو آپکی پاس بھیجا ہی کہ آپ مجھ کو حکم کریں جو آپکا حکم سوا اگر آپ
 چاہیں تو ان دونو پہاڑوں کو ملا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں حضرت نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ نکالے گا انکی پہچان
 وہ لوگ جو فقط اللہ کو پوجیں گی اسکی ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی یا اللہ
 اپنی پیاری رسول پر لاکھوں درودیں اور جنتیں نازل کر جنہوں فی تیری
 راہ میں کیا صدمی اوٹھائی اور تیری پیغام سب کو پہنچائی مسکروں نے
 شرارت سی کس کس طرح ستایا مگر اوس پیغمبر برحق نے سوا تیری کسی کا در
 نمانا جب تک دنیا میں رہی جب تک جو تو فی حکم پہچا وہ او نہوں فی صفا
 صاف سب کو سنا یا دشمنوں کا فارت ہونا قبول نہ کیا ہمیشہ ہی جا ہا کہ کسی
 طرح پیہ راہ پر آدین اور اللہ کی عذاب سی بچ جا دین الہی اوس رسول پاک

کی اولاد پاک پر نزاردن و رد دین اور جنتین نازل کروا رکھو دین محمدی پر مضبوط رکھو
 آمین حبیب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طائف سی ٹپٹی رستی میں عتبہ اور شیبہ دونوں ہی
 رابعہ کے اپنی ایک باغ میں تھی امام زرقانی لکھتی ہیں کہ عقبہ کے بیٹی موسیٰ نے لکھا ہے
 کہ اچھی دونوں موسیٰ خون بہتا تھا آپ ادنیٰ باغون میں سی ایک باغ کی طرف چلی ایک
 انکور کے درخت کی نیچے آپ فی سایہ لیا جب انہوں نے آپ کو تکلیف میں دیکھا رشتہ
 کی محبت نے اونچی دلیں جوڑش کیا انہوں نے آپ کی واسطی عداس نصرانی کی
 ہاتھ جو اونکا غلام تھا ایک گچھا انکور کا بھیجا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
 ہاتھ اس خوشی میں رکھا تبسم اللہ کہہ کر کہا یا تب عداس نی آپ کی چہرہ مبارک کی طرف
 دیکھا پھر کہا قسم اللہ کی یہ کلام تو اس شہر کے لوگ نہیں کہتی ہیں تب حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کس شہر کا ہی اور تیرا دین کیا ہی اونہی کہا میں نصرانی ہوں
 نبیوی کا رہنی والا آپ فی فرمایا کہ وہ جو اچھا مرد تھا یونس شہی کا بیٹا تو اس کی بستی کا
 اوسنی کہا آپ فی کہانسی جانا امام زرقانی لکھتی ہیں کہ سلیمان شہی نے لکھا ہی
 کہ عداس نے کہا کہ قسم اللہ کی میں نبیوی سی نکلا ہوں اور اس میں دس مرد بیسی
 نہیں جو بیچانتی ہوں کہ شہی کون ہی آپ فی اوسکو کہانسی پہچانا آپ تو ان پڑہ
 میں ان پڑہ لوگوں میں رستی میں آپ فی فرمایا وہ سیرا بہا ہی ہی اور وہ سیرا طوم
 شہی ہی تب عداس جبکہ آپ کے ہاتھ اور سر اور پاؤں چوہنی لگی اور ایمان لاگ
 امام زرقانی لکھتی ہیں کہ ابن ہحاق نے لکھا ہی کہ جب عداس دن دونوں پاس گئے
 وہ دونوں ہی اسکا کیا باعث تھا کہ تو اس مرد کا سرور ہاتھ پاؤں چوستا تھا وہ بولا ہی
 سیرا سرور زمین میں کوئی شہی اس ہی بہتر نہیں انہوں نے مجھ کو ایسی بات بتا
 جو سوائی کے کوئی نہیں جانتا وہ دونوں ہی عداس تو اپنا دین مست چھوڑ دہ اس کے
 دین ہی بہتر ہی اور ہی رستی میں آپ فی دہ دعا مانگی ہی جو شہو ہی وہ دعا یہ ہی

یا اللہ میں تجسی لگہ کرتا ہوں اپنی زور کی سستی کا اور اپنی وسیلہ کی کمی کا اور لوگوں کی
 آنکھ اپنی بقدری کا ای سبب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والی تو سب رحم کرنے والی
 لوہی زیادہ رحم کرنے والی اور تو مالک ہی مکر و دو کا کسی طرف تو مجھ کو سونپی گا کسی دشمن
 کی طرف جو دور ہی سختی سی میری سامنی آتا ہی یا کسی دوست کی طرف جو نزدیک
 ہی کہ تو فی سیر کام او کی اختیار میں کر دیا اگر تو مجھ پر غصہ نہ تو مجھ کو کچھ ڈر نہیں سوا اسکی
 کہ تیرا دیا ہوا آرام میری الٹی بڑی سمائی کہتا ہی میں پناہ لیتا ہوں تیری منہ کی
 نور کی جسی دشمن ہوئی اندھیری اور بن گیا او سپر کام دنیا اور عقبی کا اس سی کہ
 او تری مجھ پر تیرا غصہ یا او تری مجھ پر غصہ تیرا سنا نا جاشی یہاں تک کہ تو راضی ہو
 نہیں باز آنا اور نہ قوت مگر تیری مدد سی روایت کیا ہی اسکو ابن اسحق فی اکام المعجزات
 ہی کہ ابن اسحق فی فرمایا کہ اللہ کے رسول اللہ او پیر درود بھیجی اور سلامت رکھی
 جب قوم ثقیف کی بہتری سی نا امید ہوئی آپ ظائف سی مکہ کی طرف چلی تھیں
 کہ جب نخلہ میں پہنچی رات کو کہ بڑی سہو کر نماز پڑھنی لگی اور اپنی پاس جو نہیں سی کسی
 شخص گذری وہ لوگ جنکا اللہ تعالیٰ فی ذکر کیا ہی اور جو میری سامنی ذکر سوا او
 یوں ہی کہ وہ سات شخص تھے یسعیین کی لوگوں میں سی پیر ادھون فی کان لگا کر سنا
 جب آپ نماز سی فراغت کی وہ لوگ چلی اپنی قوم کو ڈرا دین پیر اللہ تعالیٰ فی فرمایا
 وَإِذْ حَفِيفًا إِلَيْكَ لَقَرْنَا مِنْ أَلْفَيْنِ عَشْرًا یعنی اور جب پیر دیا ہمیں تیری طرف کسی شخص کو جو
 میں سی موصوف میں اور او کی شرح میں ہی کہ ابن اسحق فی کہا کہ اب او سوقت
 سورہ جن پرہ رہی تھی اور یسعیین ایک شہر سی جزیرہ بین اور جزیرہ ملک شام اور
 ملک عراق کے بیچ میں ہی آتا م بہت ہی ابو بکر تک سند پنچائی جو ابو شیبہ کے بیٹی
 ہیں ادھون نے فرمایا کہ مہسی کہا ابو احمد زبیری نے کہ مہسی کہا سفیان
 نے ادھون فی حاصم سی ادھون فی زبیری ادھون نے عبد اللہ سی جو سہو

نے بتی ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ لوگ اوسری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ
 قرآن پر رہ رہی تھی اعلیٰ نکلے میں بہر حب انہوں نے سنا بولی چپ رسوا اور وہ
 نو شخص تھے ایک زمین زد تھے ہی پیر و تارا اللہ تعالیٰ نے وَاِذْ صَوَّفْنَا لِاٰلِ
 نَعْرَامٍ اَلْحَقَّ بَيْنِناک یعنی حق تعالیٰ نے خبر دی اور فرمایا اور حب پیر دیا ہنر
 سہری طرف کسی شخصوں کو جو زمین سے کہشتی لگی قرآن کو بہر حب حاضر ہوئی اور
 بولی چپ رسوا بہر حب تمام ہو چکا پیٹہ پیر کر چلے اپنی قوم کی طرف درانی والی ہو کر
 بولی اسی ہماری قوم ہنری سنی ایک کتاب کہ اوتاری گئی موسیٰ کے بعد سچ بتانی
 والی اور کتابوں کو جو اوس سے پہلی تھیں راہ بتاتی ہی سچی دین کی طرف اور سید ہی
 راہ کی طرف اسی ہماری قوم قبول کر داند کے بلانی والی کو اور اوس پر ایمان لاؤ
 وہ تمہاری گناہ ٹکونہ ریگا اور ٹکونہ پاہ دیگا کہہ دینی دلی عذاب سے اور جو شخص
 نہ قبول کرے اللہ کے بلائے والی کو تو وہ نہیں ہی تہکانی والا زمین میں اور نہیں ہیں
 اوسکی اسی اوسکی سلوہ دگاردہ لوگ میں ان گراہی دین مشورہ کہ انام ہنری دلائل میں ابن
 جریر نے اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہی انہوں نے فرمایا کہ حضرت
 عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ میں جو زمانہ گذر جائے پیغمبروں کا انام ہو
 ہو گیا تھا اوس زمانہ میں نبی والی آسمان کے نگہبانی نہیں کی گئی اور جن آدمیوں
 کے نگہبانوں پر سنی کے واسطی ملے کرتے تھے بہر حب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کو پہلی آسمان کی نگہبانی بہت شدت سے ہوئی اور شیاطین ملے اور اس نئی بات
 دیکھ کر کہہ لائی اور بولی ہم نہیں جانتی کہ بدی کا ارادہ کیا گیا ہی زمین کی لوگوں سے
 یا ارادہ کیا اوسکی ساتھ دنگی رب فی ہلالی کاتب یلعین کہہ کہ زمین میں کوئی
 نئی بات ہوئی ہی بہر سب جن اوسکی پاس اکٹھی ہوئی ادنیٰ کہہ زمین میں حدیج
 ہو کر عادی بہر حکم خبر دے کہ یہ کیا خبر ہے جو آسمان میں نئی بات ہوئی ہی اور پہلی خبر ہے

وہ نصیبین کی لوگوں میں سے ہیں سوار تھے اور وہ جنوبی اشراف اور سردار تھے اور
 اونکو تہا سہ کی طرف پہچا وہ چلی یہاں تک کہ نخلہ کی نالی میں پہنچی حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کو بطن نخلہ میں صبح کے نماز پڑھتی پایا تب کان لگا کر سنا جب آپکو قرآن
 پڑھتی سنا بولے جب یہ ہو جب اپنی نماز سے فراغت کی اوہوں نے پیٹھ پھیری
 اپنی قوم کی طرف درستی کو گئی مولانا جلال الدین سیوطی در مشورین کہتے
 ہیں کہ واقعہ میں نے اور ابو نعیم نے کعب احبار سے روایت کی ہے اوہوں نے
 کہا کہ وہ نو شخص جو نصیبین کی لوگوں میں سے تھے جب بطن نخلہ سے اٹھے اور وہ غلام
 اور غلام اور غلام تھے اور اُردنیان اور احقبت اپنی قوم میں ڈرائی والی کہتے
 آسمی پہر بعد اسکی بھٹی اور اللہ کے رسول کی پاس حاضر ہوئی اور سردار پہنچی اور
 سلامت رکھی اور وہ تین سو تھے سو وہ تجوں تک پہنچی پہر احقبت بنی اکرا اللہ
 کے رسول پر سلام کہا اللہ اور سردار پہنچی اور سلامت رکھی اور عرض کیا کہ ہماری
 قوم آپکی ملاقات کی لٹی جھونچن حاضر ہوئی ہے تب اللہ کے رسول بنی اللہ اور
 درود پہنچی اور سلامت رکھی اور اس سے رات کو ایک وقت پر جھونچن میں آنے کا
 وعدہ کیا اور عبد بن حیدر نے اور ابن جریر نے اور ابو الشیخ نے عطلت میں
 ابن مسعود سے روایت کی ہے اوہوں نے کہا میں نے سنا اللہ کے رسول سے
 اللہ اور سردار پہنچی اور سلامت رکھی فرماتی تھی کہ آج کی رات میں جھونچن
 سامنی آستہ آستہ قرآن پڑھتا رہا جھونچن میں اور ابن ابی حاتم نے صحابہ
 کہ سند پہنچانی کہ اوہوں نے وَأَذْصَوْنَا لَكَ لَقَاءً تَجْنَ کے بیان میں فرمایا
 کہ وہ سات تھے تین حمران کے لوگوں میں سے اور چار نصیبین کے لوگوں میں سے اور
 نام تھے حسی اور شعی اور شاعر اور راضی اور رادوانیان اور حاتم اور شریق
 اور ابن جریر نے اور طبرانی نے اور ابن مردودہ نے اور ابن عباس سے روایت کی

کہ اونہوں نے واذ صوفنا الیک فخرًا من الحق کی بایمن فرمایا کہ وہ تو شخص تھی بصیر
 کی لوگوئیں سی پھر اللہ کے رسول فی السدا پیر درود بھیجی اور سلامت رکھی اونکو
 پیغام پہنچا دی دسطلی دمی قوم کی طرف سے بجا فائدہ یعنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اودن نوجون کو اپنی طرف سے نایب کر دیا کہ اپنی قوم کو ہماری پیغام پہنچا اور حکم شریعت
 کے بتاؤ ان نو میں انہ کے نام ان روایتوں میں ہو چکی ایک اور روایت سی ثابت ہی
 کہ نوین کا نام عمر و تھا السدا اودن سب سی راضی رہی اور سلم اور ابو داؤد نے علقہ کیا
 سند پہنچائی اونہوں نے کہا کہ مینی ابن مسعود سی کہا کہ تم میں سی کوئی جنون کی
 رات میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہی اونہوں نے کہا کوئی ہم میں
 اونکی ساتھ نہیں رہا لیکن ہم ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ
 تھی پھر نہی آیکونہ پایا تو ہم ہی آپکو نالون اور گھاسیون میں ڈھونڈ رہی کہا اونکو
 کوئی اور ملی گیا یا اونکو کسی فی دہو کی سی گرفتار کیا پھر بہت بری رات کسی
 قوم پر گزری ہوگی ویسی ہماری وہ رات گزری پھر جب صبح ہوئی ایک ایک کیا دیتی
 میں کہ آپ خراب ہاں کی طرف سے چلی آتے ہیں ہم ہی عرض کیا یا رسول اللہ ہم ہی آپکو
 نیا پایا پھر ہم ہی آپکو ڈھونڈا پھر آپ بکونہ ملی سو بہت بری رات جو کسی قوم پر گزری
 ہوگی ویسی ہماری رات گزری آپ نے فرمایا کہ میری پاس جنون کا بلانی والا آیا
 تھا سو میں اوسکی ساتھ گیا پھر ہم ہی اونکی سامنی قرآن پڑھا پھر آپ بکولے چلی اور
 بکوا دینی قدموں کی نشان دکھلائی اور اونکی آگ کی نشان دکھلائی سو جنون نے
 آپسی توشہ دنگا سو اپنی اونسی فرمایا کہ تمہاری دسطلی ہر ایک ہڈی ہی جس پر ذکر
 ہوا اللہ کے نام کا پڑی کی تمہاری ماتون میں جیسی بہت گوشت سی بہری ہوئی
 ہوتے ہی اور ہر ایک منگی گنی چارہ ہی تمہاری جانور دنگا پھر اللہ کے رسول
 نے السدا پیر درود بھیجی اور سلامت کہی فرمایا کہ میں سی استیجا نکر وہ کہہ

ہی تہ سارے یہاں ہو گا در عشق میں ہی کہ طبرانی نے اس میں اور ابن مرد
 نی ابن عباس سے روایت کی انہوں نے کہا کہ پیر ہی کئی جن اللہ کے رسول کی طرف
 اسد ان پر درود پہنچی اور سلامت کہی دو بار اور تہی سردار جنو کی نصیحت میں فائدہ
 یہاں ہی معلوم ہوا کہ ایسا معاملہ دو بار گزارا کہ آپ قرآن پڑھ رہی تھی جنو کو اللہ نے
 اپنی طرف پیر دیا ایک بار وہ قرآن سن کر ایمان لائی آپکی ساسنی نہیں آئی اور گا ذکر
 دوسرے سوچا دوسری مرتبہ یہ نہ تو شخص جہنم میں ہی آپسی قرآن سن کر
 ایمان لائی پیر بہت سا صحیح جنو کا لیکر آپکی پاس حاضر ہوئی آپ اور کورابت
 بہر جو جنم قرآن سناتی رہی ان کو کو اپنی جنو کی طہارت اپنا نایب بنا کر بھیجا کہ جنو
 ایمان اور اسلام کی تعلیم فرما دیں الہی جن آدمیوں اور جنوں نے تیری رسول پاک
 کو دیکھا اور ایمان لایا اور آپکی زبان پاک سے تیرا کلام سنا اون سب پر انسی حشر
 کا منہ نہ برسا اور انکی درجی بلند کرادیم کہ انکی فضیل سی دین محمدی پر قائم رکھتے ہیں
 بعد اکی ہی پیر جن بہت بار آپ پاس آئی ہیں جن جنوں میں باجا اہل ایمان کا امام
 احمد نے فرمایا کہ ہسی کہا یعقوب نے جو براہیم کے بیٹی وہ سب کے بیٹی کہا کہ انجی کہا سیر
 باپے انہوں نے ابی ابن احق سے کہنے کہا ابو عبید نے جو عتبہ کے بیٹی وہ عبد اللہ کے بیٹی
 وہ عتبہ کے بیٹی انہوں نے ابو قحزہ سے انہوں نے ابو زید سے جو ازاد غلام ہیں
 عمر و حفصہ کے جو حشر کی بیٹی انہوں نے عبد اللہ سے جو سود کے بیٹی انہوں
 نے کہا کہ اس صح میں کہ ہم کہہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور
 آپ اپنی چند فریختوں تھی ایک ایک اپنی فرمایا دشمن میری ساتھ تم میں سی دو مرد
 اور ہرگز نہ اوٹھی میری ساتھ وہ مرد کہ اسکی دلیں دڑو بار کہینہ سویر میں کہ
 ساتھ ادھما اور ایک دو لچھی مینی ادھما کی جھکی بھی خیال تھا کہ دشمن باپنی ہی پیر
 انکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان ملک کہ ہم کہہ کے اپنی طرف پہنچی مینی

دیکھا کہ بہت سی صحیح صحیح میں اللہ کے رسول فی اللہ اور پیروں بھی اور مسلمانوں کے
 میری لہی ایک خط کھینچ دیا پھر فرمایا کہ اسی جگہ کھڑا رہنا یہاں تک کہ میں تیرے پاس
 آؤں پھر میں کھڑا اور آپ اؤ کی طرف چلی گئی پھر میں اؤ کو دیکھا کہ آپ سے مشورہ
 کر رہے ہیں پھر آپ اؤ کی ساتھ بڑے رات تک مشورہ کیا یہاں تک کہ صبح کی وقت
 میری پاس آئی فرمایا کہ تو کہہ اسی را اسی ابن مسعود میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ
 فرمائی تھے کہ تو کھڑا رہنا یہاں تک کہ میں تیری پاس آؤں پھر فرمایا تیری ساتھ وضو کا
 پانی ہی میں بولا ہاں میں اؤ سے دوپٹے کو کھولا تو وہ چہو ہارون کا شریعت تھا پھر اللہ کے
 رسول فی اللہ اور پیروں بھی اور مسلمانوں کے کہیں فرمایا کہ چہو ہارون پاکیزہ اور پانی ہے
 ایک کریمو الا پھر آپ فی اؤ سے وضو کیا پھر جب نماز پڑھیں کہ پڑھیں جوئی اؤ کو ان میں سے
 دو شخصوں فی پایا اور کھانا یا رسول اللہ ہم چاہتی ہیں کہ نماز میں آپ ہماری امام ہوں آپ نے
 اؤ کو دو نو کو اپنی بھی صاف بازہ کر کھڑا کیا پھر ہکو نماز پڑھائی پھر جب پڑھ چکی تھیں کہا
 یہ کون لوگ تہی یا رسول اللہ فرمایا یہ جن نصیبین کی تھی میں نے پاس آئی تھی کچھ
 معاملہ میں اؤ کی اسپین جگہ گزرتا ہوا سو میری پاس فیصلہ کے لہی آئی تھے اور انہوں
 فی جہی توشہ لگا سوتی اؤ کو توشہ دیا میں کہا اور آپ کی پاس کچھ چینی یا رسول اللہ جبکہ
 اپنی اؤ کو توشہ دیا فرمایا میں اؤ کو توشہ دیا گوبر کا جس قدر وہ گوبر پاوین گے اؤ کو جو
 پاوین گے یعنی وہ سب جو بن جاوین گی اور جس قدر وہ بڑی پاوین گے اؤ کو گوشت
 پسنی سوئی پاوین گے اور اؤ سو وقت منع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ استنجا
 کیا جاوی گوبر اور بڑی سے صحیح بخاری میں ہے کہ ابو ہریرہ فرماتی ہیں کہ جناب
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کو تیرہ ہونڈ دی کہ میں اویسے استنجا کروں
 اور بڑی اور گوبرست لایو پھر میں پتھر و کھو لایا جب آپ فی فراغت کی میں عرض کیا
 بڑی اور گوبر کا کیا حال ہی آپی فرمایا وہ دو نو جوئی خوراک میں سی میں لوریر ہے

پاس ان اچھی نصیبین کی جنوں کی آوردہ بہت اچھی جن میں دنوں میں جسے
 توشہ مانگا میں ان کی وسطی اللہ سی دعا کی کہ وہ جس بڑی پروا جس کو پرگزشت
 اوسکی اوپر کہا نا پادین کے امام بیہقی نے دلائل البتوۃ میں فرمایا کہ ہسی فرمایا ابو عبد اللہ
 حافظ نے کہا کہ ہسی فرمایا بغداد میں اپنی اصل کتاب سی حسن نے اب عبد اللہ نے جو محمد
 بیٹی کی بیٹی والی کہا کہ ہسی فرمایا سہیل کی اب محمد سلیمان نے جو سہیل کی بیٹی
 کہ ہسی فرمایا صالح کی اب عبد اللہ نے جو صالح کی بیٹی کہ مجھ سے فرمایا ایشے جو سعد کے
 بیٹی کہ مجھ سے فرمایا یونس کے جو یزید کے بیٹی وہ ابن شہاب سی کہا کہ محکمہ خبر دی
 عثمانی باب ابن سہ خراعی نے آوردہ ایک مرد تہی شام کے لوگوں میں کہ اوپر
 نے سنا عبد اللہ سی جو مسعود کی بیٹی وہ کہتی ہیں کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 جب مکہ میں آپ اپنی رفیقوں سی فرمایا کہ جو شخص تم میں سی چاہی کہ چلی رہے ہو
 پاس حاضر ہوئی سو اوہیں سی سیکر سو کوئی حاضر نہ ہوا نہ تم چلی یہاں تک کہ جب
 ہم مکہ کی اونچی طرف پہنچی آپ سیکر لے اپنی پاؤں سی ایک خط کہیںجہ دیا پھر محکمہ حکم کیا کہ
 بیٹوں پہر آج پہاں تک کہ کھڑی ہوئی اور قرآن شروع کیا پہر آگے بہت جا
 فی وہاں تک لیا کہ میری اور آپ کے بیچ آ رہو گئی کہ میں آپ کی آواز نہیں سنا رہا
 پہر وہ لوگ چلی گئی اور آپ صبح کی ساتھ فرغت پائی اور بعضی دینو میں آج ہی کہ میں
 مسعود نے فرمایا کہ میں نے جنوں نے حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا
 کون گواہی دیوی کہ آپ اللہ کی پیغام پہنچائیوالی ہیں اور اس جگہ کے نزدیک
 درخت تھا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسنی فرمایا بھلا دیکھو تو اگر یہ درخت
 گواہی دیوی تم ایمان لاؤ گی وہ بولی ہاں جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
 درخت کو بلایا وہ آیا ابن مسعود نے فرمایا کہ میں اوسکو دیکھتا کہ اپنی شاخوں کو کہتے
 آتا تھا حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو گواہی دیتا ہی کہ میں اللہ کی پیغام پہنچا

ہوں وہ درخت بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے پیغام پہنچا کر
میں امام ترمذی جامع میں فرائی میں کہ ہمیں فرمایا عبد الرحمن نے
جو واقعہ کے میں کہ ہمیں فرمایا ولید بنی جو مسلم کی بیٹی وہ روایت کرتے ہیں ہیری جو
محمد کے بیٹی وہ محمد سے جو منکر کے بیٹی وہ جابر بنی وہ ہونانی فرمایا کہ اللہ کے
رسول اللہ اور نور و یحییٰ اور سلامت رکھی اپنی فقیہ نیر نکلی اور انکی سامنے ہوں
رحمن کو اول ہی آخر تک پڑا وہ سب چکی رہی پہر بی فرمایا کہ میں جنوں کی سنا
جنوں کی راتیں سکھو پڑا تھا وہ جواب دینی میں ہمیں اچھی تھی جب میں آتا تھا اس
کی اس قول پر فرمائی الاء ربکم انکذا بان جنی پہر کیا کیا نعتیں اپنی رب کے
جہلا و گ کہتی تھی کہ لا یشتی من ثلک ربنا قلذب ثلک انکما یشتی کسی
چیز کو تیری نعتوں میں ہی مالک ہماری ہم نہیں جہلا تھی میں سو تیری اپنی
سب تعریف اب پہرے دیکھی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت جبریل کو انکی اصل صورت میں ہی دوبار دیکھا ایک بار
میں میں دوسری بار سنا توں اسکا بھی اور پہرے حراج کی راتیں خبر
را تین اللہ بنی آپ کو سنا توں اسکا توں اور پڑا یا اور خود اللہ آپس باقر
لیں اور پانچوں نمازوں کا حکم فرمایا اور بیت کچھ غیب کا خانہ آپ کو
دکھا یا امام ترمذی جامع میں فرائی میں کہ ہمیں فرمایا ابن ابی عمری کہ ہمیں
فرمایا سفیان بنی او ہون بنی خالد بنی او ہون بنی شعبی کہ مسروق بنی کہہا کہ حضرت
عائشہ بنی اس آیت کی مابین فرمایا لقد دانی من آیات ربہ الکہن لعلی البقرہ و کمین بنی
رکے بڑی نشانیاں کہ اپنی جبریل کو دیکھا اپنی او کو انکی اصل صورتیں فقط دو سے
بار دیکھا ایک بار اس سیر کی درخت کی پاس کہ وہیں تک پہنچے اور ایک بار جبار
میں کہ انکی لئی چہ سوزان و تہی سنا بکا کنارہ ڈانک یا تبا امام ترمذی فرائی میں

کہ ہسی فرمایا عبد نے جو حجہ کی بیٹی او نہون سے لہا کہ ہسی کہا حبیب اللہ سے
 ابو زمرہ کے بیٹی او نہون سے اسرائیل سے او نہون نے ابو اسحاق سے او نہون
 فی عبد الرحمن سے جو زید کے بیٹی او نہون نے عبد اللہ سے او نہون سے
 فرمایا کہ کذاب القول دیکھا رہی لیکن نہیں غلطی کے دل میں او نہون جو کچھ کہہ
 کہا کہ اللہ کے رسول بنی اللہ او پزور و دہی اور سلامت رکھی جب بریل کو ایک رفرق
 جو ربیعین دیکھا کہ جو کچھ دیباں آسمان اور زمین کے ہی سب اوسنی بہر کہ
 امام سلم فرماتی ہیں کہ ہسی فرمایا زبیر نے جو حب کی بیٹی کہ ہسی کہا اسماعیل سے
 جو ابراہیم کے بیٹی او نہون سے وادسی او نہون نے شعبی سے او نہون سے
 مسروق سے او نہون فی حضرت عائشہ سے کہ او نہون بنی اللہ کے رسول سے
 اللہ او پزور و دہی اور سلامت رکھی اس آیت کا مطلب پوچھا وَلَقَدْ رَاَهُ بِآخِ الْمِيْنِ
 وَلَقَدْ رَاَهُ تَرَكَ اُخْرَىٰ عِیْنِ مِثْلَ دِیْہَا اُوسنی اوسکو آسمانی کستاری کہلے ہوئی
 براور لہتہ دیکھا اوسکو بارہ دوسرے تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ
 ذکر خبر بریل کا ہے وود جو او کی صورت ہی حسب و بنا لی گئی ہیں اوسنی صورت پر
 او کو سینی ان دو مرتبہ کے سوا نہیں دیکھا میں او کو آسمان سی او ترقی ہوئی دیکھا
 کہ ہما کی درمیان زمین تک جو کچھ ہے وود او کی جسم کے بڑائی سی بہر گنا ہے
 فرمایا ابن مسعود کہ ہسی کہا ابو اسامہ نے لہا ذکر بانی او نہون نے ابن اشرج
 او نہون بنی عامر سے او نہون بنی مسروق سے کہ او نہون نے حضرت عائشہ سے
 سی اس آیت کا مطلب پوچھا وَلَقَدْ رَاَهُ تَرَكَ اُخْرَىٰ عِیْنِ مِثْلَ دِیْہَا اُوسنی اوسکو آسمانی کستاری کہلے ہوئی
 فرمایا ابن مسعود کہ ہسی کہا ابو اسامہ نے لہا ذکر بانی او نہون نے ابن اشرج
 او نہون بنی عامر سے او نہون بنی مسروق سے کہ او نہون نے حضرت عائشہ سے
 سی اس آیت کا مطلب پوچھا وَلَقَدْ رَاَهُ تَرَكَ اُخْرَىٰ عِیْنِ مِثْلَ دِیْہَا اُوسنی اوسکو آسمانی کستاری کہلے ہوئی
 فرمایا ابن مسعود کہ ہسی کہا ابو اسامہ نے لہا ذکر بانی او نہون نے ابن اشرج
 او نہون بنی عامر سے او نہون بنی مسروق سے کہ او نہون نے حضرت عائشہ سے

ایک ہی پاس تھی اپنی اور اس صورت میں جو آدمی صورت ہی سوا دھنوں فی وہاں
 لیا کتا رہ آسمان کا فائدہ اس آیت کی دوسرے مطلب میں ایک مطلب یہی ہے کہ
 حضرت جبریل وتری اور نزدیک تھی دوسرے مطلب یہی ہے کہ سراج کی رات میں
 اللہ تعالیٰ اور ترا اور نزدیک آیا یہ مطلب آگے آتا ہے در مشور میں ہی کہ روایت
 کیا عبد فی جو حیدر کے بیٹی میں دھنوں فی ابن عمر تک سند پہنچائی کہ جبریل آیا
 کرتے تھے حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم پاس دھیا کلبی کی صورت میں امام احمد
 اور ابوشیحہ فی حضرت عائشہ تک سند پہنچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 فی فرمایا کہ مینی جبریل کو اور ترے ہوئی دیکھا جو نچہ دونوں کا رون کی سج میں
 ہی وہ ادنیٰ بہر گیا اور پیر سندس کی کپڑی تھی جنہیں ہوتی اور یاقوت لٹکتی تھی
 ابن مبارک فی زہد میں ابن شہاب سی روایت کی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم فی جبریل سی سوال کیا کہ اپنی صورت اور کو دیکھا دین جبریل ہی کہا ایک
 اسکی تاب نہ آدمی کی فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تم ایسا ہی کرو پیر جناب پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم صلی کبیر ملکی چاند فی رات میں تب آپاس جبریل اپنی صورت میں
 آئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اور کو دیکھا ایک خوش آگیا پیر آپ
 بشیر ہوئی تو جبریل کو تہامی ہوئی تھی اور ایسا آیا کہ ہاتھ ایک سینہ پر اور دھنوں
 ہاتھ ایک دو لوگ نہ ہوئی سج میں رکھی ہوئی تھی تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم فی فرمایا کہ مجھ کو خیال تھا کہ خلق میں کوئی شی اسطرح کی ہی جبریل فی فرمایا
 پیر کیا حال ہوا اگر آپ اسرافیل کو دیکھیں اور ملی تو بارہ بار دھنوں میں ایک بازو پور میں
 اور ایک بازو پچھم میں اور غرض انکی کندہ ہوئی سج کی جگہ پیری اور از کا جسم کہی
 کہی سمٹ جاتا ہی اللہ کی عظمت یہاں تک کہ وہ چڑھا کہ طیر چڑھ جاتی
 میں یہاں تک کہ غرض کو فقط اللہ کی عظمت اور تہامی ہوتی ہی اس دھنوں

معراج کی رات کا ذکر یوں ہی کہ امام مسلم فرماتی ہیں کہ سب سے فرمایا شیبا بن
 جوفروغ کے بیٹے ہیں کہا کہ سب سے فرمایا خدا دینی جو سلمہ کی بیٹی ہیں کہ سب سے کہا ثابت
 ثبانی بنی ادنہون بنی النش سے جو مالک کی بیٹی کہ اللہ کے رسول بنی الدار و نیر
 درود پہنچی اور سلامت کہی فرمایا کہ میری پاس براق لایا گیا اور وہ ایک خانہ
 ہی سفید لٹا ہوا سی اور بچا اور بچہ سی بچا اپنا قدم اس جگہ کی نزدیک کھتا سی
 جہاں اس کی نگاہ پہنچتی ہی پیر میں اور پیر سوار سوار یہاں تک کہ عین بیت المقدس
 میں آیا پیر میں اور اسکو اس حلقہ میں باندھ دیا جیسے بنی باندھا کرتے تھے پیر میں مسجد
 میں داخل ہوا پیر میں اور در کھینچ کر پیر میں نکلا تو میری پاس جبریل علیہ
 برتن شرب کا اور ایک برتن کا آلا پیر میں اور وہ کھینچ کر جبریل بنی کہا کہ سنی بیدار تھی نا
 پسند کیا پیر وہ مجھ کو لیکر آسمان کی طرف چڑھی پیر جبریل بنی دروازہ کھلوا یا پیر کوئی بولا
 تو کون ہی کہا جبریل ہوں کوئی بولا اور تیری ساتھ کون ہی کہا محمد بن کوئی بولا
 اور انکو بلا بھیجا ہی کہا اور انکو بلا بھیجا ہی پیر جاری دھڑکی کہو لایا گیا پیر ایک ایک
 آدم کو دیکھا ادنہون بنی مجھ کو مر جا کہا یعنی جگہ کہ شادہ ہی اور میری بیٹی بہتری کی اور
 کی پیر وہ مجھ کو لیکر دوسری آسمان تک چڑھی جبریل نے دروازہ کھلوا یا کوئی بولا
 تو کون ہی کہا جبریل ہوں کوئی بولا اور تیری ساتھ کون ہی کہا محمد بن کوئی بولا
 اور انکو بلا بھیجا ہی کہا اور انکو بلا بھیجا ہی پیر جاری دھڑکی کہو لایا گیا پیر
 ایک ایک بیٹی اور دو کو دیکھا جو ابیسیم خاں کی بیٹی ہیں عیسیٰ بیٹی میریم کے اور بھی بیٹی زکریا
 کی اور ادنہون بنی مجھ کو مر جا کہا اور میری دھڑکی بہتری کی دھڑکی پیر وہ مجھ کو لیکر
 تیسری آسمان تک چڑھی پیر جبریل بنی دروازہ کھلوا یا کوئی بولا تو کون ہی کہا
 جبریل ہوں کوئی بولا اور تیری ساتھ کون ہی کہا محمد بن کوئی بولا اور انکو بلا بھیجا ہی
 بلا بھیجا ہی پیر جاری دھڑکی کہو لایا گیا پیر ایک ایک بیٹی یوسف کو دیکھا اور کرا دینے

جن کہ او کو در احسن دیا گیا ہی پیر و نہون فی مجکو مرجا کہا اور میری لمی بہتری
 کی دعا کی پیر وہ مجکو لیکر چوتھی آسمان تلک چڑی پیر جبریل فی دروازہ کہلوا یا
 کوئی بولا یہ کون ہی کہا جبریل ہون کوئی بولا اور تیری ساتھ کون ہی کہا
 محمد بن کوئی بولا اور انکو بلا بھیجا ہی کہا اور نکو بلا بھیجا ہی پیر ہماری لمی دروازہ
 کہلوا گیا پیر ایک ایک مینی اور یس کو دیکھا اور نہون نے مجکو مرجا کہا اور میری لمی
 بہتری کی دعا کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وَرَفَعْنَا سَعَادَتَكَ** اور ہم نے اسکو
 اونچا کیا ہی اونچی جگہ پر پیر وہ مجکو لیکر پانچویں آسمان تلک چڑی پیر جبریل
 نے دروازہ کہلوا یا کوئی بولا یہ کون ہی کہا جبریل کوئی بولا اور تیری ساتھ کون
 سے کہا محمد بن کوئی بولا اور انکو بلا بھیجا ہی کہا اور نکو بلا بھیجا ہی پیر ہماری لمی
 دروازہ کہلوا گیا پیر ایک ایک مینی اور ان کو دیکھا اور نہون نے مجکو مرجا کہا اور
 میری واسطی بہتری کے دعا کی پیر وہ مجکو لیکر چوتھی آسمان تلک چڑی پیر جبریل نے دروازہ
 کہلوا یا کوئی بولا یہ کون ہی کہا جبریل ہون کوئی بولا اور تیری ساتھ کون ہی
 کہا محمد بن کوئی بولا اور انکو بلا بھیجا ہی کہا اور نکو بلا بھیجا ہی پیر ہماری لمی دروازہ
 کہلوا گیا پیر ایک ایک مینی اور یس کو دیکھا اور نہون نے مجکو مرجا کہا اور میری
 بہتری کی دعا کی پیر وہ مجکو لیکر ساتویں آسمان تلک چڑی پیر جبریل فی دروازہ
 کہلوا یا کوئی بولا یہ کون ہی کہا جبریل ہون کوئی بولا اور تیری ساتھ کون ہی
 کہا محمد بن کوئی بولا اور انکو بلا بھیجا ہی کہا اور نکو بلا بھیجا ہی پیر ہماری لمی دروازہ
 کہلوا گیا پیر ایک ایک مینی اور یس کو دیکھا کہ اپنی پیٹہ بہت اعلیٰ و عظیم کی طرف تکی ہوئی
 تھی اور اس میں ہر روز ستر ستر فرشتے داخل ہوتے ہیں پیر اسکی طرف پلٹ کر
 میں آئے پیر وہ مجکو اس پیری کے درخت کی طرف لی گئی کہ زمین تلک پہنچ
 پیر ایک ایک دیکھا کہ اسکی پی جسی جان ہاتھوں کی اور اسکی پہل جسی شکل ابھری

جب اوسکو ڈھانک لیا امد کے حکم سے جس چیز نے ڈھانک لیا اوسکا رنگ پٹیل
 گیا پھر امد کی خلقت میں سے کسی کی طاقت نہیں کہ اوسکی حسن کا بیان کر سکی
 پھر امد نے سیری طرف پیغام بھیجا جو کچھ پیغام بھیجا پھر مجبور فرض کہیں پچاس تائین
 ہر دن رات میں پھر میں موسیٰ کی طرف اوترا ادھون نے کہا تمہاری مالک کی تمہارا
 است پر کیا فرض کیا مینی کہا پچاس تائین وہ بولی اپنی مالک کی طرف پھر حاد اور
 آسانی مانگو کیونکہ تمہاری است کو اسکی طاقت نہیں ہی کیونکہ مینی اسرائیل کے اولاد
 انرا یا ہی اور اوانکو جانچا ہی پھر میں پلٹ کر اپنی مالک کی طرف گیا پھر مینی کہا اے مالک
 سیری آسانی کر سیری است پر پھر مجھ سے پانچ کم کر دین پھر میں موسیٰ کی طرف پٹیا
 اور مینی کہا کہ مجھ سے پانچ کم کر دین وہ بولی کہ تمہاری است کو اسکی طاقت نہیں
 پھر اپنی مالک کی طرف پلٹ جا ہی پھر اوس سے آسانی مانگی پھر میں اپنی مالک کی اور موسیٰ
 کے درمیان میں آتا جانا رہا یہاں تک کہ فرمایا اے محمد یہ پانچ تائین میں
 دن اور رات میں ہر ایک نماز کے واسطی دس میں سو وہ پچاس تائین میں اور جو
 شخص نیکی کا ارادہ کری پھر اوسکو کری اوسکی لٹی ایک نیکی لکھی جائیگی پھر اگر اوسکو کریگا
 اوسکی لٹی دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص بدی کا ارادہ کری پھر اگر بدی تو کہہ نہیں
 لکھا جائیگا پھر اگر اوسکو کریگا ایک بدی لکھی جائیگی پھر میں اوترا یہاں تک
 کہ میں موسیٰ تک پہنچا اور مینی اوانکو خبر دی وہ بولی اپنی مالک کی طرف پھر جاؤ
 اور اوس سے آسانی مانگو پھر مینی کہا میں اپنی مالک کی طرف پلٹ کر بیان نکالتا
 کہ مجھ کو دس سے شرم آئی امام بخاری فرماتی ہیں کہ ہم سے فرمایا مذہبی جو خالد
 کے بیٹی کہا ہستی فرمایا ہم نے جو بیٹی بچی کے ادھون نے کہا کہ ہم سے فرمایا افتادہ
 ادھون نے اس سے جو مالک کے بیٹی ادھون نے مالک سے جو صدقہ کے بیٹی کہ
 امد کے بیٹی نے امد اور پھر درود بھیجی اور سلامت لکھی اوسنی اوس رات کا احوال

بیان فرمایا جسین وہ کسی کو بلائی گئی کہ اس بیچ میں کہ میں حطیم من تھا اور بعض بہت
 فرمایا کہ حطیم من لپٹا تھا ایک ایک میری پاس ایک ایسا پیر جو کچھ سکی و زبان سے
 اس تک اوسنی چاک کیا راوی کہتا ہی پیر میں جا رو سی کہا اور وہ میرے کھڑے تھے کہ
 ایک اسطی و وہ بولی سین کن شروع ہی ناف کی بالوں تک پہنچے فرمایا پیر اول نکالا پیر
 حشمت سولی کا زبان سی بہر ہوا لایا گیا پیر اول دہوا گیا
 پیر ہوا گیا پیر ایک سفید چانور بغل سی چھا اور حمار سی و چلا لایا اپنا قدم پی نگاہ لی چھپے
 کی نزدیک کہتا تھا پیر میں و سپر سو کیا گیا پیر چریل مجھ کو لی پل بہا تک گئی والی آسمان تک
 آئی پیر دروازہ کھلوا لایا گیا پیر کون ہی کہا جریل ہوں کہا اور تیری ساتھ کون کہا
 محمد میں کہا گیا اور دو کو بلا بھیجی کہا مان کہا گیا مرجا اوئی کی کہ بہت اچھا ہے
 یہ آنا جو وہ آئی پیر کھولا گیا پیر جب میں پہنچا تو ایک ایک اوسین دم نہی پیر کہا پیر
 باپ آدم من تم اوپر سلام کہو پیر میں اوپر سلام کہا او پتوں کی سلام کا جواب دیا پیر کہا
 ہی اچھی بیٹی کی واسطی اور اچھی بیٹی کی واسطی پیر وہ مجھ کو لیکر چڑھا یہاں تک کہ دوسرے
 آسمان تک آئی پیر دروازہ کھلوا لایا گیا پیر کون ہی کہا جریل ہوں کہا گیا اور
 تیری ساتھ کون ہی کہا محمد میں کہا گیا اور دو کو بلا بھیجی کہا مان کہا گیا مرجا اوئی کی
 کہ بہت اچھا ہے یہ آنا جو وہ آئی میں پیر حمار سی واسطی کھولا گیا پیر جب ہم چلی ایک ایک
 و مان بھی اور عیسیٰ ہی اور وہ دونوں خالہ کل بیٹی میں کہا یہ بیٹی اور عیسیٰ میں ایں و نو پیر
 سلام کہو میں سلام کہا اؤن و نو نے جواب دیا پیر بول مرجا ہی اچھی بہانی کی واسطی اور
 اچھی بیٹی کی واسطی پیر وہ مجھ کو لیکر پھیری آسمان تک چڑھی پیر دروازہ کھلوا لایا گیا پیر کون
 کہا جریل ہوں کہا گیا اور تیری ساتھ کون ہی کہا محمد میں لایا اور دو کو بلا بھیجی کہا مان
 کہا گیا مرجا ہی اوئی کے واسطے سو بہت اچھا ہے یہ آنا جو وہ آئی میں پیر کھولا گیا پیر جب میں
 پہنچا ایک ایک و مان یوسف ہی کہا یہ سفید میں اوپر سلام کہو پیر میں اوپر سلام کہا

انہوں نے جواب دیا یہ کہ مرچاہی اچھی پہا کی واسطی اور اچھی بنی واسطی پہرہ جھکو لیکر چڑھ
 یہاں تک کہ چوٹی آسمان تک آئی پہرہ دروازہ کھلوا یا کہا گیا یہ کہ کون ہی کہا جب جبریل ہون
 کہا گیا اور تیری ساتھ کون ہی کہا محمد بن کہا گیا اور انکو بلا بھیجا ہی کہا ان کہا گیا
 مرچاہی اونکی لئی بہت اچھا ہی یہہ آنا جو وہ آئی میں پہرہ دروازہ کھلوا گیا پہرہ میں پہنچا
 ایک ایک ان واسطی کو دیکھا کہا یہہ ہارون میں اپنے سلام کہو میں اپنے سلام کہو اور انہوں
 نے جواب دیا یہ کہ مرچاہی اچھی پہا کی واسطی اور اچھی بنی واسطی پہرہ جھکو لیکر چڑھ
 یہاں تک کہ چوٹی آسمان تک آئی پہرہ دروازہ کھلوا یا کہا گیا یہ کہ کون ہی کہا جب جبریل
 ہون کہا گیا اور تیری ساتھ کون ہی کہا محمد بن کہا گیا اور انکو بلا بھیجا ہی کہا ان
 کہا مرچاہی اونکی واسطی بہت اچھا ہی یہہ آنا جو وہ آئی پہرہ میں پہنچا ایک ایک
 موسیٰ کو دیکھا کہا یہہ موسیٰ میں اپنے سلام کہو میں اپنے سلام کہو اور انہوں نے جواب دیا یہ کہ
 مرچاہی اچھی پہا کی واسطی اور اچھی بنی واسطی پہرہ میں اگلی پہرہ دروازہ کھلوا
 اونس کہا کہ سات فی مکرر دلا کہا میں اس لئی روانہ ہوں کہ ایک جوان سیر عید بھیجا گیا
 ہی جنت میں واسطی امت میں سی لوگ داخل ہو گئی بہت زیادہ اوسنی جو سیر امت
 میں ہی داخل ہو گئی پہرہ جھکو لیکر ساتوین آسمان تک چڑھی پہرہ جبریل نے دروازہ کھلوا یا
 کہا گیا یہ کہ کون ہی کہا جبریل ہون کہا گیا اور تیری ساتھ کون ہی کہا محمد بن کہا گیا اور انکو
 بلا بھیجا ہی کہا ان کہا مرچاہی اونکی لئی بہت اچھا ہی یہہ آنا جو وہ آئی پہرہ میں

پہنچا تو ایک ایک ان ایریم ہی کہا یہ تمہاری باپ پرانہ سلام کہو مٹی اور نہ سلام کہہ
 اور نہون نے جواب سلام کا دیا یہ تمہاری اچھی مٹی کی واسطی اور اچھی مٹی کی واسطی پر
 سیری واسطی پر کا درخت طائر کیا گیا کہ پہنچا اسی تک تو ایک ایک واسطی پر شوگی برابر
 مٹی اور ایک ایک واسطی پر ہاتھوں کی کانوں کی برابر مٹی کہا یہ ہیر کا درخت ہی کہ اسی ملک پہنچ
 پہر ایک ایک چار نہرین نہرین دو نہرین چپی اور دو نہرین کہلی مٹی کہا یہ دو نو کیا مٹی ای
 کہا وہ دو جو چپی مٹی دو نہرین مٹی جنت میں اور وہ جو دو واسطی مٹی سوئل اور فرات میں
 پہر سیری واسطی بیت المعمور کہا گیا کہ مین امی حیریل ایک کیا مٹی کہا یہ بیت المعمور
 ہر روز ستر بار فرشتی او مین داخل ہوتی پہر سیری اس ایک برتن شراب اور ایک برتن دودھ کا
 اور ایک برتن شہد کا لایا گیا پہر مٹی دودھ کو پسند کیا تب وہ نہون نے کہا باجی پیدا ایشی
 جیسے تم اور تمہاری امت ہی پہر مجھ پر نماز فرض کی گئی چاس نمازین ہر روز نہرین مٹی اور
 مین موسیٰ پر گزارا وہ بولی تم کو کیا حکم موا کہا مجھ کو حکم موا روز چاس کا اور نہون نے کہا کہ
 تمہاری امت ہی ہر روز چاس نمازین نہرین ہوسکیں گی ہشتم اللہ کے مینی لوگو کو تھے
 پہلی آزمایا ہی او مین اسرائیل کی اولاد سی بہت شدت سی ہاتھ پیاؤن مٹی مین
 تم اپنی ملک کی طرف پہر جاو پہر اوس سی اپنی امت کی واسطی آساؤن مانگو پہر مین پٹا پہر
 مجھ سے دس کم کر دین پہر مین موسیٰ کی طرف پٹا پہر اور نہون نے اور سیطرح کہا پہر مین پٹا
 تو مجھ پر دس کم کر دین پہر مین موسیٰ کی طرف پٹا پہر اور نہون نے اور سیطرح کہا پہر مین پٹا
 تو مجھ پر دس کم کر دین پہر مین موسیٰ کی طرف پٹا پہر اور نہون نے اور سیطرح کہا پہر مین پٹا
 تو مجھ کو دس نماز کا حکم موا پر نہون نے اور نہون نے اور سیطرح کہا پہر مین پٹا پہر مجھ کو حکم
 موا باج نماز کا ہر روزین پہر مین موسیٰ کی طرف پٹا وہ بولان تم کو کیا حکم موا مین نکس
 مجھ کو حکم موا باج نماز کا ہر روز اور نہون نے کہا تمہاری امت سی باج نمازین ہر
 روز نہرین ہوسکیں گے او مین لوگو کو تھے پہلی آزمایا ہی او مین اسرائیل کی اولاد نہون نے

ہاتھ پاؤں ماری جن سوئم ہیں انکے طرف پہر جاو پہر لوں کے اپنی اُمت کی دہشت
 آسانی مانگو کہا میں مانگا اپنی ملک سے یہاں تک کہ جو شہر مائی لیکن میں انھی کو
 اور نابعد رہوں پہر جب میں آگے بڑھ چھو ایک پکار نیوالی بن پکارا کہ جاری کیا پس
 فرض اپنا اور پکار دیا میں اپنی بند و پیر سے اور یہی روایت صحیح مسلم میں ہے کہ
 بیت المعمور کے ذکر میں یوں ہے کہ وہیں ہر در سے بزر فرستے داخل ہوئی ہیں وہ
 جیسا وہی نکلے ہیں یہ پڑت کر نو سے طرف نہیں آئی وہم بخاری و مسند حاکم میں ہے
 کہ ہمس فرمایا بھی لی اور ہنوں نے فرمایا کہ ہمس کہا لیث لی اور ہنوں نے یونس کے اونہوں
 فی ابن شہاب سی اور ہنوں نے اس سے جو انکے بیٹے اور ہنوں نے کہا کہ ابو ذر بیان کرتے
 کہ اللہ کے رسول نے اللہ کو پیر و پیچھا و سلاست کہی فرمایا کہ میری گھر کی جیسے کو
 گئی اور میں کہ میں تھا پہر جبریل اوتی اور اونہوں نے میرا سینہ چاک کیا پہر و سکور فرمایا لی
 سی ابو ذر پہر و دیکھ سو نکھ خشت نکلتا اور ایمان سی پہر ہوا لی پہر و سکور
 سجدہ میں ڈالا پہر و سکور دیا پہر و سجدہ میں کہ پہر چھو لکھ ایمان تک جڑی پہر حبیب میں
 بنی علی آسمان نکلتا جبریل نے آسمان کی دریا منی کہا کہ گول دو بولا یہ کون ہی کہا یہ
 جبریل ہی کہا تیری ساتہ لونی اور بھی گھبراہٹ اسے ساتہ محمد میں کہا گیا اور کو
 بھیجا کہا ایمان پہر جب کہو لا گیا پہر بنی علی آسمان تک جڑی پہر یکا یک دیکھا کہ یہ
 بیسی ہت اوکی دہنی طرف کچھ لوگ میں اور اوکی بائیں طرف کچھ لوگ میں جیتے ہیں
 دہنی طرف دیکھتی ہیں ہنسی میں اور جب اپنی بائیں طرف دیکھتی ہیں ہنسی میں اور بول رہا
 اچھا بنی کی دہستہ اور اچھی مٹی کے دہشتی میں جبریل ہی کہا یہ کون ہی کہ اس پہر
 آدم میں اور یہ لوگ جو اوکی اپنی اوڈ میں طرف میں یہ اوکی بیوٹی اور اچھ میں
 سودا ہی طرف کی لوگ دیکھتے ہیں باغ بہشت کی لوگ میں دہد لوگ جو اوکی بائیں طرف
 میں انکے لوگ ہیں سو حبیب ہی اپنی طرف دیکھتی ہیں ہنسی میں اور جب اپنی بائیں طرف دیکھتی ہیں

رات میں یہاں تک کہ وہ مجھ کو لیکر دوسری آسمان تک چڑھی اب اس رویت
 میں آسمان تو نکا ذکر کہہ مختصر یہی کہ اس شہاب نے کہا کہ یہ مجھ کو خبر دی
 ابن خرم نے کہ ابن عباس اور ابو حنیفہ انصاری کہا کرتی تھی کہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ یہ وہ مجھ کو لیکر چڑھی یہاں تک کہ میں ابی جہر کا کہ میں دوسمین قلموں کی اور
 سننا تھا کہ ابن خرم نے اور انس نے کہ فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ اللہ کی میر
 امت پر بچا جس نمازین فرض کین پہری ذکر میں جیسا اور ہو گیا پہریوں ہی
 کہ یہ مجھ کو لی چلی یہاں تک کہ میں پہنچا گیا اوس سیر کی درخت تک کہ اوس تک پہنچ کے
 جگہ سے اور اوس پر طرح طرح کی رنگ چھا گئی کہ میں نہیں جانتا وہ کیا تھا یہ میں جنت
 داخل کیا گیا پہر ایک ایک دیکھا کہ اوسمین موتے کی گنبد تھی اور اوسکی سسٹن کے
 امام بخاری کتاب آخرین پہر لکھتی ہیں کہ جس کہا عبد العزیز نے جو عبد الملک مٹی
 کہا مجھے بیان کیا سیلان اومنون نے شریک سی جو مٹی عبد اللہ کے اور ہون
 کہا کہ مٹی سننا انس سی جو مالک کی بیٹے وہ کہتی میں جس رات میں کہ اللہ کی رسول
 اللہ اور وہ بھی اور سلامت رکھنی کی سجد سے سیر کو بلای گئی آگے
 سنا تو ان آسمان کا ذکر سے پہریوں ہی کہ چھو وہ آپ کو لیکر چڑھی اور اس کے
 اوپر ات کہ اوسکو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ آپ سیر کے
 درخت تک آئی جو پہنچ کے جگہ سے اور وہ زبردست عزت والا ہے اللہ
 جل جلالہ نزدیک آیا پہر آہر یہاں تک کہ ہو گیا آپ سی بقدر دو کالہ کی بلکہ اور
 زیادہ نزدیک پہر اللہ نے اگلی طرف حکم بھیجا کہ بچا جس نمازین میں تیرے ہتھ
 بردن اور رات میں پہر آپ اترے یہاں تک کہ موسیٰ تک پہنچی تو موسیٰ نے اذکور و کا
 اور کہا ای محمد تمہاری رب نے حکم کیا کہ فرمایا کہ مجھ کو حکم کیا بچا جس نماز کا بردن اور
 رات میں رسول کہ تمہاری امت سی ہمہ نہیں ہو سکیگا پہر ملت جاؤ کہ تمہارا رب تمہارے

او پر سے ہلکا کر دی پھر حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیریل کی طرف متوجہ کر دیا کہ
 گویا آپ اونیسی اس بات بن مشورہ لے تے تھے پھر حیریل نے آپ کی طرف اشارہ کیا کہ ان
 اگر آپ چاہیں پھر وہ اوکو لیکر چھوٹے اوس بڑی زبردست کی طرف یعنی اللہ جل جلالہ
 کی طرف پھر آپ کے کہا اور آپ بنی جگہ پر ہی ہلکا کر دی ہمیں سے کہ میری امت کو اس کے
 طاقت نہیں پھر دس تمانین کم کر دین پھر آپ موسیٰ کی طرف پیش پھر اونہوں نے
 آپ کو روکا اور موسیٰ آپ کو پھر پھر کہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے سے یہاں تک کہ پانچ
 تمانین رہ گئیں پھر موسیٰ نے آپ کو روکا اور فرمایا ای محمد قسم اللہ کے میں اسرائیل
 نے اولاد میں اپنی قوم سے اس سے کہ چاہتا ہوں وہ سست ہوئی اور اوسکو چھوڑ دیا
 اور آپ کے امت بہت کم نہ ہو کر ہم میں اور دل میں اور بنین اور انکو ہمیں اور کانوں میں بہت
 جانی کہ آپ کی آپ پر ہی ہلکا کر دی پھر مرتبہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم حیریل کی طرف متوجہ
 دیکھتے تھے کہ اوکو مشورہ دین اور حیریل اس بات سے ناخوش نہیں ہوئے تھے سو جب
 پانچویں مرتبہ آپ کو اونچا لیا تو آپ نے فرمایا کہ اسی سیر پر میری امت کم نہ رہیں اوکی جسم اور دلی
 دل اور اوکی کان اور اوکی بدن سو میری ہلکا کر دی تے اوس زبردست نے فرمایا کہ اسی
 محمد آپ بولی میں حاضر ہوں خانہ میں فرمایا کہ میری پاس بات نہیں بدلتی جس طرح
 میں عرض کیا تجھے اصل کتاب میں سوہن کی اوسکے دس برابر میں سوہن چاہیں گے
 اصل کتاب میں اور وہ پانچ میں تجھے برابر آپ موسیٰ کی طرف پیش وہ بولی میں کیا کہ
 آپ بولی کہ میری ہلکا کر دیا ہر کسی کے عرض اوسکی دس برابر چھوڑ دیا موسیٰ بولی کہ قسم
 اللہ کے میں اسرائیل کے اولاد میں اس سے بہت کم چاہتا ہوں سو اونہوں نے اوسکو
 چھوڑ دیا پھر جانی اپنی رب کی طرف کہ وہ آپ پر ہی ہلکا کر دی فرمایا اللہ کی طرف
 اللہ اوپر درود بھیجی اور سلامت رکھی امی موسیٰ قسم اللہ کی مجھ پر اپنی رب کے شرم الی
 زمین اوسکی طرف آجھانا پھر آپ واری گئی اللہ کے نام سے قاتلہ ایک روایت

میں ہی کہ آپ حطیم میں کعبہ کے پاس تھے اور ایک روایت میں ہے کہ میری گھر کی چٹ کھڑی
 اور جبریل اور سے حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ ابوسریحہ
 ام ہانی کے گھر میں تھے جو ابوطالب کے بیٹے تھے اور ان کا گھر ابوطالب کی گدائی میں تھا
 ابوسریحہ کے گھر کے چٹ کھڑی حضرت جبریل و قریب ابوسریحہ کو اپنے اپنا کہ فرمایا جبریل
 آپ کو ابوسریحہ سے کہہ دیکہ طرف لائی پھر آپ کو دہشتی ملی گئی حافظ ابن حجر عسقلانی
 فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے معانے میں روایت کی اور انہیں تک سند
 پہنچا کہ بیٹے کی روایت کی اور انہوں نے مجوسی جو بیٹے عمرو کی اور انہوں نے ابوسلمہ سی اور انہوں نے
 بن عباس سی اس آیت کی بیان میں وَلَقَدْ رَاَهُ نَزْدًا حُرًّا لَّمَّا كَانَتْ رِزْقًا لِّهٖ وَآلِہٖ
 ابوسلمہ سی سند اچھی ہے اور یہ قوی گواہ ہے شریک کے روایت کا امام مسلم فرماتے ہیں کہ میرے
 فرمایا ابوبکر نے جو ابوسریحہ کی بیٹی ہیں کہا کہ میرے کہا ابوسلمہ نے کہ میرے کہا مالک نے جو بخول
 کی بیٹی اور کہا ہنس ابن عمر ثنی اور زبیر بن جویہ حریکے دونوں نے عبد اللہ سی جو زبیر کے بیٹے
 اور لفظیں انہوں نے قریب قریب میں کہا ابن زبیر نے کہ فرمایا میرے میری باپ نے کہا کہ میرے کہا
 مالک نے جو بخول کی بیٹی اور انہوں نے زبیر سی جو عبدی کی بیٹی اور انہوں نے طلحہ سی جو مصعب کی
 بیٹی اور انہوں نے قرہ سی اور انہوں نے عبد اللہ سی کہا کہ جب اللہ کی رسول اللہ اور زبیر
 پہنچی اور سلامت کہی سب کو بلانی گئی آپ ابوسریحہ کی دخت تک پہنچائی گئی جو
 پہنچ کی جگہ ہے جو کچھ زمین سی چڑھایا جاتا ہے وہ اسی تک پہنچا ہے پھر ابوسریحہ سے کہا
 جاتا ہے اور جو اوسکی اوپری گرایا جاتا ہے اسی تک پہنچا ہے پھر ابوسریحہ سے کہا جاتا
 اللہ فرماتا ہے اِذْ يَخْلُقُ السَّيِّدَةَ رَحْمَةً لِّعَبْدَتِهِ يَعْنِي حَبَّابًا لِّبَرِّكٍ وَخَتَّ بِرُجُومٍ كَظُلُمٍ
 وہ پروانی تھی سوئی کی کہا کہ میرا اللہ کے رسول کو اللہ اور زبیر وہ پہنچی اور سلامت کہی
 تین چیزیں دی گئیں پانچ ہائیں دیکھیں اور پچھلے امین سورہ بقرہ کی دیکھیں اور اپنی امت میں
 جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں ان کی بڑی بڑی گتہ بخشد ہی گئے

اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ مالک جو منقول کی بیٹی ہیں انکی سوا اور دونوں کی یوں کہا ہے
 کہ خلق کا علم اوسے تک پہنچتا ہے انکو اوسکا ظہ نہیں جو اوسکی اوپر ہی امام مسلم فرمائی ہے
 کہ ہر کسی کہا عبد اللہ عسیری نے جو معاذ کی بیٹی کہا کہ مجھے کہا میری باپ نے کہا ہے
 کہا شعیبی انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے سنائے جس جو حبیش کے
 بیٹی انہوں نے حضرت عبد اللہ سے انہوں نے کہا لقد رأی من ابائ ربہ
 الکثیر اے البتہ دیکھیں اپنی رب کی بڑی نشانیاں کہا دیکھا جبہیل کو انکی صورت
 میں کہ انکی چہرہ سواروہتی امام ابو یعلیٰ اپنی مسند میں فرماتے ہیں کہ ہر کسی کہا ابو حنیفہ نے
 کہ ہر کسی کہا عفان نے جو مسلم کے بیٹی کہ ہر کسی کہا حماد بنی جو مسلمہ کے بیٹی انہوں نے
 عاصم سے جو بہہ لے کی بیٹی انہوں نے زسی جو حبیش کے بیٹی انہوں نے عبد اللہ سے
 جو مسعود کی بیٹی الداء ولسی رضی رہی اس آیت کی بیان میں وَلَقَدْ رَاَهُ نَزْلَةً أُخْرٰی
 اور البتہ دیکھا اوسکو دوسری بار کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نے الداء ولسی رو دیکھی اور
 سلامت رکھی کہ میں دیکھا جبہیل کو میری و رخت کی پاس کہ اوسے تک پہنچ ہی اوپر
 چہرہ سواروہتی انکی پروسی رنگا رنگ موتی اور باقوت چڑھتی تھی اور ابوشیخ اور یحییٰ
 کی دلائل النبوة میں عید کی بیٹی خضر سحر سے معراج کی ذکر میں یوں ہے کہ اللہ نے پیغام دیا ہی
 بند کو جو کچھ پیغام دیا پہر جب حضرت جبریل نے الد کی نزدیک ہوئی کی آیت ہائی سجد میں گر رہی
 اور اللہ کی پاک کے بولتی رہی سُبْحَانَ ذٰلِکَ الْعَظِیْمِ وَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالْکِیْرٰی اَعْوَالُ الْعَظَمٰہِ
 پاک ہی جبر اور اختیار اور بڑائی اور عظمت والا یہاں تک کہ اللہ کو اپنی بندہ سے جو کچھ فرماتا تھا
 فرما چکا پھر انہوں نے سر اوٹھایا تو میں انکو اوس صورت میں دیکھا جس صورت پر وہ چکا
 گئی میں انکی بازوئیں زبرد اور موتی اور باقوت پر وہی ہوئی تھی پہر میری خیال میں
 یہ معلوم ہوا کہ جتنی جگہ انکی تھوکی پھینکے اوسے آسمان کا کنارہ دیکھا امام مسلم
 فرماتے ہیں بیان کیا ہر کسی ابو بکر نے جو ابوشیخہ کے بیٹی کہا ہر کسی کہا حفص نے انہوں نے

عبد الملک سے دہنوں فی عظامی دہنوں فی ابن عباس سے دہنوں فی
 فرمایا کہ اپنے دیکھا اوسکو یعنی اوسکو اپنے دل سے ہنس کہا ابو بکرؓ نے جواب دیا
 میں نے اور ابو سعیدؓ نے دہنوں فی دیکھ سے کہا اچھ فی کہ ہنس کہ
 دیکھ فی کہ ہنس کہا اعمشؓ نے دہنوں فی زیاد سے جو حصین کی مٹی دہنوں نے
 ابو العالیس سے دہنوں فی ابن عباس سے دہنوں فی فرمایا کہ مَا كَذَابُ الْفُجَّارِ
 داعی یعنی نہیں غلطی کی دل فی اوسین جو کچھ دیکھا وَلَقَدْ زَاہُ نَزَلَتْ اُخْرٰی اُولَیْمَہ
 دیکھا اوسکو دوسری بار کہا دیکھا اوسکو اپنی دل سے دوبارہ ہنس فرمایا ابو بکرؓ نے جواب دیا
 کی جی کہا کہ ہنس کہا دیکھ فی دہنوں فی مزید سے جواب دیا ہم کے بیٹے دہنوں فی قناد
 دہنوں فی عبد اللہ سے جو شقیق کی مٹی دہنوں فی بوذر سے دہنوں فی کہا
 کہ میں پوچھا اللہ کی رسول سے اللہ اوپر درود بھیج اور سلامت کہیں کہ اپنی اپنی مالک کو
 دیکھا فرمایا نویں اوسکو طرح دیکھوں ہنس فرمایا محمدؐ نے جو شام کی مٹی کہا ہنس فرمایا
 معاذؓ نے جو شام کی مٹی کہا ہنس فرمایا میری بلیدؓ نے اور کہا مجھے حجاجؓ نے جو شام
 کی مٹی کہا کہ ہنس فرمایا عطاءؓ نے جو مسلم کی مٹی کہا کہ ہنس فرمایا شامؓ نے اولن دہنوں
 یعنی شام اور شام فی قت و دہنوں فی عبد اللہ سے جو شقیق کی مٹی کہا
 کہ میں کہا ابوذرؓ سے کہ اگر میں دیکھتا اللہ کے رسول کو اللہ اوپر درود بھیج اور سلامت
 کہیں البتہ آپ سے پوچھتا دہنوں فی فرمایا تم کیا چیز پوچھتے کہا میں آپ سے پوچھتا کہ
 اپنی ریس کو دیکھا ہے فرمایا ابوذرؓ نے کہ میں پوچھتا ہوں اپنی فرمایا میں دیکھا ایک نور امام
 ترہائی فرمائی میں کہ ہنس فرمایا احمدؓ نے جو شام کی مٹی کہا کہ ہنس فرمایا شریحؓ نے جو
 سلطان کی مٹی کہا کہ ہنس فرمایا حکمؓ نے جو عبد الملک کے بیٹے قناد سے وہ انسؓ سے کہا
 فرمایا اللہ کے رسول فی اللہ اوپر درود بھیج اور سلامت کہیں کہ اس سے چھین کو چھین
 جنت میں سیر کر رہا تھا ایک ایک ایک نہر میری سامنے آئی کہ اوسکی دہنوں کنارہ پر

اہل بدر و مدینہ پہنچے اور سلامت کسی فرمایا کہ حبیب بن سہم کی طرف سیر کو ملایا گیا میری
 رب نے مجھ کو یہاں تک نزدیک کیا کہ میری اور اس کی جمع میں تھا جیسی منہ و
 کمان کا بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک بلکہ اور زیادہ نزدیک فرمایا اسی لمحہ میں کہا حاضر ہوں
 اے رب فرمایا کیا تم کو اس بات کا غم ہوا کہ میں تم کو سب غیبتوں کی آخر میں کہا میں کہا
 اے رب میری نہیں فرمایا میری است کو اس پر چشم ہوا کہ میں تو کو سب استوں کی
 آخر میں کہا میں کہا اے رب میری نہیں فرمایا اپنی امت کو میری طرف سے سلام
 پہنچا دی اور تو کو خبر دی کہ میں تو کو سب استوں کی آخر میں کہا اس لئے کہ اور استوں کو ان کی
 سامنے فضیلت کروں اور ان کو اور استوں کی سامنے فضیلت نہ کروں رفتور میں کہ ابوالشیخ اور
 ابن مردودہ نے حضرت انس تک سند پہنچائی کہ جناب حمیرہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل
 سے فرمایا کہ تم اپنی رب کو کہتی ہو فرمایا کہ میری اور اس کی حسین البتہ ستر پردی ایگ کے
 پانور کے اگر میں دین میں دلی کہد کہ ہوں بیشک جل جاؤں اور روایت کیا عبد
 جو حنیف کہ میں اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے کہ ان سے پوچھا گیا اس میں کہی
 احوال کہ اسی تک پہنچ ہی کہ اس اسی تک پہنچا ہی علم علم دلی کا اور اس کے آگے
 کسی کو خبر نہیں سوا اللہ کے اور ابن جریر نے روایت کی ہے کہ میری کہ انہوں نے کہا
 کہ ابن عباس نے کہا کہ اس اور کہا مجھے بیان کرو اس میں کہی دخت کا احوال
 کہ اسی تک پہنچ ہی کہ وہ ایک بیری کا درخت ہی عرش کی جڑ میں دسی تک پہنچا
 علم کے چنانچہ والی نزدیکی فرشتے کا اور پہنچ جاتی بنی کا اور اس کی چھ غیب کے سوا اللہ
 کے سیکو اور اس کی خبر نہیں اور ابن جریر نے کہا کہ روایت کہ انہوں نے کہا وہ ایک
 بیری کا درخت ہی عرش کی اوٹھا بنو النعلی سرو پیر اس میں تک پہنچا ہی علم سب خصوصاً
 پہنچا ہی کہ اس کو اس کی چھ کی خبر اسلیٹی اس کا نام رکھا گیا خبثت کہ علم کے استاد و مگر
 بنی فسادہ اوپر ہو چکا کہ امام ترمذی نے کہا اس کی مالک جو میںوں کی بی بی

اور کسی سوا سون فی ہی کہانی کہ علم سب کا اسی تک پہنچا ہی اب یہاں ہمہ طلب
 خوب کہل گیا کہ وہ درخت عرش کی جڑیں ہی اور وہ عرش جو عرش کی اوٹھائیوں کی
 اور کسی سرو پری عرض وہ درخت عرش کی پاس ہی اور اس درخت کی بھی کیا ہر
 اور کسی جسے کسی عرش کہ نہیں یعنی عرش کی اوٹھائیوں کو تو یہی جسے نہیں کہ اور کسی
 چھٹی کیا ہی صاف ثابت ہوا کہ وہ عرش کی پاس کے اور صحیح بخاری کی روایت میں ہو چکا ہی کہ
 ساتوں آسمانوں کو کر کے پیر ہوں فرمایا کہ ہر وہاں کی لیکر اسی اوٹھائیوں پر ہی کہ اور کسی کو سنے
 سوائی اللہ کے نہیں جانتا تھا تک کہ آپ برقی درخت تکہ الی اس روایت کی
 صاف ملتا ہی کہ وہ درخت ساتوں آسمان کی بہت اوپر ہی اب بھی دور تکہ جڑیں
 اس درخت تک پہنچی اس درخت تک پہنچی اور عرش تک پہنچی کیونکہ وہ درخت عرش
 جڑیں ہی عرش کی اوٹھائیوں کو اور کسی اوپر کے خبر نہیں تو معلوم ہوا کہ وہ درخت عرش
 اوٹھائیوں کی نیچے نہیں بلکہ اوٹھائیوں کی اوپر ہی کیونکہ عرش کی جڑیں ہی جناب پیغمبر صلی
 علیہ وسلم کا عرش تک پہنچا یہاں ہی خوب صاف ثابت ہوا این ابی شیبہ نے
 اس عباس سے روایت کی کہ اوٹھائیوں کی فرمایا اسی کہتے ہو چکا کیا ہی وہ بیکار درخت
 جسے انتہا ہی کہا وہ ایک درخت ہی کہ فرشتوں کا علم اسی تک پہنچا ہی اور کسی باہر
 اور کو اللہ کا حکم تھا ہی اور کسی کا علم اس کی نہیں جڑیں اوٹھائیوں کی اوٹھائیوں کی جنت
 الماویٰ کیا ہی کہلا ایک جنت ہی کہ اس میں سب پرندی ہیں اور میں شہید و مکی روحین
 چرل میں اور بن جبریل اور بن ابی حاتم بن ابی عباس سے روایت کی ہی کہ عرش کا
 جیسے آسمانوں کی عین اللہ فرماتا ہی کہ اس درخت کی پاس جنت الماویٰ کہا وہ عرش
 و اس طرف ہی اور وہی جگہ ہی شہید و مکی فائدہ وہ جنت عرش کی اس طرف
 اور اللہ فرماتا ہی کہ وہ جنت اس درخت کی پاس اس روایت سے ثابت ہوا کہ وہ
 درخت عرش کی باہر ہی اور روایت کیا عیسیٰ بن یوسف کی یہی ہیں اور ابن المنذر

اور ابن ابی شامہ اور ابن مردودہ نے ابن عباس سے کہا اذینشے اللہ زہ ما یفقد
یعنی چاہا گیا میری درخت پر جو کچھ چھلگیا کہا فرشتی چھا گئی اور روایت کیا عہد
جو عہد کے پیش اوہوں نے اسلئے سے جو عہد ہم کی پیش کر اذینشے اللہ زہ ما
یشی چھا گیا میری درخت پر جو کچھ چھا گیا کہا کہ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے
اذن لیا کہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں پہر اللہ نے اذین لیا پہر
چھا گئی فرشتے پر کہ درخت پر پہر دیکھا اوہوں نے حضرت بنی صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور روایت فرمائی ہے اور سعید نے جو منصور کے پیش اور عہد بنی جو سعید
میں اور ابن جریر اور بخاری اور ابن السکندر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردودہ
اور ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل میں ابن مسعود سے اللہ تعالیٰ کی اس قول میں لفظ
راہی میں آیات لکھنے کے یعنی بیشک دیکھیں اپنی رسی بڑی نشان کہا
کہ آپ نے دیکھا ایک سبز فرشتہ بہشت کا ڈھانک لیا کیا بارہ آسمان کا امام مندری مرغیب
میں لکھتی ہیں کہ روایت کیا ابن ابی الدینانی ابو الخارق سے کہ اللہ کے رسول نے کہا
اوپر درود بھیجی اور مسئلہ مت کہی فرمایا کہ جس آئینہ میں کھیر گویا گیا میں گند ایک مرد پر کہ
وہ ڈوبا ہوا تھا عرش کی نور میں مینی کہا یہ کون ہی کیا کوئی فرشتہ ہی کہا گیا نہیں
مینی کہا کوئی نہیں کہہ گیا نہیں مینی کہا یہ کون ہی کہا گیا یہ ایک مرد ہے
کہ دنیا میں اس طرح تھا کہ زبان اسکی تریقی اللہ کے ذکر سے اور دل اسکا اٹکا ہوا تھا
سجد و سنی اور سب سے بڑا نہیں کہوایا اپنی ماں باپ کو یہ حدیث مرسل ہے یعنی ابو الخارق
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور یہ بیان نہیں کیا کہ میں یہ حدیث کسر
سنی مولانا شیخ علی لالی مصنوعین لکھتی ہیں کہ دارقطنی نے افراد میں کہا کہ میں نے کہا
ابو حاتم نے جو حدیث مرسل کی ہے والی کہ میں نے کہا عمر بن جو سمیع کی ہے وہ مجاہد کی ہے
کہ دارقطنی نے کہا کہ میں نے جو احمد کی ہے وہ اسد کی ہے میری ہے والی کہا

کہ مہی کہاسری نے جو عاصم کے بیٹے کہا و دونوں نے کہ مہی فرمایا محمد نے جو فضیل
 کی بیٹی وہاں خرچ مہی وہ عطاسی وہ ابوالدرداری کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جس رات میں میں سیر کو بلایا گیا میں نے کہا عرش میں ایک عمدہ جو امیر سبزاوسین سف
 نورسی لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق یعنی نہیں کوئی مالک سوا
 اللہ کے محمد پیغام پہنچانوالی میں اللہ کے ابوبکر برے سچی میں کہا دارقطنی نے کہ کبیل ابن
 فضیل نے ابن جریج سے یہ روایت کی ہے مجھ کو معلوم نہیں کہ سوال ان کو کسی اور نے یہ
 حدیث بیان کی ہو اور خطیب کے روایت ابن عباس سے لکھی ہے وسین یوں ہی کہ ابن فرمایا کہ
 جس رات کو میں سیر کو بلایا گیا میں نے عرش پر دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق
 غیر الفاروق یعنی نہیں کوئی مالک سوا ان کے کہ محمد پیغام پہنچانوالی اللہ کے ابوبکر
 سچی عمر جد کریوالی بن سچ کو جو وہ مہی دشوین ہی کہ ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت
 انس سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں چڑیا گیا
 میں عرش کو پہنچا کہ ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق یعنی نہیں
 کوئی مالک سوا اللہ کے محمد پیغام پہنچانوالی میں اللہ کے میں ان کے مذکور کے علی سے فساد
 اسکا یہ مطلب کہ اللہ فرماتا ہے کہ میں محمد کے مدد کی کہ علی کو ان کی سادہ کر دیا علی کو ان کا قوت
 باز رہنا یا جسطرح وزیر بادشاہ کا قوت بازو ہوتا ہے ابویسے نے اور طہ نے ان واسطہ میں
 ابن عساکر نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ اللہ کے رسول نے المدونہ لکھی وہ بھی اور رسالت
 رکھی فرمایا کہ جب میں آسمان کی طرف چڑیا گیا جس آسمان پر میں گذرا کہ ان اپنا نام وسین لکھا
 پایا محمد رسول اللہ اور ابوبکر صدیق میری چھی امام شناسی سن میں فرمائی میں کہ جو خبر
 عمر فرنی جو شام کی بیٹی کہ مہی کہا مخلص نے اوہنوں نے سعید سے جو عبد الغفر کے
 بیٹی کہ مہی کہا مزید نے جو ابوالمالک کی بیٹی کہ مہی کہا انس نے جو مالک کے بیٹی کہ اللہ کے
 رسول نے اللہ اوپر دو سچی اور رسالت کہی فرمایا کہ میری پاس ایک جان دلا یا ایک اونچا حکام

اور نیچا بعلیسی اوس کا مقام وہاں تھا جہاں اوس کی نگاہ پہنچتی تھی بہرین سوار سوار اور
 میری ساتھ چیریل ناگو بہرین جلا و دہلی اور ترو نماز پڑھتی تھی کیا وہ بولی تم جانتی ہو
 تھی کہاں نماز پڑھتی تھی نماز پڑھتی تھیں یعنی بہرین اور اوس کے طرف کھڑے ہو کر نماز
 ہو گا یہ کہ اور ترو نماز پڑھتی تھی نماز پڑھتی تھی بولی تم جانتی کہاں نماز پڑھتی تھی نماز پڑھتی
 تھیں سینا میں جس جگہ میری غلیہ اسلام سے لائے تھے باتیں کہیں پھر کہا اور ترو نماز پڑھتی
 تھی نماز پڑھتی و دہلی تم جانتی تھیں کہاں نماز پڑھتی تھی نماز پڑھتی تھی بیت لحم میں جس جگہ
 جیسی غلیہ اسلام پیدا ہوئی بہرین بیت المقدس میں داخل ہوا پھر خبر لگئی کہ میری
 انبیاء پھر چکر چیریل نی کی جگہ یا یہاں تک کہ میں اوکی امامت کی پہلے اس حث میں آسمانوں کا
 دگر ہی یہاں تک کہ یوں ہی پہر وہ مجھ کو لیکر چڑھی ساتویں آسمان تک پہنچا ایک اوسین
 ابراہیم تھی پہر وہ مجھ کو لیکر چڑھی سات آسمانوں کی اوپر پہر ہم سب کی درخت تک اوس تک
 پہنچ ہی پہر مجھ کو ایک ہون ٹر بدل نی ڈانک لیا بہرین سجد میں گر پڑا پھر مجھ سے کہا گیا
 کہ میں جسدان آسمانوں اور زمین کو بنا یا فرض کی مٹی تجھ پر و تیری امت پر چاس نماز
 سوا قائم رہے تو اوس پر و تیری امت بہرین ابراہیم کے طرف پلٹا اور ہون نی مجھ سے
 کچھ نہیں پوچھا بہرین موسیٰ کی پاس آیا وہ بولی کہ خدا فرض کیا گیا تم پر تمہارے
 امت پر میں کہا پچاس نمازین کہا پھر یہ تھی تھی ہو سیکے گا کہ تم اوس پر قائم ہو اور نہ تھما
 امت سے بہرین رب کی طرف پلٹ جاو پھر اوس سے آسانی مانگو بہرین اپنی رب کے
 طرف پلٹا پھر چیریل دس ٹکی کر دین بہرین موسیٰ کی طرف آیا پھر اوتھو ان کی جگہ
 پلٹنی کا حکم کیا بہرین لوٹا بہرین کی کو دین چیریل دس پہر آخر کو پانچ نمازین ہ گئیں وہ
 بولے پہر پلٹ جاو پھر رب کی طرف پھر اوس سے اپنی امت کی واسطی آسانی مانگو
 کیونکہ یعقوب کی اولاد پر وہ نمازین فرض ہوئی تھیں سو وہ اوس پر قائم ہوئی سو ترو
 پلٹ جاو اپنی رب کی طرف اور اوس سے آسانی مانگو بہرین اپنی رب کی طرف پلٹا

تباہی و فساد کو روکا اور جس قدر اس کا نام اتر زمین کو بنایا فرض کی زمین پر پیر اور تیری است
 یہ چاس نازین سو باج پیکر کی پکاس کے سو نام ردہ وادوس پیر و تیری است پیر تیری پچا
 اگر یہ جتنی بات ہے جتنی تیری ہولی تہین پیر میں مری کی طرف پلٹا وہ بولی پلٹ جاو سوئے
 پچا تاکہ وہ اللہ کے طرف سے جتنی ہی پیر میں پلٹا مولانا جلال الدین سیوطی معراج کی کتاب
 میں لکھتی ہیں کہ کہا ابن ابی حاتم نے کہ مجھے کہا میری بات ہے تاکہ ہسی کہا ہاشام نے
 جو عمار کے بیٹی کہا کہ ہسی کہا خالد نے جو زید کی بیٹی وہ ابو مالک کی بیٹی او نہوں نے
 اپنی باپ سے او نہوں نے اس کے جو مالک کی بیٹی کہ جب وہ رات ہوئی حسین خباب پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم میر کو بلائی گئی اونکی پاس جبریل ایک جانور لائی آئی اس میں یوں ہی کہ
 جب یہ بیت المقدس میں پہنچی اوس جگہ تک پہنچی جس کو باب محمد کہتی ہیں اوس پہر
 تک آئی جو اوس جگہ تھا سو جبریل نے اپنی اونٹنی سے اوس کو دیا اور اس میں چھپ گیا
 پہر اوس جانور کو باندھا پہر چڑی پہر جب دو نو مسجد کے عمارت میں کھڑی ہوئی جبریل نے
 کہا اے محمد کیا آپ نے اپنی بیٹے نام لکھا تھا کہ آپ کو حورین یعنی گویاں جڑی آنکھوں لیا
 دیکھا وی فرمایا ان کہا پہر اون عورتوں کے طرف جاو اور اوس سلام کہو اور وہ اوس
 چٹان کی بائیں طرف ٹہرے تھر فرمایا کہ پہر میں اون پاس آو اور پھر سلام کہو او نہوں نے کچھ
 جواب سلام کا دیا میں کہاتم کون ہو وہ بولیں ہم نیک عورتیں ہیں اچھی ہم عورتیں ہیں
 نیک لوگوں کی جو صاف کئی گئی پہر عین سیل نکل اور وہ ردہ پیری پہر او نہوں نے
 کوچ کیا اور پیشہ ہی اور تیری پیر میں پشا پہر تھوڑی ہی دیر گذری کہ بہت سی لوگ
 جمع ہوئی پہر ایک پکڑنی والی نے پکارا اونچا فائیم کہ گئی پہر ہم صفیں باندھ کر تیری عورت
 راہ دیکھتی ہے کہ کون ہمارا امام ہو پہر جبریل نے میرا ہاتھ پکڑا اور چھو اگی ٹرڈا ہا ہر
 نماز پیری پہر جب میں پہر جبریل نے کہا اے محمد تم جانتے ہو کہ میں نماز پیری ہوں
 چچی میں کہا نہیں کہا تمہاری چچی نماز پیری ہر ایک بنی لی جس کو اللہ پچا پہر

اس حدیث میں بتاؤں آسمانوں کی بات پیریوں سے کہ پہرہ مجھ کو ساتویں سماں کی پشت
 کی چلی یہاں تک کہ ایک نہر پہنچی کہ اوپر جیسی ہتی یا قوت کے اور سوتلی روبرجہ کے اور
 اوپر سبز پرندی ہتی بہت اونچنی سب پرندوں سے جو مین ٹیکس مین کہا اسی جیل پر
 پرندی تو شیشک اچھی مین کہا اسی محمد اوسکا کہا نیوالا اوسنی اچھا ہی پہر کہا اسی محمد
 تم جانتی ہو یہ کہ کوئی نہر ہی مین کہا نہیں کہا یہ کہ کوئی جو اللہ کے حکم دیا ہی پہر
 ایک ایک دیکھا کہ اوسین سوتلی اور چاندی کے برتن مین یہ قوت اور مرد کی کنگر و نہر
 بہتی ہے اور اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہی پہر مین ایک برتن لیا اور اوس
 پانی مین سی لیکر یا نوہ شہد سی زیادہ میٹھا تھا اور شیشک سی زیادہ خوشبودار تھا پہر وہ
 مجھ کو چلی یہاں تک کہ پہنچی اوس درخت تک پہر مجھ کو ایک بدل فی ڈھانک لیا اوسین
 سب طرح کی ٹنگ ہتی پہر مجھ کو جبریل فی چوڑ دیا اور مین اللہ کے لئی سجد مین کر پڑا پہر اللہ
 فی مجھ سے فرمایا ای محمد مین جسد ان آسمان اور زمین بنائی فرض کین تجھ پر تیری اس
 پچاس نمازین سو قائم رہ تو اوپر اور تیری امت پہر وہ بدل مجھ پر سی ہٹ گئی اور
 جبریل فی میرا تہ پہر مین جلد سی پٹا پہر مین ابراہیم پر آیا و نہون فی مجھ سے
 کچھ کہا پہر مین موسیٰ پر آیا و نہون فی کہا مین کیا کیا اسی محمد مین کہا فرض کین
 میری رب نے مجھ پر اور میری امت پر پچاس نمازین کہا پہر شمس وہ نہو سکنگے اور
 نہ تمہاری امت سے پہر اس رب کے طرف پٹ جاؤ اور اس سے مانگو کہ تم کو ملکا کر دے
 پہر مین جلدی لٹا یہاں تک کہ مین اوس درخت تک پہنچا پہر مجھ کو اوس بدل فی ڈھانک
 لیا اور مجھ کو جبریل فی چوڑ دیا اور مین سجد مین کر پڑا اور مین کہا ای رب میرے توئی
 فرض کین مجھ پر اور میری امت پر پچاس نمازین اور مجھ سے وہ نہیں ہو سکتیں مجھ سے
 میری امت سے پہر تو مجھ کو ملکا کر دی فرمایا مین تیری دس کم کر دین پہر بعد لی مجھ سے
 ہٹ گئی اور جبریل فی میرا تہ پہر مین جلد سے لٹا یہاں تک کہ مین ابراہیم پر آیا

وہ کچھ بولیں پہرین موسیٰ پاس آیا وہنوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے کیا کیا اسی محمد میں کہا
 کہ میری ملک نے مجھ سے کہہ کر دین کہا چالیس لڑین میں سرگز نہین ہو سکتے تھے
 تمہاری امت سے پہرین ملک نے طرف پٹ جاو پہر اوس سے مانگو کہ تپسری ملک کر دے
 پہر اسی طرح حدیث کا ذکر کیا پانچ خانوں ملک اور پانچ عوض پچاس کی پہر آنحضرت
 موسیٰ نے حکم کیا کہ پٹ جاوین اور آسانی ٹھین پہر میں کہا کہ مجھ کو تو اوس سے جیہائی پہر
 آپ دعویٰ پہر اللہ کے رسول فی اللہ و پیرو و پیچہ اور سلامت کہی حیریل سے
 فرمایا کہ کا کہا باعث کہ میں جس آسانی لوگوں کی پس آیا وہنوں نے مر جا کہا اور میرے
 طرف دیکھ کر منی سوا ایک شخص کی کہ میں اسٹیکر جا اوسنی مجھ کو جواب سلام کا دیا اور
 مر جا کہا اور میرے طرف دیکھ کر نہ کہا اسی محمد وہ ملک تھا وہاں دین کا نہین ہوتا
 جیسے یہ کیا گیا ہی اور اگر کسی کی طرف دیکھ کر نہ تھا تو اکی طرف دیکھ کر نہ تھا پہرین سوار
 ہو کر ہٹا پہر اسی پنج میں کہ آپ کسی رستی میں ہی رہتے تھے اکی قافلہ پر گزری کہ انار جلاہ
 ہوئی تھی اور میں سے ایک اونٹ تھا کہ اوسین موہوری تھی ایک تہہ اور سیاہ اور ایک تہہ
 سفید پر جب پاس قافلہ کی رہبر پہنچی وہ اونٹ آپ سے بہاگ رہ گویا وہ وہ اونٹ گزری
 اور اونٹ گیا پہر آپ چلی گئی اور صبح ہوئی اور آپ نے اس حال کو بیان فرمایا جب کافر
 نے پہلے بات سنی حضرت ابو بکر پاس گئی اور کہا اسی ابو بکر کہ یہ ہیں اپنی رفیق کی خبر سے وہ
 خبروں میں ہیں کہ وہ اسی رات میں ایک مہینا بہرے رستی پہنچی پہر اسی ٹھین پٹ
 آئی حضرت ابو بکر بولی کہ اگر وہنوں نے یہ کہا ہی تو بیشک سچ کہا ہی ہم تو انکو سچا جانتے
 ہیں اوسین جو اس سے بہت دور ہی ہم انکو سچا جانتے ہیں آسانی خبر میں پہر کافروں نے
 اللہ کے رسول سے کہہ اللہ و پیرو و پیچہ اور سلامت کہی کہ اس بات کی کیا نشانی ہے
 جو تم کہتی ہو اپنی قوم میں قریش کی ایک قافلہ پر گزرا وہ اسی سی جگہ پر تھا پہر اونٹ
 بہاگ اور گویا اور وہ میں ایک اونٹ تھا کہ اوسکی اوپر دو بچہ رہی تھی ایک بور سیاہ

اور ایک سال پور اسٹیف سو وہ گھر پر اور نوٹ کیا پھر حبیہ قافلہ آیا اون لوگوں کی دشمنی
 پوچھا اور نہون کی اونکو اوسے پھر خبر دی جس طرح پورائے کے رسول نے بیان فرمایا تھا
 اللہ اور پور و رو بھی اور سلاست بھی اور اسی سے نام رکھا گیا ابوبکر کا صدیق یعنی پہلے
 بھی یہ روایت در شتور میں ہے ابن ابی حاتم سے بھی ہے مولانا جلال الدین سیوطی حراج
 رسالی میں لکھتی ہیں کہ فرمایا امام بیہقی نے کہ فرمایا ہمیں ابو سعید الخدری نے کہا کہ فرمایا ہے
 ابن حدی نے کہا کہ فرمایا ہمیں محمد سکنونی نے جو حسین کی بیٹی کہا کہ فرمایا ہمیں علی نے
 جو سہل کے بیٹی کہا کہ فرمایا ہمیں حجاج نے کہا کہ فرمایا ہمیں ابو جعفر نے جو رنی کے
 رہنے والی اور نہون نے بیہم سے جو بیٹی انس کی اور نہون نے ابو العالیہ یاحی سے اور انکے
 سوا اور کسی سے اور نہون نے ابو سیر سے اللہ و نسبی احقر ہے اور نہون نے فرمایا کہ اسی طرح
 اختر شب بنی صہب اللہ علیہ سلم کے پاس اور انکی ساتھیہ میکائیل تھی پھر جبریل نے میکائیل
 سے کہا کہ لاؤ میری پاپس ایک ٹشت زمزم کی پائیکہ کہ میں انکی ملائکہ کروں اور انکا
 سینہ کشتارہ کروں پھر ایک پیٹ چاک کیا اور اسکو تین بار دھویا اور انکی پاس میکائیل
 نے ایک ٹشت زمزم کی پانی کی لائی گئی پھر ایک سینہ کشتارہ کیا اور جو کچھ وہ سینہ کچھ کینہ تہا نکالا
 اور اسکو تھکلی سے اور بجان سے اور یقین سے اور سلام سے بہر دیا اور انکی کندھوں کی چھین نکالا
 مہر سے مہر کرومی پھر انکی پاس ایک کھوڑا لائی پھر سوار کیا گئی ہر قدم اسکا اونکر
 نگاہ کی پہنچنے کے جگہ پر اور نگاہ کی کستاری پر تہا پہر آپ چلی اور انکی ساتھیہ جبریل چلے
 پہر انکی کچھ لوگوں پر کہ وہ ایک نہن بولتی تھی اولیکہ نین کا متی تہو جیہٹ چلے تھی وہ جیسا تہا
 ویسا ہو جاتا تہا آپسے آتا ای جبریل یہہ کون لوگ ہیں کہا یہہ لوگ ہیں جہا دکر نیوالی اسکی راہ
 میں دونی کے جاتی ہیں انکی نیکیاں سات سو حصہ نکھ اور جو خرچ کی اور نہون کی کوئی چیز
 تو وہ اسکا بندہ دیتا ہے پہر انکی کچھ لوگوں پر کہ انکی ساتھیہ و نسبی کھلی جاتی ہیں جب کھلی جاتی
 ہیں پہر عیسٰی تھی ویسی ہو جاتی ہیں اور وہ پھر یہہ نہن و خوف نہیں ہوتا ہے کہ اسکی راہ

جیریل یہ کہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ بیماری ہوتی ہیں اونکی سرفارسی بہر
 انکی کچھ لوگوں پر کاونکی آل چیتہری ہیں اور اونکی چھی چیتہری ہیں چترتی میں جسب سطح
 چترتی میں اونٹ اور چوپائی اور کہانی میں جہاڑ کاٹھی اور تہورا اور گرم تہر و جگی اور اور
 تہر کہ یہ کہ کون لوگ ہیں ای جیریل کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں یاد کرتی زکوٰۃ میں اپنی ٹونکے
 اور نہیں ظلم کیا اوپر اللہ کی کچھ اور نہیں ہی اللہ ظلم کرتیوالا بند و پیر ہر انکی کچھ لوگوں پر کاونکے
 اگی گوشت ہی کچا ہوا ہڈی میں اور اور گوشت ہی کچا پید سوا و ہون انکی کہا نا مشر و ع کیا
 یکمی پید میں ہی اور پیر پیر کرتی میں کئی پاکیزہ سی کہا ای جیریل یہ کہ کون لوگ ہیں کہا وہ مرد
 نے بیماری اٹھتے ہیں ہی کہ اوٹھتا ہی اپنی عورت کے پاس سے جو حلال ہی ہر غیب عورت کے
 ہوتا ہی ہر او سکلی ساتھ رات کو رہتا ہی صبح تک اور وہ عورت کہ اٹھتی ہی اپنی خانہ کی باہر سے
 جو حلال ہی جائزہ پڑتی ہی اور مرد کی پاس پہرتی ہی رات کو او سکلی پاس صبح تک پہرتے
 ایک لکڑی کی پاس سستی میں کہ او سپر کھوئی کچڑا گڑتا ہی ودا او سکھو ہر ڈالتی ہی اور ہر چیر کو ہر
 ڈالتی ہی کہا یہ کہ ای جیریل کہا یہ نہ سلیج ای کہ اٹھتے جس اون لوگوں جو جیتی میں سستی ہر پیر او سکھو کھو
 ہیں ہر شری یہ کہ ت اور جیتی ہو ہر سستی یزورانی کو پہرتی ایک مرد پر کہ اوسنی ایک بڑا گھٹا
 جس کیا تھا کہ او سکھو اٹھا نہیں سکتا اور وہ او سکلی اوپر اور زیادہ رات ہی ہر کیا یہ کہ ہے
 ای جیریل کہا یہ وہ مرد ہی آتی اٹھتے میں ہی کہ ہو میں او سپر امانتیں لوگوں کی کہ او سکھو او سکلی اور
 کرن کی قدرت نہیں اور وہ چاہتا ہی کہ او سکلی اوپر اور جیوی پہرتی کچھ لوگوں پر کہ کائی جاتی ہر
 انکی زبانیں اور ہونٹ لوہی کی فینچو لسی جب کائی جاتی میں ہر چیس ہی ویسی ہو جاتی میں
 او پیر ہی یہ نہ سو خوف نہیں ہوتا کہ یہ کہ کرن لوگ میں ای جیریل کہا وعظ کہیں دے
 فساد کی ہر انکی ایک چھوٹی لڑکی کہ اوس ہی ایک بڑا میل نکلتا ہی ہر وہ جلی چلتا ہی کہ
 داخل ہو جہا لسنی نکلا یہ اوس ہی یہ نہیں ہو سکتا ہر کہا یہ کیا ہی ای کہ یہ طے کہا یہ ہر وہ
 کہ تہ بول بولتا ہی ہر اسیر مشر مشدہ ہوتا ہی ہر وہ نہ ہی نہیں ہو سکتا کہ او سکھو ہر ہر

پہر کی ایک سیدائشیں پہر ایک خوشبو پاکیزہ ٹھنڈی اور خوشبو مشک کی پانی اور ایک
 کسے پہر کیا ایسی حیریں کیا ہی بہت خوشبو پاکیزہ ٹھنڈی اور خوشبو مشک کی اور کیا ہے
 میرا وانگہا بہتہ وار ہی جنت کی کہتی ہی ای رب میری دی جھکو جو کچھ تو نے مجھے
 وعدہ کیا کہ بہت ہوسے میری کوئی اور میرا سبقر اور میرا صبر اور میرا سندس اور میرا
 عبقری اور میرا مٹکا اور میری چاندی اور میرا سونا اور میری انجوری اور میری طبابت
 اور میری تہیان اور میرا شہد اور میرا پانی اور میری شراب اور میرا دودھ پودہ پودہ جھکو جو
 کچھ تو نے مجھے وعدہ کیا تب فرمایا کہ تیری واسطی ہر ایک عاجز مرد اور نااجز عورت اور
 ایمان والا مرد اور ایمان والی عورت اور جو کوئی ایمان لایا مجھ پر اور میری پیغمبر اور کام
 کیا نیک اور نہیں شریک کیا میری ساتھ اور نہیں بنائی مجھ کو چھو کر شریک اور پیغمبر
 ورا و سکو امان ہی اور جو مجھے مانگے گامین اوسکو ونگا اور جو مجھ کو قرض دیگا میں اوسکو
 بدلا دوں گا اور جو مجھ پر ہوسا کرے گا میں اوسکو کفایت کروں گا میں میں ہی اللہ ہوں نہیں
 کوئی مالک سوائے میری نہیں خلافت کرتا ہوں میں وعدہ اور نجات پائی ایمان والوں نے
 اور بہت خوبوں والا ہی اللہ بہت اچھا بنائی والا جنت بولی میں راضی ہوں پہر آئے
 ایک سیدائشیں اور ایک شری آواز سنئی اور ایک شری بولی کہا کیا ہی بہتہ بولی حیریں
 اور کیا ہی بہتہ وار کہا بہتہ وار ہی ورنہ کی کہتا ہی ای رب میری دی مجھ جو تو نے
 وعدہ کیا کہ بہت کثرت سی ہیں زنجیریں میری اور طوق میری اور بڑھتی آگ میری
 اور گرم پانی میرا اور جہاڑ گانہ میری اور پیپ میری اور عذاب میرا اور دور ہی
 گہرا میرا اور بہت تیری گرمی میری سودی مجھ کو جو تو نے مجھے وعدہ کیا فرمایا تیری ہی
 ہر ایک شریک تیرا انبوالا اور شریک تیرا انبوالی اور پلید اور پلیدنی اور ہر ایک ظالم جو نہیں
 یقین لاتا حساب کی دین کہا میں راضی ہوں ہر آپ چلی یہاں تک کہ بیت المقدس میں
 آئی پہر ورنہ پہر انبوالا ایک نہر کی طرف باندھا پہر داخل ہوئی پہر فرشتہ توئی ساتھ

نماز پڑھی پھر جب نماز تمام ہو چکی بولی اے جبریل یہ کون ہیں تمہاری ساتھی
 یہ محمد ہیں پیغام پہنچانے والی اللہ کے تمام کرم والی بیویں وہ بولی اور فوکو بلا بیجا ہے
 کہا ان وہ بولی اللہ ان بھائی کو اور زائب کو زندہ رکھی کہ بہت اچھی بیہوشی میں اور
 بہت اچھی نائب میں اور بہت اچھا آتما آئی میں پھر اسی اپنی بیوی اور احون سے پہر اور ہون
 ان تعریف کی اپنی رب کے فرمایا ابراہیم نے کہ شکری اللہ کا جس نے مجھ کو خاص دوست نالیا
 اور مجھ کو بڑی بادشاہت دی اور مجھ کو اگلا بعد از نبیہا کہ لوگ میری راہ پر چلیں اور مجھ کو
 آگ سے چھڑایا اور اسکو میری دپر ٹھنڈی اور سلا امتی کر دیا پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی
 رب کی تعریف کی فرمایا شکری اللہ کا جس نے مجھ سے تین کین اور مجھ کو جن لیا اور میرے
 اور توراة اور ماری اور میری ہاتھ پر فرعون کو ہلاک کیا اور یعقوب کی اولاد کو نجات
 دی اور میرے امت میں ہی وہ لوگ بنائی جو سچ بات کی راہ بتاتی ہیں اور اس کی موافق
 انصاف کرتے ہیں پھر داؤد علیہ السلام نے اپنی رب کے تعریف کے فرمایا شکری اللہ کا
 جس نے مجھ کو بڑی بادشاہت دی اور مجھ کو زبور سکھلائی اور میری امتی کو ہانڈم کیا اور
 پہاڑ فوکو اور پڑم کو میرا بعد از ایک کہ میری ساتھی اللہ کے پاکی بولتی تھی اور مجھ
 حکمت اور فیصلہ بات کا دیا پھر سلیمان علیہ السلام نے اپنی رب کے تعریف کی فرمایا شکری
 اللہ کا جس نے ہو کو میرا بعد از ایک اور دیو فوکو میرا بعد از ایک کہ جو کچھ میں جانتا تھا وہ بنائی
 خلقی اور تصویریں اور لکھن جیسی تالاب اور دیگین چلوں میری جی بولی اور مجھ کو بولی پڑم
 سکھلائی مجھ کو ہر چیز کثرت سے دی دیوں اور آدمیوں اور پند و فکری فوج کو میرا بعد از
 کر دیا اور اپنی بہت ایمان والی بند و پیر مجھ کو ڈالے دی اور مجھ کو بڑی بادشاہت دی کہ میرے
 بعد کیسے واسطی لایق نہیں اور بنائی میری بادشاہت پاکیزہ بادشاہت کہ او میں صلاب
 نہیں ہی پھر عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی رب کی تعریف کی فرمایا شکری اللہ کا جس نے مجھ
 اپنا کربنایا اور بنائی میری کھادوت جیسے کھادوت آدم کی کہ بنایا اور کوئی سے پہر

اوستی کہ ہوجاؤ وہو گئی اور سکھائی تجھ کو کتابِ برکت اور تورات اور انجیل اور نجاتیسا کرنا
 کہ میں بتاتا تھا سبھی سی جیسی صورت پر نہی کی پہر میں اوسین پہونکتا تھا تو وہ ہوجا
 پرندہ اللہ کے حکم سی اور مجھ کو ایسا بنایا کہ میں اچھا کر دیتا تھا ناکی پست کی لہدی کو اور
 کوڑی کو اور جلا دیتا تھا میں مرد کو اللہ کے حکم سی اور مجھ کو اونچا کیا اور مجھ کو پاک
 کر دیا اور مجھ کو اور میری مانگو پالیا شیطان پہر او گئی ہوئی سی کہ تھا شیطان کو مار
 اور کوڑی سہ پہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رب کی تعریف کی فرمایا تم سب نے اپنی
 رب کی تعریف کی اور میں اپنی رب کی تعریف کرنا لاہون شکر سی اللہ کا جس نے مجھ
 بہت چارحت تمام جہان و آسمانی و سطحی اور سب لوگوں کی وسطی خوشی سنائی والا
 اور درسنائی والا اور اوقاتا میری اور قرآن کہ اوسین بیان ہی ہر جہاں اور بنایا
 سینکڑ امت کو بہتر امت کہ کمال گئی لوگوں کی وسطی اور بنایا میری امت کو اچھے
 اور میری امت کو ایسا بنایا کہ وہی پہل میں وودہ ہی پہل میں اور کثا و دیکھا میری
 سینہ میر اور اوقاتا جیسے بوجہ میر اور اونچا کیا میری لہی ذکر میر اور بنایا مجھ کو شروع
 کرنا والا و تمام کرنا والا کہا ابو جعفر رازی فی کہ تمام کرنا والا پیغمبر کا اور شروع کرنا والا
 شفاعت کا قیامت کی دن بہترین برتن لائی گئی کہ دانی ہوئی تھی اونکی منہ پہر یک
 برتن و نین ہی لایا گیا کہ اوسین پانی تھا کہا گیا اوسین بچہ پیا اپنے اوسین سی تھوڑا سا
 پیا پہر آٹو ووسر برتن لایا گیا کہ اوسین دودہ تھا کہا گیا پیا اپنی سیاہا شک کہ چمک گئی پہر
 دیکھا آٹو اور برتن کہ اوسین شراب تھی کہا گیا پیا اپنی دنا یا میں سکونہ میں چاہتا اور
 میں چمک گیا تب آپ سی جبریل فی کہا خبر دار ہو کہ وہ اب حرام ہو جاوے گی آپ کی امت
 اور اگر آپ و سب بچہ آپ کی امت میں سی کوئی آپ کی راہ پر نہ چلتا مگر تھوڑی لوگ
 پہر وہ آپ کو لیکر آسمان تک چڑی پہر دروازہ کھلایا کہا گیا پہر کون ہی کہا جبریل کہا گیا
 اور کون بچہ تیری ساتھ کیا محمد میں وہ بولی اور کوٹو پیا جیسی کہا ان وہ بولی اللہ و کوٹو

کردہ بہائی میں اور نائب میں اور بہت اچھی بہائی میں اور بہت اچھی نائب میں اور
 بہت اچھا آٹا میں بہر آب داخل ہوئی تو ایک ایک کیا دیکھتی ہیں کہ وہ ان ایک مرد میں
 اور کیا جسم پوہی اونکی جسم میں سی کچھ کم فہمیں ہو اسی جیسا آدمیوں کی جسم میں کم ہو جاتا ہے
 اونکی دامن طرف ایک دروازہ ہے کہ اس سے خوشبو اچھی نکلتی ہے اور اونکی بائیں طرف ایک
 دروازہ ہے کہ اس سے بدبو نکلتی ہے جسبہ اپنی دامن طرف دیکھتی ہیں ہنسکتی ہیں اور خوشتر
 ہوتی ہیں اور جسبہ دیکھتی ہیں اس دروازہ کی طرف جو اونکی بائیں طرف سے روکتے ہیں
 اور انگلیں ہوتی ہیں اپنے فرمایا یہ بوجہ جس کون ہیں اور بوجہ دروازہ کیا ہیں کہا یہ نہ
 سہاری باب آدم میں اور یہ دروازہ جو اونکی دامن طرف سے بہت کا دروازہ ہے
 جب ان لوگوں کی طرف دیکھتی ہیں جو اونکی اولاد میں سی دھیمیں داخل ہوتی ہیں تو
 ہنسکتی ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور وہ دروازہ جو اونکی بائیں طرف سے دوزخ کا دروازہ
 جب ان لوگوں کی طرف دیکھتی ہیں جو اونکی اولاد میں دھیمیں داخل ہوتی ہیں تو روکتے
 ہیں اور انگلیں ہوتی ہیں پہر جبریل آچو لیکر دوسری آسمان تک چڑھی پھر دروازہ کھلوا
 کہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہوں کہا اور کون ہے تیری ساتہ کہہ محمد بنی اللہ کے
 پیغام پہنچا نیوال و دبولی و فو و بلا ہجاری کسا بان و دبولی اللہ کو زندہ رکھی کہ وہ پہا
 دین اور نائب میں اور بہت اچھی بہائی میں اور بہت اچھی نائب میں اور بہت اچھی آٹا
 ان پہر داخل ہائی پہر ایک ایک اپنی دو جوان کو دیکھا کہ ان جبریل کون میں یہ دونو
 جوان کہا جیسے میری مہتمم کی اور یہ بھی لیں لکریا کی آپس میں بخار کے پیش میں یہ دونو
 و نموس کہ چڑھتی تیسری آسمان تک پہنچ کر گیا اوس سطر جبر اور اونکا کہنا آپس میں
 کہ اچھی بہائی میں اور اچھی نائب میں اور یہ کہ سہ مل تیسری میں یوسف علیہ السلام
 اور چوتھی میں اور یس علیہ السلام سی اور پانچویں میں اور ول علیہ السلام سی اور
 چھٹی میں موسیٰ علیہ السلام سی پہر چڑھی ساتویں آسمان تک پہنچا ایک ایک و ان ایک

مڑتی تھی کہ ادنیٰ کچھ بال سفید تھی وہ بہشت کی دروازی پر ایک کرسی کے اوپر بیٹھی تھی
 اور ادنیٰ پاس کچھ لوگ بیٹھی تھی جنکے منہ سفید تھی کاغذ و کئی طرحیہ اور کچھ لوگ تھی کہ ادنیٰ
 رنگ میں کچھ چیز تھی پہر وہ ایک نہر میں داخل ہو پیراد میں بننا پیرنکے اور اونکا رنگ کچھ
 گہرا بننا پیر دوسری نہر میں داخل ہوئے پیراد میں بننا پیرنکے اور اونکے رنگ گہرا گئے اور
 جیسے ادنیٰ ساتھ والی رنگ تھی ویسی ہو گئے کہا اے جبریل کون ہیں یہ کچھ بال سفید
 پیر کون ہیں یہ لوگ جنکی منہ سفید ہیں اور کون ہیں یہ لوگ جنکی رنگو نہیں کچھ چیز ہے
 اور کیا ہیں یہ نہر میں کہا یہ باپ تمہارا براہیم ہیں سب سے ادنیٰ جنکی سفید بال انکو ہیں
 زمین پر اور یہ لوگ جنکی منہ سفید ہیں کچھ لوگ ہیں کہ نہیں ملایا ادنیوں نے اپنی زبان کو ظلم اور
 یہ لوگ جنکی رنگو نہیں کچھ ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ ملایا ادنیوں نے اچھا کام اور دوسرا براہیم اور ادنیوں
 نے توبہ کی پیر اللہ اور پیر نصیر بان ہوا اور یہ جو نہر میں ہیں سوا دل رحمت ہے اللہ کی اور
 دوسری نعمت اللہ کی اور تیسرے پلایا ادنیوں کی رب نے پناہ پاک کر نیوالا پیر پہنچی بری
 کے درخت تک پہنچے کہا گیا کہ یہ بری کا درخت ہے کہ اوس تلک پہنچا ہے سر کوئی
 جو گذرنا تمہاری امت میں تمہاری راہ پیر ایک ایک کیا دیکھا کہ وہ ایک درخت ہے کہ
 نکلے میں اوسکی جڑ سے نہر میں پانی کی مکہ نہیں ہی بگڑنے والا اور نہر میں دودھ کے بہنے
 بدلا مزا اوسکا اور نہر میں ہیں شراب کی کہ مرہ ہے پانی والی لہو اور نہر میں ہیں صاف
 کی اور وہ ایک درخت ہے کہ سوار اوسکے سایہ میں ستر بر سج اور اوسکو تمام مکر ہی اور بکسا
 پنا اور میں سے ڈانک لینے والا ہی تمام امت کو پیراد سپر اللہ کا نور چھا گیا اور فرشتے
 اور پیر جہان گئے پیر اللہ نے ایسی اسوقت باتیں کہیں اور آپسے فرمایا مانگ اپنی کہا
 کہ تو نے تو ابراہیم کو خالص دوست بنالیا اور تو نے ادنیٰ کو بری بادشاہت ہی اور تو
 سوسے باتیں کہیں اور تو نے داؤد کو بری بادشاہت ہی اور تو نے ادنیٰ کو ہارم کیا اور تو
 ادنیٰ کو بری پھاڑوں کو تاجدار کیا اور تو سلیمان کو بری بادشاہت ہی اور تو ادنیٰ کو جنوں کو

اور آدمیوں کو اور دیون کو تا بعد از کیا اور توفی او کی لکھواؤں کو تا بعد از کیا اور توفی انکو
ایسے بادشاہت ہی کہ او کی بعد کی ولایت نہیں اور توفی میں سے کو توراہ اور پھیل سکھائی اور توفی
او کو بسا بادیہا کہ دیتی تھی انکی پرست کی اندھی کو اور کو مہی کو اور جلا دیتی تھی مردوں کو تیر
حکم سے اور پناہ دیتی توفی او کو اور او کی ان کو شیطان تیر او کی ہوتی پھر زنا شیطان کے لکھواؤں
دو نوپر کوئی رستاب فرمایا ایسے انکی مالک فرما کہ مینی تجکو خالص دست بالیا اور وہ لکھا
توراہ میں کہ مچھ پیاسے میں اوس پر مہربان کی اور بیجا مینی تجکو سب لوگن کی طرف خوشی
سنانے والا اور ڈرستان والا اور کشادہ کیا مینی تیرے لکھو سینہ تیرا اور داتا مینی تجھے تیرا
تیرا اور بیجا کیا مینی تیرے لکھو ذکر تیرا کہ جب میرا ذکر کیا جا گا میرے ساتھ تیرا ذکر کیا جا گا
اور مینی تیری کو بہتر امت بنایا کہ کمالی گئی لوگوں کی لئے اور مینی تیری امت کو سچ سچ کی
امت بنایا اور مینی تیری امت کو ایسا بنایا کہ وہی پہلی مین اور وہی پہلی مین اور مینی تیری
امت کو ایسا بنایا کہ نہیں دوا ہو گا او کی لکھو کوئی خطبہ بیان تک کہ گواہی دیوں کہ تو بند ہو گا
اور پیغام بیجا مین والا میرا مینی تیری امت میں وہ لوگ بنائی کہ او کی دل او کی بخلین مین اور
سب مینوں کے تجکو مینی اول بنایا اور سب کے پیچھے بیجا اور ان سے اول حساب تیرا ہو گا اور
مینی تجکو سات آیتیں مین کہ ہر ان جاتی مین کہ مینی کسی ہی کو تجھے پہلی ہنن مین اور مینی
تجکو سورہ بقرہ کی پہلی آیتیں مین ایک خزانے سے جو عرض کیجی کہ مینی کسی ہی کو تجھے پہلی ہنن
دین اور مینی تجکو کو شہر دیا اور مینی تجکو آئندہ حصے دئی اسلام اور ہجرت اور جہاد اور غزا اور زکوۃ اور
روزہ رمضان کی اور حکم کرنا نیک کام کا اور منہ کرنا بری کام اور مینی تجکو شہر فتح کرنا والا اور تمام
کرنا والا بنایا اور فرض کی گئیں آپ پر پچاس نمازین اور ذکر کیا آپ کا انا جانا موسے کی اور آپ
رب کی درمیان مین روایت کیا اسکو عالم نے اور اوروں نے اور سند کی مرد سب معتبر مین
مگر ابو جعفر جو رسی کے رسنے والے کہ بعضوں نے او کو معتبر کہا اور بعضوں نے انکو کھیا کہا
اور کہا ابو زرعہ نے کہ وہ وحکم کرتے مین اور کہا حافظ بن کثیر نے بہت ظاہر یوں

ہے کہ ادھار کا حافطہ براسی اور اس حدیث کی بعض لفظ چھینی ہیں اور بہت اور پری ہیں فائدہ
 مطلب یہ کہ شاید ابو جعفر کو کچھ دھوکا ہوا ہو بعض لفظین اور روایتیں خلاف ہیں اور دوسری
 ہے کہ ادھار کی جیسی باتوں کے کان اور سمیٹ کر ایک پیاساری امت کو ڈھانک لی ابو جعفر
 شاید ہولے سے کہہ دیا ہو یہ مطلب کہ بعضی یہی اسی بڑی اور روایتوں پر خوب ثابت ہے
 کہ اس راغب نے فقط غار فرض ہوئی اور روزہ اور زکوٰۃ اور جہاد کا جب حکم ہوا جب آپ مدینہ
 تشریف لائے شاید ابو جعفر نے یہ لفظین کہے سے کہ مدینہ ہون یا یہ مطلب کہ اللہ تعالیٰ
 نے پہلے سے خبر دی رکھی کہ تم تیرے روزہ اور زکوٰۃ اور جہاد ہی فرض کریں گے اور یہ حدیث در
 میں ہی نزار اور ابو یعنی اور ابن جبراد ابن ابی حاتم امدان عدی اور ابن مردودہ دہشتی کے
 دلائل سے لکھی ہیں اس میں حضرت یوسف کے ذکر میں یوں کہ اپنی ایک مرد کو دیکھا کہ حسن میں
 وہ سب لوگوں نے فضل بنائی گئی جسطرح چودہ دین رات کا جذبہ تارون فضل بنایا گیا اپنے
 فرمایا یہ کون ہے اجبریل کہا یہاں کی بہانی یوسف ہیں اس روایت کی اخیر میں یوں
 کہ سو ہی جاتے وقت آپ پر بہت سخت تھی اور بڑی وقت ایک حق میں سب بہتر تھی
 درختوں میں ابو نعیم کے دلائل سے نقل کیا ہے کہ آپ نے عرض کیا کہ جتنی نبی مجھے پہلے
 تھی سب کو تو نے غرت دی ابراہیم کو تو نے خالص دوست بنایا اور موسیٰ کو ہم کلام بنایا اور
 تو نے داؤد کا ہار دیا اور سلیمان کا ہوا کو اور یونس کو تاجدار کر دیا اور توفیٰ علیسی کی
 لئے مرد جلائی پیر میری تو نے کیا مقرر کیا فرمایا کہ مینی تجھ کو اس سب فضل دیا کہ جب میرا
 ذکر کیا جائی گا میری ساتھ تیرا ذکر کیا جائی گا اور مینی تیری امت کی سینوں کو نکلیں
 بنا دیا کہ قرآن کو یاد دیتے ہیں اور یہ کسی امت کو نہیں دیا اور تجھ کو مینی دیا ایک خزانہ
 اپنے عرش کی خزانہ میں سے اور وہ یہ کہ لاجول ولاقوۃ الا باللہ فیہ نہیں ہر
 بچاؤ اور نہ قوت مگر اللہ کی مدد سے صحیح مسلم میں ابن عباس کی روایت میں ہے کہ جاب
 بن جبریل علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بات میں میں سیر کو بلایا گیا مینی سو کو دیکھا جو عمران کے

بیٹی وہ ایک مرد میں گہوان رنگ لباؤ گویا کہ وہ شہزادہ کی مرد و عین سی بہن اور بیٹی
 جیسے کو دیکھا جو مریم کے بیٹی سچ سچ کا بدن سرخی اور سفیدی کی طرف مائل سی بہن مائل
 اور ابو ہریرہ کی روایت میں یوں ہے کہ اپنے حضرت عیسیٰ کو ذکر میں فرمایا کہ سچ سچ کا قدر بہن
 رنگ گویا کہ حمام سے نکلے ہیں ابن جریر اور ابن اللہ اور ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ اور ہم سچ
 دلائل میں اور ابن عباسی کہ ابو سعید خدری کہ سند پیچائی انہوں نے کہا کہ جسے بیان فرمایا اللہ
 رسول نے اللہ و نپہر درود بھیج اور سلامت کہی اپنی مدینہ میں بھی احوال اور اس کتاب بیان
 فرمایا جس میں آپ سیر کو بلائی گئی مسجد تھے ملک سوا اپنی فرمایا اس سچ میں کہ میں سوتا تھا
 حشا کی وقت حرم الی مسجد میں ایک ایک میری پائوں فی دلالا یا پھر جھکوا و سنی جگایا پھر میں جا
 آگے ذکر براق کا جو پیر یوں کہ محبہ پہلی ابن ابی اسیر سوار ہو کر تے تھی پیر میں اسیر سوار ہو پیر
 اس سچ میں کہ میں اسیر چلا جاتا تھا ایک ایک جھکوا ایک پکار نیوالی فی سیر دینی طرف پکارا گیا
 محمد جھکوا دیکھو میں تھی پوچھوں مینی او کو جواب دیا پھر جھکوا ایک پکار فی دیکھو میں تھی
 پکارا اسی محمد جھکوا دیکھو میں تھی پوچھوں پیر مینی او کو جواب دیا پھر اس سچ میں کہ میں اسیر چلا جاتا
 ایک ایک ایک عورت اپنی بانہوں کو کھولے ہوئی اور او کو اوپر پر طرح کا سنگا تھا جو نہ لگانا یا ہی
 وہ بولی یا محمد جھکوا دیکھو میں تھی پوچھوں پیر میں او کی طرف مڑ کر دیکھا یا سنگا کے من بہت
 میں آیا پھر آگے جانو باز نہنی کا اور دودھ اور شراب کی برتنوں و کڑی پیر یوں ہی کہ جبریل نے
 کہا اگر آپ شراب کو لیتی تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی مینی کہا اللہ اکبر اللہ اکبر ہر جبریل نے
 کہا کیا دیکھا آپ نے اپنی اس راہ میں مینی کہا اس سچ میں کہ میں چلا جاتا تھا ایک ایک
 جھکوا ایک پکارنے والی فی میرے دامن کی طرف سے پکارا اسی محمد جھکوا دیکھو میں تھی
 پوچھوں مینی او کو جواب دیا کہ وہ یہود کا بلا نیوالا تھا جانے رہو اگر آپ اسکو
 جواب دیتے آپ کی امت یہودی ہو جاتی مینی کہا کہ اس سچ میں کہ میں
 چلا جاتا تھا ایک ایک جھکوا ایک پکارنے والے نے

میری تین طرف سے یکا راہی محمد مجھ کو دیکھو میں تھی پوچھوں میں اسکو جواب دیا
 کہا یہ نصار کی بلا تولا تھا جانی رہی اگر آپ اسکو جواب دیتی ایک اشد نصار
 ہو جاتی پھر اس صحیح میں کہ میں چلا جاتا تھا ایک ایک فلما کہ ایک عورت تھی اپنی ہانہیں
 اہول ہوئی اسکی اوپر ہر طرح کا سنگا تہا کہتی تھی یا مجھ کو دیکھو میں تھی پوچھوں میں
 اسکو جواب دیا کہا وہ دنیا تھی جان کہو اگر آپ اسکو جواب دیتی ایک اشد عقبی کو
 چور کر دینا کو پسند کرتی تھی میری اور جبریل بیت المقدس میں داخل ہو کر ہر ہم دونوں
 دور کہتیں تھیں ہر میری پاس وہ شیریں لال گئی جس پر دیکھو میں تھی پوچھوں میں
 خلقت الی اس شیریں تھی بہتر کوئے چیر نہیں دیکھیں توں۔۔۔ میت کو نہیں
 دیکھا جس وقت اپنی نگہ پارتا تھی اسکا مکی طرف نگاہ اونچی کرتا تھی اسکو اس سیدھے
 سی تعجب آتا تھا پھر میں اور جبریل ہر ایک ایک مجھ کو ایک فرشتہ ملا کہ اسکو سہیل
 کہتی میں اور وہ داروغہ تھی بخئی والی آسمان کا اور اسکی آگے مشر فرشتہ تھی میں سر
 فرشتہ کی ساتھ اسکی فوج میں ایک لاکھ فرشتوں کی پہ جبریل بنی دروازہ آسمان کا کھولا
 کہا گیا یہ کون ہی کہا جبریل ہوں کہا لیا اور میری ساتھ کون ہی کہا محمد بن کہا گیا
 کیا اونکو بلا بھیجا ہی کہا ہاں پہر ایک ایک میں آدم کو دیکھا اسے صورت پر جس بدن
 اونکو اللہ نے بنایا اپنی صورت پر نہیں بدلی تھی او میں کولی چیز قائمہ ہوگا مطلب
 یہ کہ اللہ نے آدم کو ایسا نمونہ بنایا جاسی والا دیکھتی والا ہے والا بولتی والا اللہ نے
 اپنی سب صفات کا نمونہ بنایا گویا اپنی تصویر بنائی پہر آپ فرات میں اڑتی سنو کہ
 جاتی تھیں اونکی اولاد کے اور احیوں جو ایمان والی میں پہر وہ کہتی میں روح پاک ہے
 اور جی پاک ہی اسکو طہین میں کہو پہر چڑائی جاتی میں اونکو اونکی اولاد کی اور جبریل
 جو بدکار میں پہر وہ کہتی پہر روح طہید ہی اور جی طہید ہی اسکو طہین میں کہو یہی
 کہا ای جبریل یہ کون میں کہا یہ یہی آپ آدم میں اونہوں کی چھیر سنو ام کہ

اور مر جبا کھا اور کھا مر جبا چھٹی کی مٹی پہرین تھوڑی میر چلا پیرایکا ایک کچھ خوان
 کہ اونپر گوشت تھا کہ بدبو دار ہو گیا تھا اور سر گیا تھا اور سکی اس کچھ لوگ مٹی کا دھین ہی کہہ
 ہی مٹی مٹی کھا ای جبریل یہ کون لوگ ہیں کہا یہ لوگ کچھ لوگ ہیں اکی استیج
 کہ چوڑی مٹی حلال کو اور آبی مٹی حرام پراو ایک روایت میں یہ لفظ ہی کہ ایک ایک مٹی
 کچھ لوگ یہی ایک مٹر خوان پر کہ او سپر گوشت تھا تھا ہوا جیسی بہت اچھا گوشت جو تو
 دیکھ ہوا اور اسکی آس پاس مرداب میں سووہ مردار وکی طرف تھوڑے کو کو دوسرے کھا ہی
 اور اس گوشت کو چوڑی مٹی کھا یہ کون لوگ ہیں ای جبریل کہا یہ لوگ ہیں اور خوان
 اور دیکھا انہوں نے اس چیز کا جو اللہ نے حرام کر دی اور چوڑی مٹی وہ چیز جو اللہ نے
 اونکی واسطی حلال کر دی پہرین تھوڑی میر چلا پیرایکا ایک مٹی کچھ لوگ یہی کہ اونکی
 پیٹ گھر وکی طرح مٹی جب کوئی دھین کا اوٹھن لگتا تھا اگر پڑا تھا کہتا ای اللہ تبارک
 اور قیامت کو اور وہ چلتی سیستہ پر مٹی فزعون والوکی سواتی مٹی رستہ چلن والی اور
 اونکو روندنی مٹی پہرین اونکو سنا کہ وہ اللہ کے طرف چھٹی مٹی کھا ای جبریل یہ کون
 لوگ ہیں کہا یہ لوگ ہیں تمہاری امت میں حج ہوو کہاتی مٹی اور سیطرح اوٹھن
 جسطرح اوٹھتا ہی وہ شخص جسکو شیطان چپٹ کر بیوٹ کر دیتا ہی پہرین تھوڑی میر
 چلا پیرایکا ایک کچھ لوگ تھی کہ اونکی ہونٹ ایسی ہی جیسی ہونٹ اونکوئی اوپر وہ لوگ مضر
 کنی گئی مٹی اونکی ہونٹ پکڑتے مٹی پر اونکی منہ میں الگ کی تیر ڈالنی مٹی پر وہ اونکی مٹی
 نکلتی پہرین اونکو سنا کہ اللہ کی طرف چھٹی مٹی کھا ای جبریل یہ کون لوگ ہیں کہا یہ لوگ
 ہیں تمہاری امت میں سی جو مٹیوں کی مال ظلم سی کہاتی مٹی اور کچھ نہیں دیکھائی مٹی پر
 بیوٹن الگ اور بیوٹن کی مٹی اگر مٹی پہرین تھوڑی میر چلا پیرایکا ایک مٹی کچھ
 مٹی پر دیکھیں کہ اپنی چھٹیوں ہی لٹائی گئی تھیں اور عورتیں تھیں کہ اپنی پالوں سے
 وہ مٹی لٹائی گئی تھیں پہرین اونکو سنا کہ اللہ کے طرف چھٹی مٹی کھا ای جبریل یہ

کون عورتیں ہیں یہاں یہ وہ عورتیں ہیں کہ زنا کرتی ہیں اور اپنی لولا کو مار ڈالتی ہیں یہ ہیں
 تھوڑی دیر چلا یہ ایک ایک کچہ لوگ دیکھی کرو انکی پہلوئیں ہیں گوشت کا اُجاٹا تھا پہراؤ انکی منہ تیر
 تھوڑا سا جاتا تھا اور کپڑا جاتا تھا کہا وہ جسطرح متنی کہا یا میں کہا ای جبریل بہہ کون لوگ
 میں کہا یہ لوگ ہیں عیسائی والی جو لوگوں کی گوشت کہانی میں پہریم دوسری آسمان کی طرف
 پھر پھر پہر ساتواں آسمان تو نکا ذکر ہی اور پتھر فکری ذکر میں یہہ لفظ ہے کہ انکی ساتھ کچہ لوگ
 انکی قوم کی اور حضرت یوسف کی ذکر میں ہی کہ میں ایک مرد دیکھا کہ اللہ نے جو کچہ بنا یا میں
 حسن میں بیکر نہا سب لوگوں نے حسن میں ایسا بڑا بڑا تھا جس چودھویں رات کا چاند سب
 مار دینی بڑا بکر سی مٹی کہا ای جبریل یہہ کون ہی کہا یہ پتلی بہانی یوسف میں اور انکی ساتھ
 کچہ لوگ بھی انکی قوم کے اور حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کی ذکر میں ہی کہ ایک دوسرے
 مشابہ تھے انکی کپڑی اور انکی بال حضرت موسیٰ کی ذکر میں ہی کہ انکا گھوٹان رنگ تہا
 اور وہ کہہ رہے تھے کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ میرا رتبہ اللہ کے نزدیک سب خلق بڑا بکر ہی اور اسکا
 رتبہ اللہ کے پاس مجھ سے بڑا بکر ہی اگر وہ اکیلا ہوتا تو مجھ کو پروا نہ تھی لیکن ہر نبی اور جو اسکی
 تابع ہیں اسکی امت میں سے ساتویں آسمان کی زمین ہی کہ میں ابراہیم کو دیکھا اور انکی ساتھ
 کچہ لوگ تھے انکی قوم کی پہر مجھ سے کہا گیا کہ یہ ہے جگہ تمہاری اور تمہاری امت کی پھر بڑا
 اِنَّ اَوْلٰى لَنَا سِيْرًا بِرَاٰهُمْ لَلَّذِيْنَ اَتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اَتَّبَعُوْهُ وَاللّٰهُ وَلٰى تَعْرِفُ
 اَلْحَقَّ مَبِيْنًا یعنی سب لوگوں میں بہت نزدیک ابراہیم سے وہ لوگ ہیں جو انکی تابع ہیں اور
 یہہ بنی اور جو لوگ ایمان لائی اور اللہ دوست ایمان والوں کا اور ایک ایک میری امت
 اور قسم تھی ایک وہ قسم کہ انکی اوپر اوجھل کپڑی تھی گویا کہ وہ کاغذ تھے اور ایک قسم وہ کہ اوپر
 سیلی کپڑے تھے پہر میں بیت المعمور میں داخل ہوا اور میرے ساتھ وہ لوگ داخل ہوئی جنہر
 سفید کپڑی تھی اور وہ دوسری لوگ روک گئی جنہر سیلی کپڑی تھی اور وہ بھی بہتری پہر
 پہر میں اور انہوں نے جو میری ساتھ تھے بیت المعمور میں نماز پڑھیں پہر میں نکلا اور جو

لوگ میری سہا تہ تھی پہر اکی سیر کا ذکر اور کوثر کا ذکر ہی پہریوں کی مٹی کوثر کے اوپر
 رستہ لیا یہاں تک کہ میں جنت میں داخل ہوا پہر اکی ایک دیکھا کہ اوس میں وہ کچھ تھا جو نہ
 کسی اقلیدہ نے دیکھا اور نہ کسی بشر کے دل پر گہرا اور ایسا ایک نہر میں تھیں یا ان کی جو گہرا
 ہیں اور نہر میں وہ وہ کی جس کا مزہ نہیں بدلا اور نہر میں شراب کی کہ مزہ ہی مٹی والوں کی لئے
 اور نہر میں شہد صاف کی اور اوس میں پرندہ ہی تھی گو یا کہ وہ اونٹ تھی حضرت ابو بکر
 ای پیغام پہنچا میوالی اللہ کے وہ پرندہ البتہ اچھی میں فرمایا کہ کہا نیالا اوس کا اوس اچھا
 ای ابو بکر مین امیر کہتا ہوں کہ تو اوس میں ہی کہا وی پہر اگ میری سامنی کی گئے
 پہر اکی ایک اوس میں غضب اللہ کا اور عذاب اوس کا اور سزا اوس کی یہاں کی اگر ڈال جاویں
 اوس میں پتھر اور لوہا البتہ کہا جاوی اوس کو پروہ بند کردی گئی میرے لطیف سے پہر مین اوس
 میری درخت کی طرف اوچا کیا گیا پہر اکی نماز فرض ہو چکا ذکر ہے امام ترمذی فرماتے ہیں
 کہ مہی فرمایا اسحاق بن جوہر منصور کے بیٹے کہ بھو خبر دینی عبدالرزاق بن کہ مہی کہا سترے
 اونہوں نے قتل وہ ہی اونہوں نے حضرت انس سے اللہ و انس رضی سے کہ حضرت مہی
 صل اللہ علیہ وسلم حبس میں سیر کو بلانی گئی آجی اس براق لایا گیا الکام دیا و انہیں کسا ہوا
 اوسنی آپ سے شوحی کی تب حضرت جبریل بن ادی کہا تو محمد سے یہہ شوخ کرتا ہی کوئے
 تجھ پر آپ شخص سوار نہیں ہوا جس کا رتبہ اللہ کے یہاں اوسنی بڑا بکر موت اوس کا سینا
 بہی لگا اس حدیث کی سند اچھی ہی اس میں جبریر سے ابن شہاب تک سند پہنچا
 ہی کہا مجھ کو خبر دی ابن مسیب کے اور ابو سلمہ نے جو عبد الرحمن کی بیٹی کہ اللہ کے رسول
 اللہ اوپر دروہ بھیجی اور سلامت کہی سیر کو بلانی گئی براق کی اوپر اور وہ جانور ہی حضرت
 ابراہیم کا اوسل اوپر وہ کعبہ کے زیارت کو آیا کرتے تھے امام مسلم فرماتے ہیں کہ مہی فرمایا
 کہ اب جو خالد کے بیٹے اور شہباز بن جوہر قح کی بیٹی اُن دونوں نے کہا کہ مہی
 خاندان جو سلمہ کے بیٹے اونہوں نے ثابت بنانی اور سلیمان سے ہی اونہوں نے

انیس سی جو مالک کی بیٹی کہ اس کے رسول فی اللہ ابوہریرہ و دوسری اور سہلہ بنت مسعود کہیں
 فرمایا کہ میں آیا اور تہاب علی روایت میں یون ہی کہ میں گزرا موسیٰ پر اور اس نے تہاب میں
 کہ میں سیر کو بلایا گیا سرخ پتلی کی پاس اور وہ کھڑی نماز پڑھ رہی تھے اپنی قبر میں
 اور فقہور میں ہی کہ امام احمد اور ابن مردودہ نے اور ابو نعیم نے دلائل میں اور ضیاء
 مقدس نے مختار میں صحیح سند ابن عباس تک پہنچائی کہ جس نے تہاب میں حضرت بنی صلی اللہ
 علیہ وسلم سیر کو بلایا گئی جنت میں داخل ہوئے اور سکی المکھڑ کو ہمیں آواز سننے کہا
 اے حیریل یہ کیا ہے کہا یہ بلال ہی اذان کہہ رہی والہ پھر حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 جب لوگوں کی طرف آئی اس نے فرمایا کہ بلال مراد کو پہنچا میں اس کی لہی ایسا ایسا دیکھا پھر اونکو
 موسیٰ علی اوہونوں لی آٹھ چوڑھا کہا اور کہا مر جہا ان پڑھ بنی کو کہا اور وہ ایک مرد میں
 کھوان رنگ لبنا قد سید ہی بال کانوئی ساتھ یا کانوئی اوپر کہا یہ کون ہی ای حیریل کہا
 یہ موسیٰ بن ہزار چلی پھر ایک مرد لی کہا یہ کون میں کہا یہ موسیٰ بن ہزار چلی پھر ایک
 بوڑھی شان اور شوکت والی آٹھ چوڑھا اوہونوں لی آٹھ چوڑھا کہا اور آپ پر سلام کہا اور وہ
 سب آپ پر سلام کہتی تھیں کہا یہ کون ہی ای حیریل کہا یہ تمہاری باپ ابراہیم میں اور
 دیکھا اگ میں تو ایک ایک چکر لوگ تھی کہ مردار کہا تھی کہا یہ کون لوگ ہیں ای حیریل
 کہا یہ وہ لوگ ہیں جو امیونگی گوشت کھاتی ہیں اور دیکھا ایک مرد سرخ رنگ کرنا کہا
 یہ کون ہی ای حیریل کہا یہ کاشنی والا ہی اس وقتنی کا پھر حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 مسجد اقصیٰ میں آئی نماز پڑھ رہی کو کھڑی ہوئی پھر مڑ کر دیکھا تو ایک ایک دیکھا کہ سب نے
 اپنی ساتھ نماز پڑھ رہی تھی پھر ارادہ بن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردودہ نے اور بیہقی
 دلائل میں روایت کیا اور بیہقی نے اس کی سند کو صحیح کہا شدادک سند پہنچائے جو
 اوس کی بیٹی اوہونوں لی کہا کہ ہمیں کہا اسی پیغمبر پہنچا بنوالی اللہ کے کیونکر آپ میر کو
 بلائی گئی فرمایا میں اپنی ساتھ نکو مکہ میں نماز پڑھائی عشت کی رٹ گئی پھر میر پاس

تیریں ایک سفید جانور لائی جاسی اور بچا اور بچہ سی نچا پیر کس سوار ہو پیرا دہنی مجلس
 شوق کی اونہوں کی اوسکا کان پیر کر اوسکو پھیر پیر چکرو اوسپر سوار کیا پیر وہ
 کچو چکا تاہو اچلا اوسکا قدم گرتا تھا جہاں اوسکی نگاہ پہنچتی تھی یہاں تک کہ ہم ایک مین مین
 پہنچی جہاں چوہا روکی درخت تھی کہا اترو پیر مین اتر کہا ناز پیر مین مین مین مین مین
 پیر مین مین مین پیر کھانم جانی مین مین کہاں ناز پیر مین مین کہا اللہ اعظم کہا مین مین
 پیر مین
 جہاں اوسکی نگاہ پہنچتی تھی پیر مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین
 مین
 اللہ اعظم کہا مین
 کچو چکا تاہو اچلا اوسکا قدم گرتا تھا جہاں اوسکی نگاہ پہنچتی تھی پیر مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین
 اوسکی محل نظر آئی کہا اترو پیر مین اتر کہا ناز پیر مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین
 تم جانی مین
 جیسے سچ مین
 اوسکی اوس دروازہ مین
 جانور باندہ اور ہم مسجد مین اوس دروازہ مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین
 پیر مین
 لیا پیر مین
 مین
 اور پیر مین
 اونہوں کی کہاتیری رفیق ان اصل پیدائش کو لیا اور وہ ہاٹ دیا ہوا پیر وہ
 چکرو لے چل یہاں تک کہ ہم آئی اوس مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین
 چکرو لے چل یہاں تک کہ ہم آئی اوس مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین

کہل خبا آتا ہوا سنین تہی جیسی نفل کے بنا پچی ہنسی کہا اسی سچیتام پیچا بنوال اللہ کے
 کیونکر پایا آپ فی اوسکو فرمایا جیسی ڈھک گرم پر وہ جھک پیر لائی ہر ہم گز رہے
 قریشین کی ایک قافلہ پر ایسی ایسی جگہ پر اور انکا ایک اونٹ گم گیا تھا اوسکو فانی شخص نے
 ملا دیا پھر میں اوپر سلام کہہ کسین کہا یہ آواز محمد کے نبی کے پیروں میں اپنی رفیقہ کی پاس سے
 سی پہلی مکہ میں آیا پھر میری پاس ابوبکر آئی اور کہا اسی پیچا بنوال اللہ کے
 کہ ان ہی آپ آجکی رات کہ میں آپکو دھونڈا آپکی سکائین میں کہا میں جان میں لیا تھا
 بیت المقدس میں آجکی رات کہا اسی پیچا بنوال اللہ کے وہ تو ایک مہینہ کی طرح رہے
 آپ جیسی اوسکی پی بیان کھی پھر میری لئی ایک راہ کہل گئی گویا کہ میں اوسکی طروت
 دیکھتا ہوں جو چیز وہ مجھے پوچھتی تھی میں اوتواوسکی خبر دیتا تھا تب ابوبکر نے
 کہا گویا اسی دیتا ہوں کہ آپ پیچا بنوال اللہ کے اور کافروں نے کہا کہ دیکھو
 ابوبکر شہ کا بیٹا کہتا ہے کہ وہ آجکے راستہ بیت المقدس میں آیا آپ نے فرمایا کہ میں گزرا تھا
 تمہاری ایک قافلہ پر ایسی ایسی جگہ اور اوسکا ایک اونٹ گم گیا تھا پھر فانی شخص نے
 اوسکو اونکی راستے سے ملا دیا اور نیکی اوس جگہ پر اوس جگہ اور اونکی تمہاری
 پاس ایسی ایسی دن آئی ہوگا اونکی ایک اونٹ کیسوان رنگ اوسکی اوپر ہی ایک بٹ
 کالا اور دو پوری سیاہ پھر جب وہ دن ہوا کہ کھلکھل دیکھتی رہی یہاں تک کہ دوپہر
 قریب ہوئی وہ قافلہ آیا اونکی آگلی وہ اونٹ تھا جسکا پتہ دیات اللہ کے رسول نے
 اللہ اوپر رو و بر بھیجی اور سلامت رکھی و رفتہ رفتہ میں ہی کہ ابن عرفہ نے اپنی مشہور تخریر میں
 اور ابو نعیم فی دلائل میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابو عبیدہ کہک سند پیچا
 جو عبیدہ اللہ کے بیٹے وہ مسعود کی بیٹی اونہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اوپر رو و
 بھیجی اور سلامت رکھی فرمایا کہ میری پاس جبریل ایک جانور لائی جس سے اوپنچا اور غیلہ سے
 پنچا پر چکلا اوس پر سوار کیا پھر وہ چکچکا ہوا چلا جب کسی گستاخی پر چڑھا تھا اوسکی

یانوں اور سکی ہاتھوں کی ساتھ برابر بیٹھ جاتی تھی اور جب اترتا تھا ہاتھ اور سکی ہاتھوں کی ساتھ
 برابر بیٹھ جاتی تھی یہاں تک کہ ہم ایک مرد پر گزری کہ اونکا لبتا قد بال سیدھی رنگ گہرا ہوا تھا
 گویا کہ وہ شعوہ کی مردوغین سے تھی اور وہ کہہ رہی تھی اور اپنی آواز بلند کر رہی تھی کہ تو نے
 اوسکو رتبہ دیا اور تو فی اوسکو شہزادی دی پھر ہم اون تک پہنچی اوپر سلام کہا اوسہوں نے
 جواب سلام کا دیا یہ کہایہہ کون ہی تیری ساتھ ہے حیریل کہا یہہ احمد بن کہا مر حب
 ان پڑہ بنی عرب کے کی لکھی جس نے اپنی رب کا پیغام پہنچایا اور اپنی امت کا پہلا چاہا پھر ہم
 چلے گئے کہایہہ کون ہی ای حیریل کہا یہہ میں بن عمران کی بیٹی میں کہا اور کس پر
 غصہ کر رہی ہیں کہا اپنی رب پر غصہ کر رہی ہیں اپنی مقدمہ میں میں کہا اور وہ پلٹے
 رب کی اوپر آواز بلند کرنے میں کہا اللہ کو اونکی تیری معلوم ہی پھر ہم چلے گیاں تک کہ ہم ایک
 ایک درخت پر گزری گویا اوسکی پہل پڑی بری درخت تھی اوسکی ٹخنی ایک بوڑھی سے
 اونکی گھر والی تھی حیریل نے مجھے کہا اپنی باپ ابراہیم کی طرف چلو پھر ہم اوسکی طرف
 چلے گئے اوپر سلام کہا اوسہوں نے سلام کا جواب دیا پھر ابراہیم نے کہا کون ہی یہہ
 تیری ساتھ ہے حیریل کہا یہہ تہامی بیٹی احمد بن کہا مر حب ان پڑہ بنی کی بیٹی جسے
 اپنی رب کا پیغام پہنچایا اور اپنی امت کا پہلا چاہا ایسی کمری تو اچکی رات اپنی رب
 رب سے ملیگا اور تیری امت سب امتوں سے آخری اور سب سے زیادہ کمزور سے
 پھر اگر تجھے ہوسکی کہ وہی تیری حاجت یا بہت حاجت اپنی امت کی مقدمہ میں تو ایک
 کیسے فیض اللہ سے امت کی لٹی بہت کہ یہہ پھر ہم چلے گیاں تک کہ ہم چلے گئے اوسکی
 پہرین اوترا پہرین اوس جانور کو اوس حلقہ سے باندھا جو مسجد کے دروازہ میں ہی پہرین
 باندھا کرتے تھے پہرین مسجد میں گیا پہرین میں کو پہنچا نا کوئی کٹر کوئی رکوع میں کوئی مسجد
 میں پہرین آگاہی کے گئی پہرین اونکا امام ہوا امام جلال الدین سیوطی نے ہی روایت
 مسیح کی رسالہ میں جن بن عوف سے یون نقل کے ہی کہ اوسہوں نے کہا کہ فرمایا ہے

مروان بن جوہر و سید کی بیٹی فرزاری اوہنوں نے قتان سے ہی جو عبداللہ کی بیٹی
 کو لیا کہ جس کی ابوطیخان جتنی سے لیا کہ جس کی ابوالعبیدہ نے یعنی اپنی بایں عبداللہ
 سے جو مسعود کی بیٹی آگئی تھی حدیث میں تقریب میں مروان کو لکھا ہے کہ ثقہ میں اور کہیں
 قتان کو لکھا کہ مقبول میں ابوطیخان کو لکھا کہ ثقہ میں و رشتہ میں ہی کہ روایت کیا حارث
 بن ابوالعبیدہ سے کہ بیٹی اور بزرے اور ابویعلیٰ اور طبرانی اور ابن مردودہ اور ابوالخیر نے دلائل
 میں اور ابن عساکر نے حلقہ کت سند پہنچائی اوہنوں نے ابن مسعود سے کہ اللہ کے رسول
 علی اللہ و پیرو و بھیجی اور سلامت کہی فرمایا کہ میری پاس براق لایا گیا پہر میں او سپر
 سواجب کہ کسی چھٹا پر اتارنا اور اسکی پانچ اونچ ہو جاتی تھی اور حسب وقت اترتا تھا اور اسکی
 تہہ یعنی ہو جاتی تھی پیروہ کھولے چلا ایک اند میں میں کہ گھسی ہوئی تھی بدو وار پہر
 اونچ ایک زمین میں جو کشتاہ تھی پاکیزہ پہر میں حیریل سی پوچھا کہا وہ زمین آگ کی تھی
 اور یہ میں جنت کی پہر میں ایک مرد پر کہ کہے نام پڑوہی تھی کہا یہ کون میں اسی
 حیریل کہا یہ ایک بھائی عیسیٰ میں پہر میں حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کا کوہ ہے
 پہر میں ہی کہ پہر میں حلی ہا شک کہ ہم بیت المقدس میں آئی پہر میں اوس جانور کو باندھا
 جس حلقہ میں ہی باندھا کرتے تھے پہر میں مسجد میں داخل ہوا پہر اوٹھائی گئی میری لہجہ
 سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نام لیا اور جیسا نام نہیں پہر میں اور کو نام پڑا مگر یہ میں شخص ابراہیم اور موسیٰ اور
 عیسیٰ فائدہ اسکا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین خیمہ پہر میں ہی ہاتھ میں راستہ میں
 بار بار ملتی تھی بانی دوان پہنچ کر اوٹھائی گئے اپنی معینہ و کورس میں دیکھا پہر بیت المقدس
 پہر اسماعیل و نضر اللہ نے طرح طرح کی قدیمیں لکھا میں اوس سکہ میں لکھتی میں کہ یہ حق نے
 دلائل میں کہا کہ کچھ خبر دی ابو احسین عبد اللہ نے کہا کہ کچھ خبر دی احمد بن حنبل نے کہا کہ کچھ
 کہا کچھ خبر دی محمد بن جعفر نے جو سہیل کی بیٹی تھیں کہ بیٹی والی کہ جس کی فرمایا ابو علی نے
 جو مقلص کی بیٹی کہ جس کی فرمایا عبد اللہ بن جوہر کہ جس کی بیٹی کہ جس کی فرمایا

یعقوب زہری فی جو عبد الرحمن کی بیٹی وہ اپنی باپ سے دو عبد الرحمن سے جو باپ سے
 کی بیٹی وہ اس سے جو مالک کی بیٹی اداو سنسی راضی رہی اور ہونے لگا کہ اللہ کے
 رسول کی طرف اداویندروں پہنچی اور سلامت رکھی جسوقت جبریل براق لائی آپ صلی
 علیہ وسلم ایک ایک بیٹا رکھنے کی پہلو پر بیٹے کہا کیا ہے ای جبریل کہا جلدیا محمد پر چل جتنا
 دینے چاہا ہر ایک ایک چہرے کے کہ کو بلائی تھی رستی سے کہتے تھے آؤ یا محمد
 آپ سے جبریل نے کہا جلدیا محمد پر چل جتنا اللہ نے چاہا ہر آپ کو کچھ لوگ ملی اور ہونے
 کہا سلام پتیرا ہی اول سلام پتیرا ہی آخر سلام پتیرا ہی حشر کر خوالی یعنی تمہاری بعد
 حشر ہوگا جبریل نے کہا سلام کا جواب دو آپ نے سلام کا جواب دیا ہر آپ سے دو
 بار ملی ہر آپ سے جبریل نے ویسے بات کہی جو پہلی کہی تھی پتیرا ہی باسی طرح تک
 کہ بیت المقدس تک پہنچی پھر اوشانی گئے ایک لڑکی آؤم پھر انکی سوا جتنی بی بی بن چہرہ
 آپ اوس بات میں انکی امام ہوئی ہر آپ سے جبریل نے کہا وہ بیٹیا جو آپ نے دیکھی
 سو دنیا اور سب قدرانی ہی جنہی اوس بیٹیا کی عمر باقی ہی اور وہ شخص جو جاتا تھا کہ آپ
 اوسکی طرف جھکے سو وہ اللہ کا دشمن نہیں تھا اوسنی چاہا تھا کہ آپ اوسکی طرف جھکے
 اور وہ لوگ جنہوں نے آپ پر سلام کہا سوا برہم اور موسیٰ اور عیسیٰ ہی **ف** ہر
 بیان ہی معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ مسیح میں بار بار
 آپ کی تعریف کرتے تھے کہ آپ اول میں یعنی اللہ ہی سے
 پہلی ایک نور بنایا ہی اور آپ کو سب نبیوں کے بعد دنیا میں پیدا کیا اور انکی عبد اللہ کوئی بی بی نہیں
 کہ انکا ایک بعد قیامت آؤ گی حشر ہوگا میں بار بار کہتے ہیں آپ اور سلام کہا لایا یہ نبی کریم
 پیغمبر کی سوار کی ساتھ وڑی اللہ ان سب پر وروہ سلام سے پہنچی اور پھر پھر سے کہ
 فی اوس خط میں اور میں مرویہ محمد تک سند پہنچائی جو عبد الرحمن کی بیٹی وہ ابراہیم کی بیٹی
 اپنی بہائی عیسیٰ وہ اپنی باپ عبد الرحمن سے وہ اپنی باپ ابراہیم سے کہ جناب ہی صلی اللہ علیہ وسلم

کی یا جس سیریل برق لائی اور ایک اور سپرینٹی سوار کیس پہرہ کو لیکر حل ہو گیا کسی
یعنی جگہ پر پہنچی تھی اور اسکی ہاتھ بٹنی ہو جاتی تھی اور پانچویں ہو جاتی تھی نہایت تک ڈر و
اور سپر سید ہونے جاتا تھا اور جب کسی تھی جگہ پر پہنچتا تھا اور اسکی ہاتھ چوٹی ہو جاتی تھی اور پانچ
یعنی ہو جاتی تھی نہایت تک کہ وہ اور سپر سید ہونے جاتا تھا پہرہ ایک مرد رستہ کی دہلی طرف لے گیا
ایک پہرہ اور ایک پکار لے لگا یا صحیح اور کتے کی طرف دو بار دوسنی پکارا آپسی جبریل لے گیا چل جاؤ
اور کسی نے نہ بولو پہرہ ایک مرد رستہ کی دہلی طرف لے گیا یا دوسنی آپسے کہا آیا محمد رستہ کی طرف
آپسی جبریل لے گیا چل جاؤ اور کسی سی نہ بولو پہرہ لے گیا یا دوسنی ایک عورت آئی حسن و آل
خو نصورت آپسی سیریل لے گیا تم جانتی ہو کون تھا وہ مرد جسنی اکو رستہ کی دہلی طرف بلایا
فرمایا نہیں کیا وہ یہ ہو رہی آیکو اونہوں نے بلایا اپنی دین کی طرف پہرہ کا تم جانتی ہو کون تھا وہ مرد
جس نے رستہ کی دہلی طرف بلایا فرمایا نہیں کیا وہ نصاریٰ تھی اونہوں نے آیکو اپنی دین کی طرف بلایا
پہرہ کا تم جانتی ہو کون تھی دو عورت حسن و آل خو نصورت فرمایا نہیں کیا وہ نصاریٰ تھی آیکو اپنی طرف
جاتی تھی پہرہ کو تو چلی یہاں تک کہ بیت المقدس میں آئی پہرہ کا ایک دیکھا کہ کچھ لوگ جیسے تھی وہ بولے
ان پر تھی لائی اور اون لوگو میں ایک بوڑھی تھی کہا جہ کو کتے اسی جبریل لے گیا یہاں تک کہ آپسے میر
اور یہ میری بہن عیسائی پہرہ کا تم لے گئی پہرہ کا ایک لے گئی لے گئی یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آگے میرا ہاں **مسلم** مالک نے **مسلم** میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ اللہ کے رسول نے اللہ اور پزور و دوسری اور سلامت رکھی مسند یا
کہ جس بات میں سیر کو بلایا گیا بیٹے ایک نوے جن دیکھا کہ ایک لے گا
شعلہ لے ہوئی میری تلاش میں تھا جب میں موڑ کر دیکھتا تھا وہ مجھے دیکھائی
دیتا تھا تب جبریل لے گیا میں آیکو کچھ کہتا تھا کچھ کہتا تھا کہ آپ دیکھیں تو اسکا شعلہ بچھاؤ
اور اسکی پہرہ جل جائے دین آپ نے فرمایا ہن بت جبریل لے گیا کہ مو آؤ
یوحنا اللہ الکریم و بیسے **مسلم** مالک نے **مسلم** میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

فَاجْرَمْنَ شَرًّا مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ
 وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ
 وَالنَّهَارِ الْأَطَارِقِ بِطَرَقِ بَيْتِهَا وَمِنْ مَعِينِ مَنِ بِنَاهُ لِيَتَأَمَّنَ إِلَهُكَ مِنْهُ سَكَّ
 جَوْعَتِ وَالْأَسَى وَالْعَسَى پوری کلموں کی کہ نہیں آئی ہر اوستی کوئی نیک اور نہ کوئی
 بد اور جس چیز کی بدیسی جو اترتے ہی آسمان سے اور جو چیز اترتی ہی زمین اور بدیسی کے
 جو اوستی کہہ کر زمین میں اور بدیسی اس کی جو نکلتی اوستی اور بدیسی رات اور دن کی فتنوں کی
 اور رات اور دن کی فتنوں کی فتنوں کی گمروہ آیتوں کے ذخیرہ کے ساتھ آدمی ایسی ہر چیز
 اور واسطی بنی ابو خدیجہ تک سند پہنچانی جو بیت المقدس کی موقوفہ تھی اور انہوں نے
 روایت کی اپنی دایسی کہ انہوں نے دیکھا حضرت صفیہ کو جو حضرت بنی ہاشم علیہ السلام
 بنی بنی نہیں اور کعبہ دوسنی کہہ رہی تھی کہ اسی ماں باپ ان کی تھی تم اس جگہ نماز پڑھو کہ
 حضرت بنی ہاشم علیہ السلام نے بنیوں کی ساتھ حراج کی رات بن اس جگہ نماز پڑھی ہے
 اور وہ سب اٹھائی گئی تھی اور اشارہ کیا ابو خدیجہ بنی ہاشم کی اوستی کہ کعبہ کی طرف اوستی
 چٹان کی چٹائی اور واسطی بنی تک سند پہنچانی ہے جو مسلم کے بیٹے کہنا کہ مجھ سے پہلے
 و ستاد ان کے اللہ کے رسول اللہ اور پھر وہ بھی اور سلامت رکھی حبیبیت المقدس میں
 پہنچی جس رات میں سیر کو بلائی گئی تو ایک ایک دیکھا کہ مسجد کے واسطی طرف اور بائیں طرف
 دو اونچی نورین میں کہہ اسی حیرت انگیز کہ بائیں یہ دو نور فرمایا یہ چوکی واسطی طرف ہے
 سو وہ جواب دی اچکی بھائی داؤد کا اور یہ چوکی بائیں طرف ہے سو اچکی بہن مریم کی قبر ہے
 سعید بن منصور نے اور عبد بن حمید نے اور ابن جریر اور ابن منذر نے سعید بن جبیر
 تک سند پہنچانی کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہے اَسْأَلُكَ مِنْ دُؤْلِئِكَ وَمِنْ
 قَبْلِكَ مِنْ دُؤْلِئِكَ یعنی اور پوچھوں لوگوں سے جیسا کہ میں سے جو ہماری سب سے
 ہے کہا جس رات میں کہ آپ سیر کو بلائی گئی سعید بن حمید نے ملطعات کے اور ابن جریر نے ابن

ابن زبیر ایک سند پہنچائی اسی آیت کی پانچویں اور نہونی فرمایا کہ وہ جمع کی گئی آپ کے
 واسطے بیت المقدس میں جس رات آپ سیر کو بلائی گئی فائدہ اللہ تعالیٰ نے
 پیغمبر کو دیا ہے زیادہ یقین بکا دیا ہے مگر انکو طرح طرح کی دلیلین پیش کیا کرتا ہے
 کہ اگلی کو اگر کوئی دشمن شبہہ کرے تو اسکو جواب دیں اللہ تعالیٰ نے جناب پیغمبر صلی
 اللہ علیہ وسلم سے اس آیت میں فرمایا کہ اگلی پیغمبرین سے پوچھ لو کہ سوائے اللہ کے اور ہے
 کسی کو جو جن کا کیا مہنی حکم دیتا ہے یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ پوچھ سیکرے پیغمبر سے حکم دانی ہر
 پیغمبر کو جمع کر دیا کہ اگرچہ انکو خوب یقین ہی مگر الشیخ پوچھ لو کہ منکر و منکر متائل کر نیکی لئے
 طرح طرح کی دلیلین قائم رہیں ابن مسعود و ابن عباس کے روایت میں ہی کہ آپ نے
 فرمایا میں اونی پوچھا اوہوں نے کہا ہم سب ہی گئی توحید کے ساتھ یعنی اللہ کو ایک
 جانو ہی حکم اللہ نے سب پیغمبر کی ابتداء پہنچا دی ابن عمرو یہ حضرت عمرؓ کے
 سند پہنچائی کہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز پڑھے اور سنا
 کہ میں سیر کو بلا گیا مسجد کے اگلی کے درجہ میں پہر داخل ہوا میں اوس چٹان کی طرف
 امام احمد سند میں فرماتی ہیں کہ میرے فرمایا ابو دنی جو عامر کے بیٹی کہہا کہ
 میرے کہا خادنی جو سلمہ کے بیٹی وہ ابوسنان سے وہ عبد سے جو ام سلمہ کے بیٹی اور
 ابو مریم اور ابو ثعلبہ کہ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہما میں ہی پہر بیت المقدس کی فتح کا ذکر
 کیا کہہا سلمہ کے بیٹی نے یہ مجھے کہا ابوسنان نے اوہوں نے عبد سے جو ام سلمہ
 سے کہا میں سنا حضرت عمرؓ سے کہ کہے فرما رہی تھی کہ کہاں تھوڑے کر کے ہو کہ میں نماز
 پڑھوں کہہا اگر تم مجھے یہی صلی لو تو نماز پڑھو چٹان کی چھٹی نوہر سارا قدس تمہارا ساتھ
 جو تھا حضرت عمرؓ تہ لبلی کہ تہ نہ پیرو کی مشابہت کسی نبیوں نہیں لیکن میں نماز پڑھو چٹان
 نماز پڑھیں سوائے صلی اللہ علیہ وسلم نہ پھر اگلی پڑھی قبلہ کی طرف پہر نماز پڑھی یہ اسی یزید
 خادنی اور کوراجہار کراہی چادر میں کہہا وہ سب لوگوں نے جہاں وہ فائدہ حضرت

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ نماز پڑھی وہاں نماز پڑھنا افضل ہے بیت
 المقدس سارا مقام برکت کا ہے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں نماز پڑھی اوس
 مقام کو چھوڑ کر اور جگہ نماز پڑھنی کو افضل سمجھنا یہ بات مشابہ یہودیوں کی ہے حضرت کوئی
 خیال میں یہ بات نہ آئی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہی اے اعلیٰ بن برہان الدین جلیہ
 شافعی انسان العیون میں لکھتی ہیں کہ بعضوں نے ذکر کیا ہے کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم کے قدم نے پتھر میں نشان کر دیا ہے اور معراج کی رات میں بیت المقدس
 چٹان میں نشان کر دیا ہے اور وہ نشان اب تک موجود ہے پھر معراج کی ذکر میں لکھتے
 ہیں کہ امام ابو بکر میں عرب نے بی موطا کی شرح میں لکھا ہے کہ بیت المقدس کے چٹان
 اللہ کے عجائب قدر تو نہیں ہی وہ ایک چٹان ہے ٹوٹے ہوئے مسجد اقصیٰ کی بچپن
 سب ایک طرف سے الگ ہی نہیں تھا ستا ہے اوسکو کوئے مگرد ہے اللہ جو تھا ہی ہوئی ہے
 اسکو زمین پر گرنے نہی بن اوسکی حکم نہیں کر سکتا اور اوسکی اوپر دکن کی طرف قدم ہے
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسوقت آپ براق پر سوار ہوئے اور وہ چٹان اوس طرف سے
 جبکہ گئی اپنی دہشت ہی اور دوسرے طرف ازنگلیان میں فرشتوں کی جنوں نے
 اوسکو روکا جب وہ جبکہ گئی اور اوسکی نیچی وہ غار ہے کہ ہر طرف سے جا ہی یعنی وہ چٹان
 لٹکی ہوئی ہے چپ آسمان اور زمین کے اوسکی یعنی اوسکی ڈر سی نہ جاسکا کیونکہ میں
 ڈرتا تھا کہ میری کتنا ہوگی باعث ہی میری اوپر نہ گرتی پھر ایک مدت کی بعد میں اوس
 داخل ہوا سو میں عجائب حال دیکھا ہم اوسکی طرف میں ہر طرف سے چلتی تھی ہر ہم اوسکو نیچے
 جدا کیہتی تھی ڈر سی زمین ہی اوس ہی نہیں شق اور بعض طرف میں زیادہ جدا ہوتے
 نہ تھا صرندی فرمائی ہیں کہ ہمیں کہا حصین کی باب عبد اللہ نے جو احمد کے بیٹے اور
 بیٹے کہا کہ ہمیں کہا عثر نے جو قاسم کے بیٹے انہوں نے حصین سے اور وہ بیٹے ہیں
 عبد الرحمن کے انہوں نے اسعد سے جو حشر کے بیٹے انہوں نے ابن عباس سے سنا ہے

فرمایا کہ جب سیر کو بلائی گئی حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم آپ گزرتے جاتی تھی ایسی ہی
 اور بیوقوفی پاس کہ اوکلی ساتھ بہت لوگ تھے ہی اور گزرتے ہی ایسی ہی اور بیوقوفی پاس کہ
 اوکلی ساتھ تھوڑے لوگ تھے ہی اور گزرتے ہی ایسی ہی اور بیوقوفی پاس کہ اوکلی ساتھ تھوڑے
 نہ تھا بہانہ کہ آپ کبڑی ایک بڑی جماعت پر آپ فرمائی میں یہی کہا یہ لوگ کہا گیا کہ
 سوئی ہیں اور اوکلی قوم لیکن اپنا سر اٹھاؤ اور دیکھو ہر ایک ایک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ہر
 جماعت ہی جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا اس طرف سے اور اس طرف سے کہا گیا یہ
 امت ہی اور انکی سوا تمہاری امت میں سے شترنبرار ہیں جو جنت میں داخل ہوگی بغیر
 حساب کے آپ یہ بیان فرما کر گھر میں داخل ہوئے اور لوگوں نے ایسے نہ پوچھا اور اپنی زبان
 نہیں فرمایا لوگوں نے کہا وہ لوگ تمہیں اور بعضوں نے کہا وہ ہمارے ہیں جو اسلام پر
 پیدا ہوئے ہیں پھر حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلی اور فرمایا وہ وہ لوگ ہیں جو دغا
 بہنیں لیتی ہیں اور منتر نہیں کرتے ہیں اور بد شگون نہیں لیتی اور اپنی مالک پر ہر دغا
 کرتے ہیں پہر اوٹہ کھڑی ہوئی عکاشہ بیٹی شخص کی اور بول کہ میں ادین سے ہوں
 پیغام پہنچا نیوالی اللہ کے فرمایا ان پہر آیا آپ کی پاس اور شخص وہ بولا میں ادین سے
 ہوں فرمایا تجھے اکی ٹہرہ گیا اس بات میں عکاشہ اس حدیث کی سند اچھی ہے صحیح
 قاضی دیار میں بد پیر دغا لینا ہی ایک علاج ہی مگر مکروہ ہے اور وہ منتر جس میں شر کے
 کوئی بات نہ ہو مگر اللہ کا ذکر ہی نہ ہو وہ ہی مکروہ ہے اور بد شگون لینا کسی چیز کو جس
 جانتا ہی مکروہ ہے جو لوگ ادنیٰ ادنیٰ مکروہ باتوں سے بھی بچتی ہوں تو بڑی بڑے
 کتا بونسی تو خوب بچیں ایسی لوگ بحساب بہشت میں جاوین گی اور وہ منتر مکروہ غیر
 جنہیں اللہ کا کلام اور اللہ کا ذکر جو جیسی حدیث میں آئی بتائی میں وہ تو عین ایمان میں امام
 ربی فرمائی ہیں کہ ہمیں فرمایا محمد بن جو غیلان کی بیٹی کہا کہ تم سے کہا عبد الرزاق نے کہ
 کہا منتر نے ادھون نے پھر ایسی کہا کہ مجھ کو خبر دی سمجھنے سے جو منتر کے

اور ہونوں کی ابوہریرہ سے اللہ و انس کی صفی رہی و ہونوں کی نسبت کیا کہ حیووت میں سیر کو ملایا
میں موسیٰ سی ملا تو ایک ایک کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک مردہ ہی تھی یا دیکھتا ہی کہ کچھ فرمایا کہ اگر
بدن تھا سر کے بال چہرے کی یعنی نہ کو مکر والی نہ سیکھ کو یا کہ وہ شہوہ کی مرد و ہون ہی نہیں اور
میں چہرے کی سی ملا تو نکال دیا چہرے کا وہ تھا سرخ رنگ ہی گویا جام میں نکلی ہوئی اور میں نے اس کو دیکھا
اور انکی اولاد میں میری صورت و انس بہت ملتی ہی اور میری پاس دو برتن لائی گئی ایک
میں دودھ دوسرے میں شراب پھر جس کی کہا گیا دو نوین سی جو چاہو لے لو میں دودھ کو لیا اور دوسرے
کی لیا تب مجھ سے کہا کہ مکرانہ دی اصل سپیدالیش کی یا یوں فرمایا کہ تم سبھی اصل سپیدالیش تک
اگر ہو کہ اگر تم شراب کو بیتی تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی اس حدیث کی سند اچھی ہے
صحیح سی اور یہ حدیث صحیح مسلم میں ہی سی فائدہ اللہ کے انسان کی اصل سپیدالیش میں
چھت رہی ہی کہ اللہ کو پہچانی اور اس کو اکیل جانی اور اس کی محبت رکھی یہ فیض اس سے دودھ
میں اللہ نے پکودیا توحید اور معرفت کا پال پالا شراب سی پچا یا پھر حسب درجہ میں شریف لائی شراب
اللہ نے بالکل حرام کر دیا **اسلام** بن ماجہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی فرمایا ہشام نے جو
بشار کے بیٹے کہا کہ ہم سے کہا ولیہ نے جو مسلم کے بیٹے کہا کہ میں نے کہا سعید نے جو
بشیر کے بیٹے اور ہونوں کی فتادہ سے اور ہونوں نے محمد سے اور ہونوں نے
ابن عباس سے اور ہونوں کی ابی سے جو کعب کی بیٹی اللہ و انس کی راضی ہے
اور ہونوں کی اللہ کے رسول سی اللہ او پر درود بھیجی اور سلامت رکھی کہ جس رات
وہ سیر کو بلانی گئی آپ کی ایک خوشبو پانی نہ دیا ہی حیرت کیا ہی یہ اچھی
خوشبو کہا یہ خوشبو سی اس سنگی کہ نوال عورت کی قبر کے او اسکی دو بیٹوں کی اور
اسکی خاوند کے فرمایا اور شروع اسکا بون تھا کہ حضرت ہی ہی ستر لکی سردار و بیٹن سے
اور ستر میں دنگا گذرنا تھا ایک درویش پر جو بنی مکہ میں رہتی تے وہ دیکھ کر
ان کو جب انگن سے اور ان کو ہشام سکھانے سے ہے جس حسب

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت حوا بنی آدمی ایک عورت سی اُنکا نکاح کر دیا حضرت خضر بنی آدم کو نکاح کیا
 اور اوستی اقرار لے لیا اور وہ عورت کوئی تزدیکت جاتی ہی سوا وہنوں لی اوسکو طلاق یا پھر اوستی
 بابتی دوسری عورت سی اُنکا نکاح کر دیا وہنوں لی اوسکو ہی تحلیل کیا۔ اور اوستی اقرار لیا
 کہ سیکو جنہ کچھ پھر ایک عورت لی چہا یا اور دوسری لی اُنکا ہبید کو بونب وہ ہبید گلی ہبید
 کہ سمندر کے ایک ٹاپو میں پہنچی تو مرد لکڑیاں جیتی آئی دن دو نون لی اُنکو دیکھا ایک سے چہا یا دوسرے
 فی ہبید کھولا اور کہا میں خضر کو دیکھا کہا گیا اور تیرے ساتھ تکیہ فی دیکھا کہا فلا فی شخص نے اس سے
 پوچھا تو اوستی چہا یا اور اوستی میں میں ہبیدات ہی کہ جب ہبید بولنا تھا مازہ ملا جاتا تھا پھر نکاح کیا
 اوستی اوستی چہا یا نالی عورت سی پھر سن چھو کہ وہ لکھنسی کر رہی تھی فرعون کے بیٹے کو ایک لکھنسی
 وہ بولی تباہ ہو فرعون اوستی اپنی باپ کو جڑوی اور اس عورت کی دوشی ہی اور ایک خاندان تھا فرعون
 اوستی اس اوستی سچا اور اس عورت سی اور اوستی خاندان سی کہا لکھنسی دین سی پھر جاؤ وہنوں نے نہا
 کہا میں تم دونو کو مار ڈالوں گا اور دن دو نون لی کہا اگر تم کو قتل کریں تو تیرا ہبید
 ہو گا اگر تم کو ایک ہی گبر میں رہیں پھر اوستی ایسا ہی کیا پھر حضرت بنی اسرائیل
 اللہ علیہ وسلم تیر کو بلالی گئے آپ بنی ایک خوش بھر پالی تیرے بھر میں سے پوچھا
 تب وہنوں بنی ایک کو خنجر دی ورنہ شور میں ہی کہ امام حمدا وینے گئے اور نیرا اور طہر
 اور ابن مردویہ بنی اور یہی بنی دلائل میں صحیح سند سی ابن عباس سی ہبید
 لی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں میر کو بلا دیکھا میری باپ
 خوشبو گزری میں کہا ائی حیرل کہا ہی بہ خوشبو کہا وہ جو لکھنسی بنی فرعون کی بیٹی
 اور اوستی اولاد وہ اوستی لکھنسی کر رہی تھی کہ لکھنسی اوستی ہبید سی گزری وہ
 بوسے بسم اللہ فرعون کی بیٹی ہوئے میر باپ یہ تھے تو میر باپ
 نام سیتے ہی وہ بوسے نہیں بلکہ وہ جو میر باپ اس کا اور نہ وہاں
 اور میر کے باپ کا الگ ہی وہ بوسے کیا تیر کو کوئی اور ہی لکھنسی میری باپ کی سوا

کہا ہاں کہا پھر میں اپنی باپ کو اسکی خبر کر دوں کہا ہاں پھر اوسنی اوسکو خبر کر دی پھر
 اوسکو بلایا اور کہا تیرا کوئی اور بیٹا ملک ہی میری سوا کہا ہاں میرا ملک اور تیرا ملک اللہ کے
 جواستھان میں ہی پھر اوسنی حکم کیا کہ ایک گاں تاجن کی گرم کی گئی پھر حکم کیا کہ وہ عورت
 و سکل اولاد سمیت اوسمین الیدی جاوی وہ بولی میرا تجھ سے ایک مطلب ہے کہا وہ کیا ہے
 کہا تو میری بیٹی کو اور میری بیٹی کو بیٹو کو جمع کرے پھر اوسکو اکٹھا دفن کر دی کہا یہ
 یہ بات ہی اس لہی کہ تیرا ہمیر حق ہی پھر ڈال گئی ایک ایک یہاں تک کہ ایک دو دو چہین والی
 نو بہن پہنچی وہ بڑا گر پڑا اور نامل مت کر کہ توح پر ہے پھر ڈال دی گئی وہ اور و سکل اولاد کہا ابن
 عباس نے اور بلبل میں چار چوٹی لڑکے یہاں اور گواہ یوسف علیہ السلام کا اور جیح والا اور
 عیسے مٹی مریم کے مجمع التجار میں لکھا ہے کہ شاید ایک گاں کی شکل پر یا گاں کی برابر ہوگی جسکو
 گاں کہا ا حاص ابن جعفر فانی میں کہ سہس کہا ابو بکر نے جو ابو شعیبہ کے بیٹی کہا کہ سہس کہا جسکو
 جو سس کی بیٹی اوہنوں کی تھا دس جو سس کے بیٹی اوہنوں کی علی سی جوزید کے بیٹی اوہنوں
 صلت کے اوہنوں کی ابو ہریرہ دس اوہنوں کی کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اوہنوں
 درود بھیجی اور سلامت کہی کہ جس رات میں میں سیر کو بلا یا گیا میں آیا ایک قوم پر کراؤ
 پیٹ کہہ رہی تھی اوہنوں کی اندر ساپ تھی اوہنوں کی پیٹ کی باہر سی دکھائی دیتی تھی جتنی کہا
 یہ کون لوگ میں اے حیریل کہا یہ لوگ میں سود کے کہا بنو الی ا حاص بن جعفر نے
 مشند میں فرمائی ہیں کہ سہس کہا محمد نے جو حنفی کی بیٹی کہا کہ سہس کہا الحجاج نے جو
 نہ ہال کی بیٹی کہا کہ سہس کہا تھا دلی اور سس کہا محمد نے جو مخمر کے بیٹی کہا کہ سس کہا
 توح نے جو عبادہ کی بیٹی کہا تھا دلی جس سکے کے بیٹی اوہنوں کی روایت کیا علی
 جوزید کے بیٹی اوہنوں نے انس سے اللہ اوسنے راضی رہے کہ اللہ کے
 رسول اللہ اوہنوں درود بھیجی اور سلامت رکھی فرمایا کہ جس رات میں مجھکو سیر کو بلا یا میں گئے
 چکے لگے پھر اوہنوں کی ہونٹ گاں جاتی تھی ان کے قبچوں سے سینے کہا اے حیریل یہ کون

لوگ میں کہنا یہ لوگ وعظ کہیں والی میں تمہاری امت کی وہ جو حکم کرنے میں کو کون کو
 نیکی کا اور بھول جاتی ہیں آپ کو احاطہ میں ماجہ فرماتی ہیں کہ جسے نہ پایا محمد
 جوت رکے بیٹھی کہا کہ جسے کہا یزید نے جو ہاروں کی بیٹی کہ جسے کہا عوام میں جو خوش
 کی بیٹی کہ مجھ سے کیا جبکہ نے جو شجیم کے بیٹی اوہنوں کی موثرسی جو عفت ازو کی بیٹی اوہنوں
 عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹی اللہ اونسے راضی رہی اوہنوں کی فرما کہ جب وہ راستہ
 جسمین اللہ کے رسول اللہ اور پزدور ہو بھی اور سیلاست رکھی سر کو بول گئی آپ ﷺ
 ابراہیم سی اور موسیٰ اور عیسیٰ سی پھر آپس میں قیامت کا ذکر کیا سب نے حضرت ابراہیم
 شروع کیا اونسے پوچھا یمن کب آدگی تو انکی پاس اسکی کچھ خبر تھی پھر حضرت موسیٰ
 پوچھا انکی پاس ہی اسکی کچھ خبر تھی پھر اس بات کو حضرت عیسیٰ پر رکھا جو میرے
 بیٹی اوہنوں کی فرمایا کہ مجھے اقرار کیا گیا سی اسکی سو پڑنے کا نزدیک اور وہ جو اسکی توڑنے کا
 وقت ہی اسکو کوئی نہیں جانتا تھا اللہ کے پھر ذکر کیا دجال کی کھلی کا فرمایا میں اور تو
 اور اسکو مار لوں گا پھر لوگ اپنی شہر کی طرف پلٹیں گے پھر انکی ساسنی آوینا حاج اور اوجہ
 اور وہ ہر ایک وچان ہی ڈرینگے پھر جس فانی پرگزریں گی اسکو بے جا دیں گی اور جس پیرگزریں گی اسکو
 بگاڑ دیں گی پھر لوگ اللہ سے فریاد کریں گی پھر میں اللہ سی دعا کروں گا کہ انکو مار ڈالوں گا پس میں
 انکی بدبوسی مٹ جاوے گی پھر لوگ اللہ سے فریاد کریں گی پھر میں اللہ سی دعا مانگوں گا اللہ اسکا
 پانی بھیجا پھر انکو اڑھایا گیا اور سمندر میں انکو ڈال دیا گیا ہر ہار اور انی جاوے گی اور میں انکا
 جاوے گی حیطہ چٹرا پہلایا جاتا ہی پھر جس اقرار کیا گیا سی کہ جسوقت یہ ہو تو قیامت
 لوگو سنیں اسکی جیسی حمل والی جسکو اسکی لوگ نہیں جانتے ہیں کہ ایک ایک جن پڑے
 اس حدیث کو مولانا جلال الدین سیوطی فی دفتور میں سعید بن منصور سے اور امام احمد سی اور
 ابن ابی شیبہ سے اور ابن ماجہ سی اور ابن جریر سی اور ابن منذر اور حاکم و ابن مردودہ سی اور بیہقی
 کتاب نبی و نشور سی نقل کیا ہی اور کہا کہ حاکم نے کہا کہ اسکی سند صحیح ہی احاطہ فرما

قرمانی بن کہ ہنس کہا اچھ نے جو بدیل کے بیٹی وہ قریش کے بیٹی کوئی کہ رہی ہو
 کہا کہ ہنس کہا محمد نے جو فضیل کے بیٹی کہا کہ ہنس کہا عبد الرحمن بن جو ہنس کی بیٹی
 ونبون بن قاسم سی جو عبد الرحمن بن کے بیٹی وہ عبد اللہ کے بیٹی وہ مسعود
 کے بیٹی وہ ہون نے اپنی باب سے وہ ہون بن ابن مسعود سی عبد اللہ قریشی راہی
 کہا کہ اللہ کے رسول نے اللہ او پزور و بھیجی اور سلامت رکھی اوس رات کا بیان فرمایا
 حسین آپ سیر کو بلائی گئی کہ آپ قریش کو جس جاعت پر گزری وہ ہون بن ابی
 حکم کیا کہ اپنی امت کو حکم بھیجی تھی لکھا تھا اس حدیث کی سند بھی ہی اقامہ میں
 قرمانی بن کہ ہنس فرمایا عبد اللہ نے جو ابوزیاد کے بیٹی کہ ہنس کہا سترے کہ سترے
 عبد الواحد نے جو زیاد کے بیٹی وہ ہون بن عبد الرحمن سی جو حجاج کی بیٹی وہ ہون نے
 قاسم سی جو عبد الرحمن کی بیٹی وہ ہون بن ابن باب سی وہ ہون بن حضرت ابن مسعود
 وہ ہون بن کہا کہ اللہ کے رسول نے اللہ او پزور و بھیجی اور سلامت رکھی کہ میر
 ملا ابراہیم سی اوس رات میں حسین میں سیر کو بلا گیا تو وہ ہون بن کہا ہی محمد سی
 امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور انکو خبر دینا کہ جنت کی سی پاکیزہ سی باقی مبادی
 اور دو پرست سیدان ہی اور دشت اوسکی ہدین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا
 اللہ واللہ اکبر اس حدیث کی سند بھی ہی وز غرقو من ہی کہ حجاج جو شہر کریم
 بن وہ ہون بن روایت کی ہی کہا کہ کھجندی ابو یعقوب بن جو کہہ کے رہیں والی وہ ہون بن
 عبد بن جبریل بن کہ بیٹی وہ ہون بن ابی اس کے کہ اللہ کے رسول اللہ او پزور و بھیجی اور سلامت
 کہ حسین بن سیر کو بلائی گئی سہان بن حضرت زکریا کو کہا وہ پزور و بھیجی اور سلامت
 کہ ابی جبریل جو اپنے فتنہ کے طرح ہوا اور کسلی نکو قبا کہا اسرائیل کے اولاد کی تھا ہی محمد ابی
 بن شامہ کے کو گوسن ستر نما اور ان کے زیادہ خوبصورت مردوشن چہرہ تھا اور تھا جیسے کہ اللہ کی شہ
 اور ان کے چہرہ بن والا اور وہ کھجندی حاجت ہی ہوا ستر کیوں با شامہ کی عورت شہر شہر

اور اسکو اندر لے چا لیا اسی بجلی کی آبی تین دو کا دروسکا کہلنا نہ اور اسکی سبھی کھجور
 اور ایک کھجور اور ان کو کوئی ایک عید تھی کہ ہر سال حج ہوتی تھی اور بادشاہ کا دستور تھا
 کہ وعدہ کرتا تھا اور خلاف نہ کرتا تھا اور جو ہوشیہ بولت تھا پر وہ بادشاہ عید کے طرف نکلتا
 ہوا اسکی عورت اسکی اور اسکو پہنچانی گئی اور وہ اسپر عاشق تھا اور اس عورت نے پہلی بار
 اسکی بی بی پہنچا نیکی کہی تھی پر جب وہ اسکی پہنچا نیکی گئی بادشاہ نے کہا مجھے مانگ کہ
 جو چیز تو مجھے مانگے میں دوں گا وہ بولے میں چاہتی ہوں خون بھی کا جو زکریا کا بیٹا
 وہ بولا اسکی سوا اور کچھ مانگے اور یہی ہی کہا بی بی تھی ہی پر اس عورت نے
 اپنی جلا دیکھ کر کہی کہ یہ بی بی اور وہ اپنی محراب میں نماز پڑھ رہا تھا اور میں اسکی ہلو میں
 نماز پڑھتا تھا پر وہ ایک بلشت میں دیکھ گیا اور اسکا سر دیکھ کر خون اڑھا کر اس عورت
 کی طرف پہنچا گیا پر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے پہنچا صبر کیا ہے
 میں اپنی نمانی نہیں مگر پر جب اسکا سر اڑھا کر اسکی طرف پہنچا گیا اسکی آل کیا گیا
 پر جب شام ہوئی اللہ نے اس بادشاہ کو اور اسکی گرد والوں کو اور خدائے شکار و شکار و شکار
 سب کو قوم ہر سال نے کہا کہ زکریا کا خدا زکریا کی واسطے غصہ ہوا ہے اور تم اپنی بادشاہ کو
 غصہ ہون اور زکریا کو قتل کریں یہ میری تلاش میں ہے کہ مجھ کو قتل کریں ہر دور کے خیر نہ ہو
 آیا ہیں اور میں اسکا اور ابلیس کی آگ میں مہر ہے بتا جاتا تھا پر جب میں گرا کہ میں انکو
 نہ کا نہ اسکو نکال میری سامتی ایک درخت آیا اور اسی جھک لگا اور کیا میری طرف اور طرف
 آوا وہ میری واسطے بہت گیا نہ میں ان میں داخل ہوا اور ابلیس آیا تاکہ اسی سے چھوڑا
 کو ناکر اور وہ درخت میں ایک اور میرے چادر کا کو ناکر گیا درخت سے اور وہ میرے
 آئی اور ابلیس نے کہا تم نے اسکو نہیں دیکھا وہ اس درخت میں داخل ہوا اور اسکی چادر کا کو ناکر
 دیکھا اسی وہ اپنی جاو اسی اس درخت میں داخل ہوا وہ بولے ہم لوگ اس درخت چھوڑ کر
 ابلیس نے کہا اسکو اسی سے چھوڑ پر میں درخت بہت آریسی چھوڑ گیا پر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

حیدر سلم نے فرمایا پہلا اسی زکریا متنی بابا تھا کچھ لڑکے لگتا یا کچھ لڑکیاں اور بابا نہیں اور سکو فقط
 درخت ان بابا اللہ نے میری روح اور سین ڈال دی تھی اور ابن عبدعان نے روایت
 بیان کی علی تک جو زید کے بیٹی وہ عبدعان کی بیٹی اور انہوں نے روایت کی علی بن جرج حسیب
 بن جرج یعنی حضرت امام زین العابدین سے اور انہوں نے امام حسین سے جو حضرت علی کی بیٹی ہیں
 اور انہوں نے فرمایا کہ ایک بادشاہ مر گیا تھا اور اپنی عورت اور بیٹی چھوڑ گیا تھا پہرہ اور سونے کا
 اور سونے کا شہت کا واسطہ ہوا اوسنی چاکر اپنی بہائی کی عورت سے نکاح کر لی پہرہ اوسنی مشورہ
 پوچھا اس مقدمہ میں حضرت یحییٰ سے جو حضرت زکریا کی بیٹی تھی اور بادشاہ اوس نے زکریا
 بیوی کی حکم سے کام کرتے تھے یہ کہتے اوس فرمایا تو اوسنی نکاح کر کہ وہ بدکار ہی میرا اس
 عورت کو خیر پہنچے وہ بولے یا تو مجھے کو قتل کر دے یا اپنی بادشاہت چھوڑ دے پہرہ اوسنی اپنی
 بیٹی کی پہرہ پہننے مارا پہرہ اوس کہ اپنی چچا کی پاس محض میں جاؤ بیشک جب تجھے دیکھتا
 بلاویکا اور اپنی گود میں چھپاویکا اور کہیگا مجھے ناگاہ جو تو جا ہی کہ تو مجھے جو خیر مال کیلی ہے
 تجھے دوونگا چھپ نہ تجھے بہت کئی نوکریوں کو خیر نہیں نکلتی ہوں مگر یہی چلی کا اور بادشاہ نوکرا
 دے تہہ زہرا کرب کوئی اور میں کامیور محض چھپ بات کہتا تھا پہرہ اور سکو جاری نکرا تھا ابی بادشاہ
 متنی سفر وال کیا جاتا تھا پہرہ اوس نے کہے فی بہت کیا پہرہ اوس نے بادشاہ کو حضرت یحییٰ کی قتل ہونے
 موت کا سامنا ہوا اور بادشاہ بہت چھوڑ نہیں ہی موت کا سامنا ہوا پہرہ اوسنی اپنی بادشاہت
 اختیار کے اور ایک قتل کیا پہرہ اسکے ان زمین میں وٹس کے ابن عبدعان نے کہا کہ پہرہ میں یہ بات
 ابن جرج سے بیان کی اور انہوں نے کہا کیا انہوں نے حکم جو نہیں دی کہ کو کر سوا قتل حضرت
 زکریا کا میں بولا نہیں کہا کہ حضرت زکریا اوسنی بھاگ چلے جب اونکی بیٹی قتل ہو چکی اور
 وہ لوگ اونکی چچی ہوئی یہاں تک کہ آپسکے درخت پاس پہنچے جسکی گہری لہنی تھی اوسنی ایک
 اپنے طریقہ پر پہرہ لائی اور پست کیا اور ایک پر پہرہ پہننا نہ کیا کہ ہوں اس حسین تھی پہرہ لوگ
 اوس نے درخت کی طرف چلی پہرہ کے قدموں پر نشان اوسکی عبیدہ نہ پایا اور اوس پہننا نہ پایا

تب ارسلک یا اور اس درخت کو کاٹا اور آگیا اور سکے اندر کاٹا فائدہ اس روایت سے
ایک بات زیادہ معلوم ہو کہ اس عورت کو حضرت یحییٰ سی دشمنی کی وجہ سے یہی ہے
کہ اپنی بادشاہ سی کہتا تھا کہ تو اسی نکاح نہ کر یہ بہہ بکار سی جناب سی حواری نی انیل کے
تفسیر میں لکھا ہے کہ پھر اوسنی اوسنی نکاح کر لیا اور دوسری بات اس روایت سے یہہ
معلوم ہوگا اوسنی خود ہی اذن لی رکھا تھا پرمی کو بھیج کر دوبارہ اذن لیا الہی انیل کا
نیو پور دور دور سے مہیج جنہوں نی تیری حکم بے وشرک پہنچا لہا اور تیری سوا کسی کا
ولہین خدائی الہی مہیج نی راہ پر گئیو دین محمدی پر مشہور رہا یو آسین امام ابو داؤد و
مین کہ جسے کہا کہ انون نی کہا کہ جسے کہا کہ شہنی جو سعد کے بیٹی اور عبد الرحمن کے چوپہ
نیٹنی انون نی انس سے جو مالک کی بیٹی انون نی ارا تہ کے رسول فی فرمایا اللہ او پور دور
بہیج اور سلامت کہنی کہ جب مین چرایا گئے مین گزرا یہ لوگوں کو انکی تابی کی ناخن ہر
انبا فہلو چہاتی فوجی تہی مین کہا یہ کون لگے مین ای جبریل کہا یہ وہ لوگ مین جو کہا
مین گوشت کو لوگنی او پرتے مین اوگنی ابرو مین فائدہ یعنی مسلمانوں کو مشہد بھی برا کہ ارا
مین گویا اونکا گوشت کہاتی مین اور لوگوں کی ابرو گرتی مین امام عبد العظیم منذر سے
ترغیب ترمیب مین لہے مین کہ امام بیہی نے اقیقہ کے سہند پہنچائی او وسعید جو سنا اس
بیٹ وہ راشد سے جو سعد کے بیٹی کہ جناب پیہ جبریل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مین چرایا گئے
مین کچہرہ رو پز گزرا کہ اوگنی چہرے اک کہ قنیر سنی الی جاتی تہی مین کہا یہ کون لوگ
مین ای جبریل کہا یہ وہ لوگ مین جو بنا و سنا گئے مین نان واسطی بہ مین یہ
کوتین پر گزرا کہ او مین بنو تالی تہی او مین اوسین بہتے او مین شہین مین کہا یہ کون
لوگ مین ای جبریل کہہ غور مین کہ بنا و سنا گیا کرتے تہین زنا کی واسطی اور کہ
تہین وہ کام جو بر حلال مین ہی بہت تر زنا چہ عورتوں اور کچہرہ و پز کہ جانتی تہی
الکالی ہوئی تہین مین کہا ہر گول لوگ تہین کی جیل کہا یہ لوگ مین طعنیہ دینی

عجب چنی والی کی اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس کام کا کہ خرابے ہی پر ایک طبع سے
 مرسلہ عجب چنی والی کی اس میں ابی شیبہ و امام احمد و ابن ماجہ و ابن ابی حاتم اور ابن
 مردوئیہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جس بات میں سیر کو بلا گیا جب ہم ساتویں آسمان تک پہنچی مینی اور یہ کہا اور یہ کہا
 گرج اور چمک اور کہتے تھے اور میں کہہ لوگو نہ کہ اگر کوئی پست کہہ دیتی طرح جی رہی اور میں سنا
 ہونچی پست کی اور یہی کہانی دیتی تھی تھا بہ کون لوگ میں ای جبریل کہا بہ لوگ میں کہانی
 سود کی چہ جب میں بھی والے آسمان تک اور امینی مینی سی بھی دیکھا تو ایک ایک کیے
 چمک چمک اور وہ ہوا اور آواز میں مینی کہا اب گنجی ای جبریل کہنا چاہیے
 میں کہا اور میں بھی اسکو نہ کہہ مینی میں کہ نہ کر کہ میں آسمانوں اور زمین کے باو شہادت
 میں اور اگر یہ نہ ہوتا تو اللہ وہ عجیب عجیب چیزیں دیکھتے رہا پست کیا ابن مردوئیہ
 روایت بھی فی حبیب و شہور میں حضرت انس سے کہ اللہ کے رسول فی اللہ و فیہ و فیہ و فیہ
 سلامت کہی فرمایا کہ جب میں سیر کو بلا گیا میں جنت میں داخل ہوا ایک جگہ پر کہ
 اللہ کے نام پہنچ تھا اور یہ بھی ہی ہوئے اور سبز زبرجد و زبرجد باقوت کے ستارے و حور
 اور میں سلام پتیری پہنچا تو اللہ کے مینی کہا ای جبریل کہنا چاہیے کہ ہاں ہاں کہ ہاں ہاں ہاں
 ہوئی میں خبر میں اذان مانگا اور ہونچ اپنی رب کے کہ آپ پر سلام کہیں ہر اللہ کے اور کو اور
 ہاں ہاں وہ کہنے لگے ہم ارضی سہنی والیاں ہیں ہم ہم کسی غصہ ہون میں اور ہم
 جسے والیاں ہم ہم بھی گرج نہ کریں اور یہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی اس
 بہت کہ کو جو شخص ذات فی لکھا ہے مینی گویا میں مینی ہوئی خبر میں اور میں اللہ کے
 روایت کی ہے ابن عباس سے کہ جس بات میں حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم سیر کو بلا
 کہی جبریل سے فرمایا کہ معراج کو کہو اور ہونوں کی کہو یا آپ فی اس کی طرف دیکھا
 اور طبرستان فی اس میں اور میں مردوئیہ صحیح سند سے حضرت جابر سے روایت

کہہ کر فرمایا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے میں سے کسی کو بلایا کیا میں نے گزرا اور سچے
 محفل پر تو ابکا ایک چمکہ جبریل اللہ کے دوسرے ایسی ہی تھی جیسی پرانا فرش اٹھا جسے شمس الدین
 یوسفی کتابت العرش میں لکھتی ہیں کہ ابو عبد اللہ بن لوطی نے کتابت الایاتہ میں محمد کے منہ سے سچا
 جو اسحاق کی بیٹی وہ عبد اللہ سے جو ابو سلمہ کے بیٹی کہ حضرت عمر کے بیٹی فی ابن عباس کے پوتہ
 سچا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رب کو دیکھا ہی وہ ہوں گے سچا کہ ان پر حضرت
 عمر کے بیٹی فی کہا سچا کہ کنوڑک اور کنوڑک اور ہونے فی فرمایا کہ دیکھا اور سکو سوسلے کی ایک کمری اور
 کرا اور سکو یعنی اس کمرے کو چار فرشتے اور ہوائی بہی تھی ادا مہم ابن ماجہ سنن میں فرمایا سیدنا
 کہ سے فرمایا ابو حاتم فی کہا کہ مہم فرمایا شہنام فی جو خالد کے بیٹی کہا کہ سے فرمایا اخیال سلے جو
 زید کے بیٹی وہ ابو زید کے بیٹی وہ ابو مالک کے بیٹی وہ ہونے فی یعنی خالد سے روایت کی
 اپنی باپسی اور ہونے فی اس سے جو مالک کے بیٹی اور ہونے فی کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول
 اللہ و پیرو۔ وہ بھی و رسول۔ یہ کہی کہ جس نے میں سے کسی کو بلایا کیا میں نے سچا بہت سے
 دروازہ پر لکھا ہوا کہ خیرات حسن کے برابر ہی و قرض اٹھا کہ حصہ کے برابر ہی میں نے اس
 جبریل کیا حال میں قرض ہا کہ و قرض ہی جن سے اس کے مانجی والا مالک تاجی اور
 اس کی پاس ہونے ہی اور قرض مانجی و قرض سنن مالک کہ حصہ ہی فتویٰ میں اس حدیث کہ
 ابن ماجہ ہی اور حکیم نے فی نوادر الاصول ہی اور بیچ جائز اور ابن مردودہ و بیہق کہ نسبت
 و نشو سے نقل کیا ہی صحیح۔ بن منصف و ابن سعد و طبری فی فی وسط میں
 ابن مردودہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اس کے رسول اللہ و پیرو وہ بھی اور صحابہ سے کہ
 جس نے سیر کو بلایا کہی جیسے پانی او ذی طوی میں پانی تو سنہ فرمایا فی جبریل سے کہ
 قوز کے و اسے نہ سچا نہ جانے کی کہ ہاں کو ابو کہ حیا جاسکا و روہ ہر سچا اٹھا مہم سلے
 فرمائی کہ جیسے بار بار سیر و حو سے بیٹی کہا کہ مہم فرمایا جبریل جو شہ کی بیٹی کہا کہ مہم سے کہ
 عبد اللہ فرمائی کہ وہ و ابو سلمہ کے بیٹی وہ عبد اللہ سے جو ہر قرض ہی بیہق اور سید سے جو ہر قرض

مہربانی وہ ابو ہریرہؓ فرمایا اللہ کے رسولؐ ان اللہ اور تیرے دو بھائی اور سلاست کہی
 کہ البتہ میں اپنی تین دیکھا حطیم میں اور قریشی لوگ مجھ سے بوجھتی تھی میری سیر کا حال سواد کو
 مجھ سے بیت المقدس کے وہ چیزیں پوچھیں کہ میں ان کو یاد نہیں رکھتا تھا پھر میرا بیسار حج ہوا کہ کچھ
 بیسار حج نہیں ہوا تھا پھر دیکھا اور اسکو اللہ نے میری ہی کہ میں دیکھتا تھا اور اسکی طرف جو چیز
 وہ دیکھتا تھا وہی میں دیکھتا تھا اور میں اپنی تین دیکھا مینوں کی ایک جماعت میں پہنچا دیکھا
 کہ وہی کھڑی نماز پڑھ رہی تھی ایک مرد تھی کہہ کر والی گویا کہ وہ دشوہ کی مرد و عین تھے
 اور ایک ایک دیکھا کیسے بیسی مریم کے کھڑی نماز پڑھ رہی تھی سب لوگوں میں اوسنی شباعت
 بہت ملتی ہی خود وہی جو مسعود کا بیٹا ہی اور ایک ایک ابراہیم کہہ کر نماز پڑھ رہی تھی سب لوگوں
 اوسنی شباعت بہت ملتی ہی مہاری رفیق کی مطلب پکا یہ تھا کہ میری شباعت اوسنے
 بہت ملتی ہی پھر نماز کا وقت آیا پھر میں اوسکی امامت کی پھر جب میں نماز سے فراغت کی ایک
 کہنی والی نے مجھ سے کہا امی محمد یہ مالک ہی دربان اگل کا تم اوس پر سلام کہہ پھر میں تورو کو روکے
 طرف دیکھا تو اوسنی پہلی مجھ پر سلام کہا اور روایت کیا ابو بعل اور ابن عساکر نے اقم نامی سے
 و بخون فی کہا کہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم میری اس اندھیر میں داخل ہوئی اور میں
 اپنی بھینچ رہی تھی آپ نے فرمایا تجھ کو جس سے میں سو یا اچکی رات محرمت والی سب میں پھر میر
 پاس جبریلؑ ہی پھر مجھ کو سجود کے روزانہ یہ لکھی پھر آئی بیت المقدس میں جانیکا اور آئینکا ذکر
 ہی اقم نامی کہنی میں کہتے ہیں کہ چادر سے چھٹ گئی اور میں کہا اسی میری چچا کی مٹی میں مجھ کو
 اللہ کے قسم وہی ہوں قریشیوں سے یہ نہ کہنا کہ جن لوگوں نے تم کو سچا مانا وہ ہی جلیل
 پھر میں اپنا ماتھے اپنی چادر پر مارا اور اسکو میری ہاتھ سے کھینچ لیا اور چادر اچکی بیٹ پر سی اور
 تو میں اچکی بیٹ کی شکر دیکھیں جو تیرے بند ہی اور ہی گویا کہ وہ کاغذ وہی بیٹ تھی اور ایک ایک اچکی
 پاس ایک نور بند تھا قریشی تھا کہ میری نکاح کو اچکی پھر میں مسجد میں گھر میں پھر جب میں
 سر دھیا تو دیکھا کہ آپ باہر جا چکی تھی میں اپنی لونڈی سے کہا تو آپ کی چچی جا دیکھ آپ کہتے

کہیں میں اور آپ کو کیا کہا جاتا ہی جب وہ بیٹا اوسنی جھکو جیڑی کہ آپ چند قریشیوں سے
 انہیں بہا مطعم بیٹا عدی کا اور عمر و بیٹا شہنام کا اور ولید بیٹا مغیرہ کا آپ نے دیا
 یعنی آج اس سب سے عشا کی نماز پڑھی اور اسی میں صبح کی نماز پڑھی اور اسکی چھین میں
 بیت المقدس میں گیا مطعم بولا کہ ہم اوٹو کی کھجی مارے تین بیت المقدس تک پہنچا بہر
 حجر مئی میں اور مہینا بہر اترے تین تکم کہتی ہو کہ میں دان ایک راتیں کیا ابوبکر بولے کہ سب
 کو اسی دیتا ہوں کہ وہ بیشک سچے ہیں وہ لوگ بولی امی محمد بنو سہب قافلہ لے کر فرمایا کہ میں نہایت
 قوم کے قافلہ پر روحا میں آیا تھا اور انکی ایک اونٹنی گوشت والی کہوئے گئی تھی وہ اور اسکی بڑی بکر
 گئی تھی بہرین انکی کجا و انکی پاس آیا اور میں سی دان کوئی نہ بہا اور ایک ایک سے ایک سیسا
 پانی کا دیکھا پھر میں اوسین سی سیسا بہرین پہنچا فدان قوم کے قافلہ تک تو مجھے راستہ بہا گل اور
 ایک اونٹ نہر خ مٹیہ گیا اوس سیر سفید و بارون دار جو لین تہین میں نہین جاتا کہ وہ اونٹ
 ٹوٹ گیا یا نہین پھر میں فدان قوم کے قافلہ شحم میں پہنچا اور اسکی آٹلی ایک اونٹ نہر خا سہر
 تھا اور وہ بہا جاتی تھاری اور شیل سی تب ولید مغیرہ کا بیٹا کہ جادوگر ہی ہوگیا چلی اور دیکھا جلیسا
 آتی فرمایا تھا دیکھا پایا اور اب پر جادو کی تہمت کی اور ولید سب سے پہر اترے سہرہ آوارا و قہتا
 جَعَلْنَا الرُّوْيَا الَّتِي ارْتَنَّاكَ اِذَا فُتِنْتَ لِلنَّاسِ یعنی ہستی جو دکھانا کچھ دکھایا سوز سکھ
 از مایشن بنایا لوگوں کی پس اگاہم یعنی فی دلائل میں سدی تک سہرہ سب سے پہر اترے اور فدان میں گیا
 کہ جب اترے کہ رسول اللہ اور پیرو و پیچ اور سلامت رکھی سب کو بولا کہ میں اوسنی قوم کو
 اپنی فائدہ والو کی اور انکی نشانی کی جیڑی وہ لوگ بولی پھر کیا دیکھا شہر آباد کی دریا
 بہر جبہ و قریشیوں کی راہ دیکھی اور وہ سب پہر چکا اور قافلہ نہ آیا تھینے و ناکی تو وہ شہر
 ایک ساعت بڑا دیکھی اور سورج روکا گیا سو سورج کستی اور کیسی نہین روکا گیا نگہ خراب
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی و سدان اور حضرت یونس کی لئی جو نون کی مٹی میں حبوت وہ
 ظالمون سے لڑنے اور ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کی عبد اللہ سے جو عمر کی لڑی

اور حضرت ام سلمہؓ اور حضرت عائشہؓ اور ام ہانیؓ اور ابن عباسؓ ان ہی بیت المقدس
 جا نکھا دیکھو یہ یوں ہی کہ ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اس رات کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کہوئے گئی یہ عید طلب ہے مٹی جدا جدا کچھ دھونڈنے لگی اور حضرت عباسؓ انکلی بیان کیا کہ
 ذی حوی تک پہنچی اور پکارنے لگی یا محمدؐ آپ نے انکو جواب دیا میں حاضر ہوں کہا ای یہی میرا مکان
 تھی اپنی قوم کو راج کی رات کو ہٹا دیا تو یا کہ بیت المقدس میں کیا کہا اس رات میں فرمایا ان
 کہا پھر خبر تو گزرتی ہے فرمایا سو اخیر کے کچھ نہیں گذرا اور ام ہانی کہتی ہیں کہ آپ ہمارے پاس اور
 رات سوئی آگے وہی کر رہے کہ اپنے لوگوں سے بیان کیا آپ فرماتی ہیں کہ میں حطیم میں کھڑا
 ہوا پھر اللہ نے میرے لئے بیت المقدس کو ظاہر کروا دیا پھر میں انکو خبر دینی لگا اس کی چونکی
 پھر بعضوں نے کہا کہ مسجد کے دروازہ و کتی میں اور میں اسکی دروازہ نہیں گئی تھی پھر میں اسکی
 طرف دیکھتا رہا اور دروازہ دروازہ گنتا رہا اور انکو خبر دیتا رہا اور میں انکو انکی کئی طرف
 خبر دی جو رستی تھی اور وہیں جو تھی پھر جیسا میں انکو خبر دی ویسا انہوں نے پایا اور
 روایت کیا حاکم نے اور اسکی سند کو صحیح کہا اور ابن جریر نے اور یحییٰ بن داؤد نے اور
 ابی نعیم نے روایت کی انہوں نے کہا کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ تک پہنچے
 بلانی گئی صحیح کو لوگوں سے بیان کرنے لگی تو لوگ آپ پر ایمان لائی تھی اور آپ کو سچا جانا تھا
 وہیں سے کچھ لوگ اپنی دین سے پھر گئی اور حضرت ابو بکرؓ سے جا کر کہا کہ کچھ کو خبر ہے ایسی خوش
 وہ کہتی ہیں کہ وہ راج کی رات بیت المقدس تک سیر کر بلائی گئی اور صحیح سے پہنچی وہاں پہنچے
 کہ میں تو انکو اس رات میں سچا جانتا ہوں جو اس کے ساتھ وہی ہیں انکو سچا جانتا ہوں ان کو
 خبر میں جو ایک صبح میں اور ایک شام میں آئی یہی پہنچے حضرت ابو بکرؓ کا نام رکھا گیا صدیق
 یعنی جسے سچی امام احمد فرماتی ہیں کہ میں فرمایا محمدؐ نے جو جعفر کے مٹی اور روح
 دو تو ان نے کہا کہ میں نے کہا عوف بن اویس نے فرمایا وہی آؤنی آئی تھی انہوں نے ابن عباسؓ
 کہا کہ اللہ کے رسولؐ نے اللہ و پیرو رو بھیجی اور سلامت لکھی فرمایا کہ حسب وعدہ رات ہوئی جیسے

میں سیر کو بلا یا اور منگو کہ میں صبح سوئی میں اپنی معاملہ کا یقین کیا اور پچاناک لوگ مجھ کو جھٹکا اور
 گیہر میں الگ نگلیں جو کہ میرا کہہ پیر کی پاس لگاؤ میں ابو جہل یا اور آپ کی پاس بیٹھا اور ٹہنی کی طرح پر
 کہہنی لگا کہ کہو کوئی بات ہوئی آپ نے فرمایا ہاں کہا وہ کیا ہی فرمایا میں آج کی رات سیر کو بلا گیا
 کہا کہ ان تلک فرمایا بیت المقدس تلک کہا پھر عاری چچ میں تنی صبح کی فرمایا ہاں کہا آپ کی
 قوم کو بلا لاؤں انہی ہی کہو کی جو مجھی کھا اپنی فرمایا ہاں وہ بولا اسی لوگو تو م کعب کی پس سب
 مجلس پر ہو گئی پاس میں اور لوگ آئی یہاں تک کہ آپ کی پاس بیٹھ جہ بولا یا ان کیجی اپنی قوم ہی جو مجھی
 بیان کتاب اللہ کی رسول فی اللہ او نہ درود پہنچ اور سلامت کہی کہ میں آج کی رات سیر کو
 بلا گیا کہ وہ لوگ بولی کہ ان تک فرمایا بیت المقدس تک وہ بولی پھر تھو صبح سوئی ہماری چچ میں فرمایا
 ہاں وہ لوگ بولی آپ ہو سکتا ہی کہ اس مسجد کی تپ ہی ہسی بیان کیجی اور ان لوگو میں وہ لوگ
 ہی تپ ہی جو اس شہر تک سفر کر چکی تپ ہی اور اس مسجد کو دیکھ چکی تپ ہی فرمایا اللہ کی رسول فی اللہ
 او نہ درود پہنچ اور سلامت کہی پھر میں تپ ہی بیان کرنی لگا پھر میں تپ ہی بیان کرتا رہا یہاں تک
 کہ مجھ کو بعضی تو نہیں شبہ ہوا پھر وہ مسجد لائی گئی اور میں کچھ رہا تھا یہاں تک کہ کہی گئی عقل کی
 یا عقل کی کہہ کی پاس پھر میں اسکی تپ ہی بیان کی اور میں اسکی طرف کچھ رہا تھا تب دن لوگو
 فی کھایا جو تپ ہی میں یہ تو قسم اللہ کی سب ہیکہ میں درشتور میں ہی کہ ابن مردویہ فی حضرت
 اس تک سند پہنچانی کہ انہوں نے کہا کہ اللہ کی رسول اللہ او نہ درود پہنچ اور سلامت کہی
 جب ہی سیر کو بلائی گئی اور انکی خوشبود و لہا کی ہی خوشبود تپ ہی اور وہاں کی خوشبود ہی بہت اچھی
 مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لالی مصنوعہ میں کہتی ہیں کہ میں کہتا ہوں کہا اللہ
 مستغفری فی جو جعفر کی بیٹا وہ محمد کی بیٹی انہوں نے طہ نبوی کی کتاب میں فرمایا کہ مجھ کو لاکھ بیٹا ملی
 جو حسن کی بیٹی کہ ابو سلیمان محمد جو سلیمان کی بیٹی ہیں وہ یزید کی بیٹی فاس کی بیٹی والی انہوں
 انہی قزوین میں بیان کیا کہا کہ ہسی کہا میری باپ نے کہا کہ مجھی فرمایا اسمعیل خزانہ جو
 قزوین کی بیٹی والی علی کی بیٹی وہ قدامہ کی بیٹی کہا کہ ہسی کہا احمد فی جو سروع کی بیٹی تپ

عبداللہ کی بیٹی کہا کہ ہسی کہا سہل فی جو صغیر کی بیٹی کہ ہسی کہا موسیٰ فی جو عبداللہ کی بیٹی کہا
کہ مینی سنا علی ہی جو ابو طالب کی بیٹی کہ فرماتی تھی کہ فرمایا اللہ کی رسول فی اللہ اوپر رو و
بہیجی اور سلامت کہی کہ جنات میں آسمان کی طرف سیر کو بلایا گیا زمین میری اوپر رو و
سوال اللہ فی زمین کی روئی ہی لصف یعنی کبریا کا یا سو جو شخص چاہی کہ زمین کا روٹا سو لکھی تو لکھ کر
سو لکھی پھر جب میں اپنی رب کی طرف اوپا گیا پھر اسنی جی پختش کی پختی سی اور بی بی
مجاہد نبوت سی اور مجاہد نبوت سی شفاعت اور مجاہد فی کین چاس نمازین اور تارین ایک ایک
ایک آسمان تک پھر جب میں نیچے والی آسمان تک پہنچا جی پسینا ہنی لگا پھر سیر پسینا
کہ اوپر اللہ فی میری پسینا سی سرخ گلاب لگا یا پھر جو شخص چاہی کہ میرا پسینا سو لکھی سو لکھا
کو سو لکھی واللہ اہم فائدہ مولانا جلال الدین سیوطی فی اس سند کی کسی شخص میں کچھ بحث
ہنیں کی معلوم ہوا کہ اس سند میں کچھ خلل نہیں پایا حضرت شیخ عبدالحق فی سفر السعادت کی
شرح میں لکھا ہی کہ ابو الفرج نہروانی فی حضرت انس سی روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم فی فرمایا کہ جب مجاہد آسمان پر لگی میری بعد میں روئی اور اس سی کبریا کا جب میں
پہرا یا ایک قطرہ میری پسینی کا زمین پر گر پڑا اس سی سرخ گلاب اوکا اس روایت میں
لصف کی جگہ کبریٰ اور منتخب اللغات میں لصف کی معنی کبریٰ ہی لکھی ہیں لکھا ہی کہ کبریٰ میں
کاف پر ادبی پر زبیری اور وہ ایک مہوہ ہی کہ اوکا آچار بنا فی میں مولانا جلال الدین
فرماتی ہیں کہ ابن جوزی لکھی ہیں کہ ابن فارس فی کتاب الریحان میں لکھا ہی کہ ہسی کھا
کی فی جو بندار کی بیٹی کہا کہ ہسی کہا حسن فی جو علی کی بیٹی وہ عبد الواحد کی بیٹی مقدس کی بیٹی
والی کہا کہ ہسی فرمایا ہشام فی جو عمار کی بیٹی کہا کہ ہسی کہا مالک فی جو انس کی بیٹی وہ
زہری سی وہ انس ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ سفید گلاب میری پسینی سی
سحر ایچ کی رات میں بنایا گیا سرخ گلاب جبریل کی پسینی سی بنایا گیا اور زرد گلاب براتی کی
پسینی سی بنایا گیا ابن جوزی کہتی ہیں کہ وہ شخص جو مقدس کا منہی اللہ ہی اوپر گمان کی لگیا

لصف ادگا پر جب میں پٹا میرا پنا زمین پر چکا تو سرخ گلاب ادکا خبردار خوشنظر
 چاہی کہ میری خوشبو سونگھی تو سرخ گلاب سونگھی ابن جوزی کہتی ہیں کہ بانی ہونی ہی ار
 سند میں وہ لوگ جو بچانی ہنیں جاتی ہوں فائدہ اسکی سند میں وہ لوگ ہیں جنکا حال معلوم نہیں
 کہ معتبر ہیں یا غیر معتبر تو یہ سند کچی ہی یہ کہہ دینا کہ یہ بات ان لوگوں میں سے کسی نے بانی یہ
 ابن جوزی کی زیادتی ہی ایسی روایت کا بیان کرنا مضائقہ نہیں درمثور میں ہی کہ ابن مرد
 فی ابن عباس تک سند پہنچائی کہ اللہ کی رسول فی اللہ و پیرو پیچھی اور سلامت کو
 فرمایا کہ جس بات میں سیر کو بلا لایا جھکو اللہ فی پہنچا یا جوح اور جوح کی طرف پہنچی اور اللہ کی
 دین کی طرف اور اسکی بندگی کی طرف بلا یا پہلے انہوں نے سیر کہنا مانتی سی انکار کیا سو وہ آگ
 میں ہیں اور ان لوگوں کی ساتھ جنوں نے کہا ٹانا آدم کی اولاد میں سے اور ابلیس کے اولاد میں سے
 آپ یہ ذکر ہی کہ معراج کی بعد اللہ کی حکم سی حضرت جبریل نے کعبہ کی
 پاس آکر پکوپا پچون نمازین پر ہائیں اور پانچون وقت کہلائی اور نماز
 کی رکعتوں کا بیان اور پکار کر پڑھنی کا اور چکی پڑنی کا بیان سوانا جلال
 الدین سیوطی نے معراج کی رسالہ میں لکھا ہے کہ صحیح روایت ہی کہ معراج کی بعد پہلی دن حضرت
 جبریل نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز پڑھائی امام ابو داؤد فرماتی ہیں کہ ہمیں فرمایا
 اللہ نے کہ ہمیں فرمایا بھیجی فی کہ ہمیں فرمایا سفیان نے کہ مجھے فرمایا عبد الرحمن نے جو بیٹی غلام
 شخص کے وہ بیٹی ابوربیعہ کی ابو داؤد نے کہا وہ عبد الرحمن میں بیٹی حارث کی وہ بیٹی عباس
 کے وہ بیٹی ابوربیعہ کی انہوں نے روایت کی حکیم سی جو بیٹی میں حکیم کے وہ نافع سی جو بیٹی جبر
 کی وہ بیٹی مطعم کی انہوں نے ابن عباس سی انہوں نے کہا کہ فرمایا اللہ کی رسول نے
 اللہ و پیرو پیچھی اور سلامت کہی کہ امامت کی میری جبریل نے اس کہہ کی پاس یعنی
 کعبہ کی پاس و درتہ سونا پڑھائی جھکو ظہر کی جسوقت جھکا سوچ اور تھا یعنی سایہ برابر
 شمس کی اور جھکو عصر کی نماز پڑھائی جسوقت ادھکا سایہ اوکھی برابر ہوا اور نماز پڑھائی جھکو عصر

مغرب کی جسوقت روزہ دار روزہ کہوتا ہی اور نماز پڑھائی مجھ کو عشا کی جسوقت شفق غائب ہوا
 اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی جسوقت کھانا اور پیار روزہ دار پر حرام ہوا پھر جب دوسرا دن ہوا مجھ کو فجر
 کی نماز پڑھائی جسوقت اور کھانا سنا یہ دیکھ کر برا بھلا ہوا اور مجھ کو عصر کی نماز پڑھائی جسوقت اور کھانا سنا یہ
 دیکھ کر دوبارہ ہوا اور مجھ کو مغرب کی نماز پڑھائی جسوقت روزہ دار نے روزہ کہولا عشا کی نماز پڑھائی
 تھا نئی رات تک فجر کی نماز پڑھائی تو او جالی میں نماز پڑھی پھر سہری طرف سو کر دیکھا
 پھر فرمایا اسی صبح یہ وقت ہی نہیں کا جو تھی پہلی تھی اور وقت صبح میں ہی ان دو وقتوں کے
 فائدہ یہ وقت نمازوں کی حد کی حکم سی حضرت جبریل نے دیکھا دینی بعد اس کی اس دن نمازوں کی
 وقت بڑھادی اس مرتبہ عصر کی نماز دوسری دن اور وقت پڑھائی جب سنا یہ دوبارہ ہو گیا
 یعنی آخر وقت یہاں تک ہی پہنچ سکی وقت اس دن بڑھا دیا صحیح مسلم میں ہی کہ جناب پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر کا وقت جب تک ہی کہ سوچ زرد نہ ہو وہی اس حدیث سی
 معلوم ہوا کہ وقت عصر کا اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا جب تک سوچ زرد نہ ہو جب تک اچھا عموماً
 وقت ہی اور بخاری اور مسلم میں ہی کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جب تک کہ عصر کی سوچ زرد نہ ہو پہلی پائی اور سنی عصر کو پایا اس حدیث
 سی معلوم ہوا کہ جب تک سوچ زرد نہ ہو جب تک عصر کا وقت ہی مگر سوچ کی زرد ہو جانے
 کی بعد نہ کر وہی جان بوجہ کر تھی دیر نہ مگر ہی کہ سوچ زرد نہ ہو پہلی وقت پڑھی صحیح مسلم میں ہی کہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت مغرب کی نماز کا جب تک ہی جب تک شفق بڑھا
 اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت اس دن بڑھا دیا پہلی پہل تو حضرت جبریل نے
 دو دن ایک ہی وقت نماز پڑھائی تھی اور عشا کی نماز حضرت جبریل نے دوسری دن تہائی
 رات تک پڑھائی تھی پھر بعد اس کی اس دن وقت بڑھا دیا صحیح مسلم میں ہی کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت عشا کا وہی رات بچوں تک ہی اس حدیث سی معلوم ہوا
 کہ وہی راستہ تک بہت اچھا وقت ہی ابن الہمام نے بارہ کی شرح فتح القدیر میں لکھا

کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے عشاء میں میری یہاں تک کہ دو تہائی رات گئی
 اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے عشاء میں میری یہاں تک کہ بہت
 سی رات گئی یعنی تھوڑی سی رہ گئی اور یہ سب صحیح بخاری میں ہی امام بیہقی اپنی سنن میں نے فرمایا
 ہیں کہ مجھ کو ضروری ابو بکر محمد حافظؓ نے جو بی بی ابراہیمؓ کی کہہا کہ جسے بایا کہ ابو نصر احمدؓ نے جو بی بی عمروؓ
 کہہا کہ خبری سفیانؓ جو ہریؓ نے جو محمدؓ کی بی بی کہہا جسے علیؓ نے جو حسنؓ کی بی بی کہہا جسے
 عبد اللہؓ نے جو ولیدؓ کی بی بی اور انہوؓ نے روایت کی سفیانؓ ہی اور انہوؓ نے لیثؓ ہی اور انہوؓ نے
 طاووسؓ اور انہوؓ نے ابن عباسؓ ہی اور انہوؓ نے فرمایا کہ وقت ظہر کا عصر تک ہی اور عصر کا
 مغرب تک اور مغرب عشاء تک اور عشاء کا فجر تک اور امام بیہقیؓ نے اپنی سنن میں دوسری جگہ
 کہہا ہے کہ یہ باب ہی آخر وقت عشاء کا اور دو مہینہ و قول میں تہائی رات اور اسی رات
 اسکا مطلب یہ کہ عمدہ وقت تہائی رات تک ہی پیراؤ ہی رات تک پیر لکھا ہی کہ یہ پانچ
 نماز عشاء کی آخر وقت جواز کا یعنی جائز تک تاکہ ہی پیر لکھتی ہیں کہ ہکو عشاء پانچ ہی ابن عباسؓ
 سی کہ اور انہوؓ نے فرمایا کہ وقت عشاء کا فجر تک ہی اور اونی اور عبد الرحمن بن عوفؓ ہی
 روایت پہنچی اس عورت کی قصہ میں جو خیر کے غلٹی سی پہلی پاک ہو جاوی کہ نماز پڑھنی مغرب
 کی اور عشاء کی اور عبید بن جریجؓ ہی روایت پہنچی کہ اور انہوؓ نے جناب ابو ہریرہؓ ہی پوچھا کہ نماز
 عشاء میں تقصیر وار ہونیکا وقت کون ہی کہہا کلنا خبر کا امام محمدؓ اور احمدؓ اور ابی یوسفؓ نے
 کہہا ہی فرمایا ابی عبد اللہ جو یوسفؓ کی بی بی کہہا فرمایا لیثؓ نے وہ زیدؓ ہی جو ابی
 کی بی بی وہ قبیسی جو جریجؓ کی بی بی کہ اور انہوؓ نے ابو ہریرہؓ ہی کہہا کہ نماز عشاء میں تقصیر وار ہونیکا
 وقت کون ہی فرمایا کہ کلنا خبر کا سو ابو ہریرہؓ نے وہ وقت فجر کی غلٹی کا بتلایا جس میں عشاء کا
 جاتا رہا ہی مطلب یہ ہی کہ جنی یہاں تک عشاء پڑھی کہ فجر ہو گئی وہ گنہ گار و اجنبی اس سی پہلی
 پڑھ لی وہ گنہ گار نہیں یہاں سی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے اپنی بی بی پہلی تاکہ عشاء
 پڑھنی کی وضعت ہی ہی صحیح مسلمؓ میں ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے فرمایا کہ وقت صبح کی نماز کا

فخر کی نگاہی سی ہی جب تک سورج نہ نکلی اب سنو کہ ظہر کا وقت ہی بعضوں نے کہا ہی کہ آخر
 بن برادیا ہی بعضی حدیثوں سے اس کا اشارہ بعضوں نے سمجھا ہی مشہور یوں میں کہ امام ابو حنیفہ
 کا قول یہی کہ ظہر کا وقت جب تک ہوتا ہی جب تک سایہ انسان کا دو قدر برابر ہو جاوی اور سایہ
 کی سوا جتنا دو پہر کی وقت پہتا لیکن امام ابو حنیفہ کا یہ قول دیکھی بڑی بڑی شاگردوں نے
 اختیار نہیں کیا کیونکہ اسکی سند صاف نپائی اور امام ابو حنیفہ کا دوسرا قول سب کے موافق ہی
 کہ ایک قدر برابر سایہ ہوا اور عصر کا وقت آیا شاید امام نے اول قول کو چھوڑ دیا سوا آخری قول ہی جو
 جو سب کے موافق ہی امام ابو حنیفہ کی شاگرد امام محمد اور امام ابو یوسف اور امام زفر کا یہی قول ہے
 کہ ظہر کا وقت جب ہی تک سایہ ایک قدر برابر ہو اور یہی قول ہی امام مالک اور امام
 شافعی کا اور امام احمد کا امام طحاوی حنفی نے فرمایا کہ ہم اسی قول کو لیتے ہیں اور غرض الاذکار میں
 کہ یہی قول لیا گیا ہی اور برطان میں ہی کہ یہی بہت ظاہر ہی کیونکہ حضرت جبریل نے وقت نماز
 کا یوں ہی ظاہر کر دیا یہ مطلب اس کے صاف نکلتا ہی اور فیض میں ہی کہ اسی پر عمل ہی لو گئے
 کا اس زمانہ میں اور اسی پر فتویٰ ہی خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت جبریل نے ظہر کی نماز جب پڑھائی
 تھی جب تک کہ ظہر برابر تھا بعد اسکی وقت کا پڑھنا ثابت نہیں مگر امام ابو حنیفہ نے کسی حدیث
 کی اشارہ ہی یہ مطلب سمجھا ہوا کہ ظہر کا وقت یہی پڑھنا دیا گیا ابن المنذر نے فرمایا کہ سوا امام
 ابو حنیفہ کی یہ بات کسی نے نہیں کی اب سنو کہ جس بات پر سب کا اتفاق ہی اور امام ابو حنیفہ
 ہی دوسرا قول اسکی موافق ہی ہی ایک ہی دوسری پر چلنا چاہی امام ابن ابی شیبہ
 میں فرماتی ہیں کہ مجھے بیان کیا نذر جو جناب کی چہی کہ مجھی فرمایا ظہر نے جو بیٹھی حدیث
 کی وہ بیٹھی سیلان کی وہ بیٹھی زید کی وہ بیٹھی ثابت کی کہا کہ مجھی فرمایا حسین نے جو بیٹھی بشیر کی
 وہ بیٹھی سیلان کی اور نہون نے نقل کی اپنی باپ سی کہا کہ میں اور محمد جو علی کی بیٹی میں گوی
 اور محمد حضرت علی کی اولاد میں داخل ہوئی جابر کی یا حسن علیہ السلام کی بیٹی ہیں معنی ہائوں
 کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز کیوں کرتی کہا کہ اللہ کی رسول نے اسکا

او نیز در دو بیجی اور سلامت رکھی ظہر پڑی جسوقت سایہ تیرے برابر تھا پہر کو عصر کی نماز پڑائی
 جسوقت سایہ اونکی برابر اور تسمہ کی برابر ہوا اگلی حدیث پڑی ہی اوسمین یہ بھی ہی کہ پہر کو
 دوسری دن ظہر پڑائی جسوقت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تھا پہر کو عصر پڑائی جسوقت سایہ
 ہر چیز کا اوسکی دوبرابر تھا اس حدیث ہی صحت مطلب کہل گیا کہ جب وہ پہر کو پہلی تسمہ
 تسمہ کی برابر تھا اور وقت اپنی ظہر پڑی پہر جب یہ ایک تسمہ اور ایک تسمہ کی برابر ہوا اور وقت
 عصر پڑی اس سے معلوم ہوا کہ جب سایہ وہ پہر کی وقت ہوتا ہی اوسکو یاد رکھنا چاہی جب
 سوا او ایک تسمہ کی برابر ہوا وہی تب عصر کا وقت آتا ہی پہر دوسری دن آپ نے صہر
 جب پڑی جب پہر کی سایہ سمیت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تھا اس جگہ حضرت جابر نے
 تسمہ کا نام نہیں لیا یہ ظہر آپ نے اخیر وقت پڑی بحر الانق میں ہی کہ امام محادی حنفی
 اور اکثر بزرگوں نے فرمایا ہی کہ آدمی کا قیام اوسکی سات قدموں کی برابر ہوتا ہی امام بخاری
 فرماتی ہیں کہ ہسی فرمایا عبداللہ نے جو یوسف کی بیٹی تھی کہ کھو خضر ہی الگ بی اونہوں نے
 صلح سی جو کسان کی بیٹی اونہوں نے عروہ سی جو زبیر کی بیٹی میں اونہوں نے حضرت عائشہ
 جو ان میں ایمان والوں کی اونہوں نے فرمایا کہ اللہ نے جسوقت نماز فرض کی دو دو رکعت
 فرض کی گھر رہنی میں اور سفر میں پہر سفر کی نماز برقرار رکھی گئی اور گھر رہنی کی نماز میں دو
 کر دیا گیا امام احمد نے یہ لفظ نہ یادہ لکھا ہی کہ مگر مغرب کہ وہ تین رکعت تھی امام بخاری
 فرماتی ہیں کہ ہسی فرمایا سعد نے کہا کہ ہسے فرمایا زید نے جو زید کی بیٹی تھا کہ ہسے فرمایا
 وہ زہری سی وہ عروہ سی وہ حضرت عائشہ سی اونہوں نے فرمایا کہ فرض کی گئی نماز دو رکعت
 پہر حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے وطن چھو پہر چار رکعت فرض کی گئی اور نماز سفر کی
 پہلی طور پر چوڑی گئی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان کی روایت میں ہی کہ پہر جب آپ مدینہ
 میں آئے گھر رہنی کی نماز میں دو رکعتیں پڑا دی گئیں اور فجر کی نماز پہلی طور پر ہی کیونکہ
 اوسمین قرآن بہت پڑھا جاتا ہی اور مغرب کی نماز اس ہی پہلی طور پر ہی کہ وہ دن کی

نماز کا وتر ہی یعنی طاق گنتی اللہ کو پسند ہی کیونکہ وہ آپ کیلای فائدہ یعنی پہلی جو نماز فرض ہوئی
 تو سب کی تین رکعت فرض ہوئی باقی ظہر اور عصر اور عشا اور صبح دو دو رکعت فرض ہوئی بہر حسب
 آپ مدینہ میں تشریف لائے ظہر اور عصر اور عشا میں دو دو رکعتیں بڑی لیکن مگر سفر میں وہی پہلا حکم
 رہا کہ ظہر اور عصر اور عشا کی دو دو رکعتیں یہ وہاں ہم ترمذی فرماتی ہیں کہ ہمسی فرمایا عبد بن جوہیر کی
 بیٹی کھا کہ ہمسی فرمایا سیلمان بن جواد کی بیٹی وہ شعبہ بن ابوشیر سے وہ سعید بن جوہیر کے
 بیٹی اور ذکر نہیں کیا ابن عباس کا اور شیم بن ابوشیر سے وہ سعید بن جوہیر کے بیٹی وہ ابن عباس
 سے اس آیت کی بیان **وَلَا تَجْرِبُوا بُكَاةَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ** یعنی اللہ فرماتا ہے کہ مت پکار کی بڑھ
 اپنی نماز کو اور دست چپکی پڑھ اور سکو فرمایا یہ آیت کہ میں اور تری کہ اللہ کی رسول اللہ اور پیرو
 بھی اور سلامت کہی جب نبی اذان قرآن میں بلند کرتی تھی کافر قرآن کو اور اس کی آواز نیکی
 اور اس کی لائیو لیکو بڑا کہتی تھی پھر اللہ نے آواز کہ ایسا مت پکار کی پڑھ اپنی نماز کو کہ وہ
 بڑا کہیں قرآن کو اور حسنی و سکو اور آواز اور جواد سکو لایا اور دست چپکی پڑھ لیا کہ اپنی ساتھی
 نہ سنیں ایسا پڑھ کہ وہ سنیں اور تحسہ قرآن کو سیکھیں ہمسی فرمایا احمد بن جوہیر کی بیٹی کہا کہ
 ہمسی فرمایا شیم بن کہا کہ ہمسی فرمایا ابوشیر نے وہ سعید بن جوہیر کی بیٹی وہ ابن عباس سے
 کی اس قول میں **وَلَا تَجْرِبُوا بُكَاةَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ** یعنی مت
 پکار کی پڑھ اپنی نماز کو اور دست چپکی پڑھ اور سکو اور وہ وہ اس کی سچ میں ایک اہ کھا کہ جب
 اللہ کی رسول اللہ اور پیرو درود بھیجی اور سلامت کہی کہ میں چینی ہوئی تھی جب یہ آیت اور
 اور جب آپ اپنی ساتھیوں کو نماز پڑھانی اپنی آواز قرآن میں بلند کرتی تھی پھر کافر جب
 سنتی تھی تو بڑا کہتی تھی قرآن کو اور حسنی و سکو اور آواز اور جواد سکو لایا سو اللہ تعالیٰ نے
 اپنی نبی ہی فرمایا کہ مت پکار کر پڑھ اپنی نماز کو یعنی قرآن کو کہ کافر سنیں اور قرآن کو
 بڑا کہیں اور دست چپا کر پڑھ اپنی ساتھیوں سے اور وہ وہ اس کی سچ میں ایک راہ
 اور امام بخاری نے یہی روایت یعقوب سے کی ہے جو ابراہیم کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا شیم بن

او نیز در دو پہیجی اور سلامت رکھی پھر پڑھی جسوقت سایہ تسمہ کے برابر تھا پھر پھر کو عصر کی نماز پڑھائی
 جسوقت سایہ اونکی برابر اور تسمہ کی برابر ہوا اگلی حدیث بڑی ہی اس میں یہ ہے ہی کہ پھر پھر کو
 دوسری دن پھر پڑھائی جسوقت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تھا پھر پھر کو عصر پڑھائی جسوقت سایہ
 ہر چیز کا اوسکی دوسرا برابر تھا اس حدیث ہی صاف مطلب کھل گیا کہ جب وہ پہر پہلی تسمہ
 تسمہ کی برابر تھا اور وقت اپنی پھر پڑھی پھر جب یہ ایک تسمہ اور ایک تسمہ کی برابر ہوا اور وقت
 عصر پڑھی اس سے معلوم ہوا کہ جتنا سایہ وہ پہر کی وقت ہوتا ہی ایسکو یاد رکھنا چاہی جب تک
 سوا اور ایک تسمہ کی برابر ہو جاوی تب عصر کا وقت آتا ہی پھر دوسری دن آپ فی منہر
 جب پڑھی جب پہر کی سایہ سمیت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تھا اس جگہ حضرت جابر بنی
 تسمہ کا نام نہیں لیا یہ ظہر آپ فی اخیر وقت پڑھی بحر الراقع میں ہی کہ امام محمد اوی حنفی
 اور اکثر بزرگوں فی فرمایا ہی کہ آدمی کا قند اوسکی سات قد موٹنی برابر ہوتا ہی امام بخاری
 فرماتی ہیں کہ ہسی فرمایا عبد اللہ فی جویوسف کی پہلی کہ کچھ خبر دی مالک فی انہوں نے
 صالح سی جو کسان کی بیٹی انہوں فی عروہ سی جو زبیر کی بیٹی میں انہوں فی حضرت عائشہ
 جو مان میں ایمان والوں کی انہوں فی فرمایا کہ اللہ فی جسوقت نماز فرض کی دو دو رکعت
 فرض کی گھر رہنی میں اور سفر میں پھر سفر کی نماز قرار رکھی گئی اور گھر رہنی کی نماز تین یا دو
 کر دیا گیا امام احمد فی یہ لفظ زیادہ لکھا ہی کہ مگر مغرب کہ وہ تین رکعت تھی امام بخاری
 فرماتی ہیں کہ ہسی فرمایا اب وہی کہا کہ ہسی فرمایا زید فی جو زریح کی بیٹی کہا کہ ہسی فرمایا
 وہ زہری سی وہ عروہ سی وہ حضرت عائشہ ہسی انہوں فی فرمایا کہ فرض کی گئی نماز دو رکعت
 پھر حضرت بنی نعلی اللہ علیہ وسلم فی وطن چھو پھر چار رکعت فرض کی گئی اور نماز سفر کی
 پہلی طور پر چھوڑ دی گئی اور ابن خزیمہ و ابن حبان کی روایت میں ہی کہ پھر جب آپ مدینہ
 میں آئی گھر رہنی کی نماز تین دو رکعتیں ہر آدمی گئیں اور فجر کی نماز پہلی طور پر ہی کیونکہ
 او سکین قرآن بہت پڑھا جاتا ہی اور مغرب کی نماز اس ہی پہلی طور پر ہی کہ وہ دن کی

نماز کا وتر ہی یعنی طلاق گنتی اللہ کو پسند ہی کیونکہ وہ آپ کی لایا ہی فائدہ یعنی پہلی جو نماز فرض ہوئی
 تو مغرب کی تین رکعت فرض ہوئی باقی ظہر اور عصر اور عشا اور صبح دو دو رکعت فرض ہوئی پھر جب
 آپ مدینہ میں تشریف لائے ظہر اور عصر اور عشا میں دو دو کھیتیں پڑھائی گئیں مگر سفر میں وہی پہلا حکم
 رہا کہ ظہر اور عصر اور عشا کی دو دو کھیتیں پڑھو امام ترمذی فرماتی ہیں کہ سہی فرمایا عبد بنی جو حدیث کی
 بیٹی کھیا کہ سہی فرمایا سلیمان بنی جو داد و کی بیٹی وہ شعبہ بنی ابو بشر سے وہ سعید سی جو حبیر کے
 بیٹی اور ذکر نہیں کیا ابن عباس کا اور شیم بنی ابو بشر سے وہ سعید سی جو حبیر کے بیٹی وہ ابن عباس
 سے اس آیت کی بیان ولا تجزئ بصلواتک لا تخافنہا یعنی اللہ فرماتا ہی کہ مت پکار کی پڑہ
 اپنی نماز کو اور دست چکی پڑہ اوسکو فرمایا یہ آیت کہ میں اور تری کہ میں اللہ کی رسول اللہ اور نبی و
 پہنچی اور سلامت کہی جب نبی اور قرآن میں ملے کہ تہی کا فرق قرآن کو اور اوسکی آواز تو اسکو
 اور اوسکی لائبرالیکو برا کہتی تہی پیر اللہ فی آواز کہ ایسا ست پکار کی پڑہ اپنی نماز کو کہ وہ
 برا کہیں قرآن کو اور حسنی اوسکو آواز اور حوا و سکو لایا اور دست چکی پڑہ ایسا کہ اپنی سنا لے
 نہ سین ایسا پڑہ کہ وہ سہلن اور تبے قرآن کو سیکھیں سہی فرمایا احمد بنی جو منج کی بیٹی کہا کہ
 سہی فرمایا شیم بنی کہا کہ سہی فرمایا ابو بشر بنی وہ سعید سی جو حبیر کی بیٹی وہ ابن عباس اللہ
 کی اس قول میں ولا تجزئ بصلواتک لا تخافنہا یعنی نبین ذاک سبیل یعنی ست
 پکار کی پڑہ اپنی نماز کو اور دست چکی پڑہ اوسکو اور دھونڈ اسکی بیچ میں ایک اہ کھیا کہ جب
 اللہ کی رسول اللہ اور نبی و پہنچی اور سلامت کہی کہ میں چہی ہوئی تہی جب یہ آیت اور
 اور جب آپ اپنی ساتھیوں کو نماز پڑھائی اپنی آواز قرآن میں ملے کہ تہی پیر کا فرض
 سنتی تہی تو برا کہتی تہی قرآن کو اور حسنی اوسکو آواز اور حوا و سکو لایا سوا اللہ تعالیٰ فی
 اپنی ہی فرمایا کہ ست پکار کر پڑہ اپنی نماز کو یعنی قرآن کو کہ کا فرضین اور قرآن کو
 برا کہیں اور دست چپا کر پڑہ اپنی ساتھیوں سے اور دھونڈ اسکی بیچ میں ایک راہ
 اور امام بخاری فی ہی روایت یعقوب کے ہی جو ابراہیم کی بیٹی کہا کہ سہی فرمایا شیم بنی

آئی وہی مطلب ہے در مشور میں ہی کہ ابو داؤد فی مرسل میں سعید بن مسروق نے اپنی جو چیز کے
 جی وہ ہونے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑھتی تھیں
 اور مکہ کے لوگ سید کو رحمن بولتی تھیں وہ بولی کہ محمدیہ نامہ کی تھا کہ یعنی حاکم کعبہ کی بلاتی تھیں
 کہ اللہ فی اپنی رحمت کو ادنیٰ چکی سی پڑھتی تھیں حاکم کیا بہر آپ نے اس کو پکار کر نہیں پڑھا ہے
 کہ آپ دیکھا ہو کہ فائدہ اکثر بل کی سند دینی بسم اللہ کا چکی سی پڑھنا ثابت ہی نہیں ہے شیخ کا
 کہ پڑھتی کی ہی اتنی میں شاید اپنی کہی کہی بہر ہی پکار کر پڑھا ہو گا اصحابوں نے آپ کی بعد اکثر
 فی چکی سی پڑھی اور بعضوں نے پکار کر ہی پڑھی اب یہ ذکر ہے کہ حضرت ابو بکر
 فی دین کی پہلا فی کی لٹی اپنی گہری صحن میں ایک مسجد بنائی اور وہاں
 نماز اور قرآن پڑھنا شروع کیا جب قرآن پڑھتی تھیں تو بت دیتی تھیں
 کافروں کی جو تین اور لڑکی جمع ہو جاتی تھیں کافروں نے کہا کہ اپنی کثرت
 نماز اور قرآن پڑھنا پنا دین ظاہر نکرو ایسا نہو ماری غور تین اور
 لڑکی تمہاری دین میں آجاوین حضرت ابو بکر نے کافروں کا کہنا سنا
 اور دین کی ظاہر کرنے سے موہ نہ ہو کر اللہ کی راہی رہی اور کئی
 برکت سی سبب یہاں ان کو دین کی پہلا فی کی توفیق دی آمین امام
 بخاری فرماتی ہیں کہ مجھے فرمایا عبید بن جریج کی بیٹی کہا کہ مجھے فرمایا ابوسا
 فی وہ شام سی وہ اپنی باپ سی کہا کہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی طرف نکلتی سی
 تین برس پہلی حضرت خدیجہ مرگین بہر آپ دو برس ہی یا اسکے قریب وہ حضرت عائشہ سی
 نکاح کیا اور وہ سات برس کی تھیں بہر او کی ساتھ ہی جب وہ نو برس کی تھیں امام
 بخاری فرماتی ہیں کہ مجھے فرمایا یحییٰ بن جریج کی بیٹی کہا کہ مجھے فرمایا ایست فی وہ غفیل سے
 کہ کہا ابن شہاب نے کہ بہر خبر دی عروہ فی جریج کے بیٹی کہ حضرت عائشہ جو حضرت بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں وہ ہون فی فرمایا کہ مینی اپنی مان یا کچ اپنی ہون مین

جو دیکھا تو دین ہی کی راہ پر چلی دیکھا اور کوئی دن ہم پر ہانکھڑا تھا کہ اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 درود بھیجی اور سلامت کہی من کی دو دو وقت صبح اور شام ہماری یہاں آتی ہوں پھر جیلان
 محبت میں پہلی بو بکر نکلی کہ جہنم کے ملک کے طرف چلی جاوین جب برک الغماؤ تک پہنچی ابن
 دغنه اور کو ملا اور وہ قوم قارہ کا سردار تھا وہ بولا کہ ان کا ارادہ ہے ابو بکر وہ بولی کہ میری
 قوم فی محکو نکال دیا سو میں جا بٹا ہوں کہ زمین میں سیر کروں اور اپنی رب کی بندگی کروں ابن
 بولا کہ اسی ابو بکر تم ہی لوگ نکالی نہیں جاتی تم تو انہوں فی چیز تلاش کر دیتی ہو اور رشتی کو
 جو رشتی ہو اور بوجہ اور ہما بستی ہو اور ہما کی ہما فی کرتی ہو اور حق معاملوں پر مدد کرتی ہو
 سو میں شکوہ کیا وہ بتا ہوں تم پھر چلو اور اپنی شہر میں اپنی رب کی بندگی کرو تب وہ بیٹھی اور دگر
 ساتھ ابن دغنه فی کوچ کیا پھر ابن دغنه قریش کی سردار و زمین پیر اور اوسنی کہا کہ ابو بکر ایسا
 شخص نہیں نکالا جا تا ہلا تم ایسی شخص کو نکالی دیتی ہو جو انہوں فی چیز کو تلاش کر دیتا ہی اور
 رشتی کو جو رشتا ہی اور بوجہ کو اور ہما تا ہی اور ہما کی ہما فی کرتا ہی اور حق معاملوں پر مدد کرتا
 یہ قریشیوں فی ابن دغنه کی بات کا انکار نہیں کیا اور کہا کہ ابو بکر کو حکم کر کہ اپنی گھر میں آئے
 رب کی بندگی کریں اور گھر میں نماز پڑھیں اور پرچہ چھاپیں اور سکونہ ستادین اور ابن مالک
 طاہر بن کرین کہ ہم ڈرتی ہیں کہ ہماری عورتیں اور لڑکی گمراہ ہو جاوین پھر ابن دغنه فی
 حضرت ابو بکر سی ہیہ بات کہی سو حضرت ابو بکر اس طرح چیرے کہ اپنی گھر میں اپنی رب کی
 بندگی کرتی تھی اور نماز کو طاہر نہیں کرتی تھی اور سوا اپنی گھر کے کہیں قرآن نہیں پڑھتی
 تھی پھر حضرت ابو بکر کی زمین آیا تو انہوں فی اپنی گھر کی صحن میں ایک مسجد بنائی اور
 وہ اوس میں نماز پڑھتی تھی اور قرآن پڑھتی تھی سو کافروں کی عورتوں کا اور اونکی لڑکوں کا
 اور بیچہ ہوتا تھا اور وہ اوسنی تعجب کرتی تھی اور اونکی طرف دیکھتی تھی اور حضرت ابو بکر رضی
 رونی والی مرد تھی جو وقت قرآن پڑھتی تھی اپنی انکو پیر کو اختیار نہیں ہوتا تھا تو کافر و کفر
 جو قریشیوں کی سردار تھی ہی گھر گئی سو انہوں فی ابن دغنه کو بلا بھیجا وہ اونکی پاس

آگے وہی مطلب ہے در مشور میں ہی کہ ابو داؤد نے مرہیل میں سید تک سند پہنچائی جو سیر
 بیٹی انہوں نے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر بیٹھی تھی
 اور کہہ کے لوگ سید کو رحمن بولتی تھی وہ بولی کہ محمدی عامہ کی تھا کہ یہی حاکم کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تھے اللہ نے اپنی رسول کو اس کی چکی سے بیٹھی کا حکم کیا پھر آپ نے اس کو پکار کر نہیں پڑا تھا
 کہ آپ دنیا اور دین کا فائدہ اکثر یہی کہ سند دینی بسم اللہ کا چکی سے بیٹھا تھا ہی اور بعض حدیث
 کہ بیٹھی کی ہی اتنی میں شاید اپنی کہی کہی پھر پھر پکار کر پڑا ہو گا اصحابوں نے آپ کی بعد اکثر
 فی چکی سے پڑا ہی اور بعضوں نے پکار کر ہی پڑا ہی اب یہہ ذکر ہے کہ حضرت ابو بکر
 نے دین کی پہلانی کی لٹی اپنی گہری صحن میں ایک مسجد بنائی اور وہاں
 نماز اور قرآن پڑھنا شروع کیا جب قرآن پڑھتی تھی تو بہت دقت تھی
 کافروں کی عورتیں اور لڑکی جمع ہو جاتی تھیں کافروں نے کہا کہ اپنی گہری
 نماز اور قرآن پڑھنا دین ظاہر نکرو ایسا نہو ماری غور میں اور
 لڑکی تمہاری دین میں آجاوین حضرت ابو بکر نے کافروں کا کہنا سنا
 اور دین کی ظاہر کرنے سے موہ نہ موہا اللہ نے اسے راضی ہی اور کجی
 برکت سے سب ایمان آئے لہذا دین کی پہلانی کی توفیق دے آمین امام
 بخاری فرماتی ہیں کہ مجھے فرمایا عبید اللہ جو سہیل کی بیٹی کہا کہ مجھے فرمایا اللہ
 نے وہ شام ہی وہ اپنی باپ ہی کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی طرف نکلی ہی
 تین برس پہلے حضرت خدیجہ مرگین پھر آپ دو برس ہی یا اس کے قریب اور حضرت عائشہ
 نکلی گیا اور وہ سات برس کی تھیں پھر ان کی ساتھ ہی جب وہ نو برس کی تھیں امام
 بخاری فرماتی ہیں کہ مجھے فرمایا بھی فی جو بکر کی بیٹی کہا کہ مجھے فرمایا اللہ نے وہ غنیمت
 کہ کہا ابن شہاب نے کہ پھر خبر دی عودہ فی جو بکر کے بیٹی کہ حضرت عائشہ جو حضرت نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی ماں یا کچھ اپنی بہن میں

جو دیکھا تو دین ہی کی راہ پر چلی دیکھا اور کوئی دن ہم پر ایسا گذرنا تھا کہ اللہ کی رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم اور سہیل کی آن کی دو نو وقت صبح اور شام ہماری یہاں آتی ہوں پھر سہیل نے
 مصیبت میں یہی ابو بکر بخلی کہ جس کے لاکھ طرف چلی جاوے جب برک الخاوند تک پہنچی ابن
 دغندہ اور کولہ اور وہ قوم قارہ کا سردار تھا وہ بولا کہ ان کا ارادہ ہے ابو بکر وہ بولی کہ میری
 قوم نے مجھ کو نکال دیا سو میں چاہتا ہوں کہ زمین میں سیر کروں اور اپنی رب کی بندگی کروں ابن
 بکر لاکھ ایسے ابو بکر ہم یہی لوگ نکالی نہیں جاتی تم تو انہوں نے چیرے تلاش کر دیتی ہو اور رشتی کو
 جو رشتی ہو اور جو جہاد تھا یہی ہو اور جہان کی جہاد کی کرتی ہو اور جو معاملوں پر مدد کرتی ہو
 سو میں تم کو پناہ دیتا ہوں تم پر چلو اور اپنی شہر میں اپنی رب کی بندگی کر دو تب وہ پیش اور دگر
 ساتھ ابن دغندہ کی کوچ کیا پھر ابن دغندہ قریش کی سردار دہنیں پھر اور اوسنی کہا کہ ابو بکر ایسا
 شخص نہیں نکالا جاتا بلکہ اہم ایسی شخص کو نکالی دیتی ہو جو انہوں نے چیرے تلاش کر دیتی ہو
 رشتی کو جو رشتا ہی اور جو جہاد تھا یہی اور جہان کی جہاد کی کرتا ہی و حق معاملوں پر مدد کرتا
 پھر قریشوں نے ابن دغندہ کی بات کا انکار نہیں کیا اور کہا کہ ابو بکر کو حکم کر کہ اپنی گھر میں آئے
 رب کی بندگی کریں اور گھر میں نماز پڑھیں اور پرہیز چھاپیں اور مکہ کو نہ ستادیں اور اس کا کو
 ظاہر کریں کہ ہم فرقہ میں کہ ہماری عورتیں اور لڑکی گمراہ ہو جاوےں پھر ابن دغندہ نے
 حضرت ابو بکر سے یہ بات کہی سو حضرت ابو بکر اس طرح چلے گئے کہ اپنی گھر میں اپنی رب کی
 بندگی کرتی تھی اور نماز کو ظاہر نہیں کرتی تھی اور سوا اپنی گھر کے کہیں قرآن نہیں پڑھتی
 تھی پھر حضرت ابو بکر کی ولین آیا تو انہوں نے اپنی گھر کی صحن میں ایک مسجد بنائی اور
 وہاں میں نماز پڑھتی تھی اور قرآن پڑھتی تھی سو کافروں کی عورتوں کا اور ان کی لڑکوں کا
 اور یہ حج ہوتا تھا اور وہ انہی گھر کے تھی اور ان کی طرف نہایت تھی اور حضرت ابو بکر نے
 ان کی والدی مردہ تھی جو قرآن پڑھتی تھی اپنی انکو پھر نکھڑا رہیں ہوتا تھا تو کافر و کافروں
 جو قریشوں کی سردار تھی یہی گھر گئی سو انہوں نے ابن دغندہ کو بلا بھیجا وہ ان کی پاس

کیا تب دن لوگوں کہا کہ یہی ابو بکر کو تیری پناہ سی پناہ دی تھی اس شرط پر کہ اپنی گھر
 میں اپنی رب کی بندگی کریں وہ تو اس بات سے اگلی بڑھ گئی اپنی گھر کی صحن میں ایک
 مسجد بنائی اور نماز کو اور قرآن کو اور علمیں ظاہر کیا اور ہم دینی میں کہ ہماری عورتیں اور لڑکے
 گمراہ ہوں جائیں سو تو ان کو مت کر سو اگر وہ نہیں منظور ہو کہ فقط اپنی گھر میں اپنی رب کے بندگی
 کریں تو کریں اور اگر وہ بغیر ظاہر کی غائبین تو تو اس کے کہہ کہ تیری پناہ پیہر دین کیونکہ
 ہر کوئی اگتا ہی کہ تیری قول کو توڑیں اور ابو بکر کو ہم یہ بات ظاہر کرنی نہیں دینگے حضرت
 عائشہ فرماتی ہیں کہ یہاں دغہ حضرت ابو بکر کی پاس آیا اور بولا کہ کو معلوم ہی جس بات
 می فی تمہی قرار کیا تھا سو تو تم وہی بات پر بس کہ وادیا میری پناہ پیہر دیکو نہ میں نہیں
 چاہتا ہوں کہ عجب لوگ سین کہ جس شخص سے میں قرار کیا تھا اس کو کون فی قول تو
 تب حضرت ابو بکر بولی کہ میں تیری پناہ تجھ کو پیہر ہی یا ہوں اور میں اللہ کی پناہ
 راضی ہوں اور حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم اور انہوں میں ہی سو حضرت بنی صلی اللہ علیہ
 وسلم فی مسلمانوں سی فرمایا کہ تجھ کو دیکھ لایا کہ تمہاری ہجرت کا گھر جو ہادی کی درختوں
 و اولاد تیرے میں انوں کی دریا میں سوینہ کی طرف ہجرت کی جن لوگوں کی ہجرت کی و
 جو لوگ حبشہ زمین کی طرف ہجرت کر گئی تھی او نہیں ہی بہت مدینہ کی طرف پلٹ آئی
 اور حضرت ابو بکر فی مدینہ کی طرف سامان کیا پیہر اللہ کی رسول فی اللہ پیہر درو پیہر کہ مسلمان
 رکھی انوں سی فرمایا پیہر کہ میں امید کرتا ہوں کہ مجھ کو دن دیا جاوے حضرت ابو بکر بولی
 کہ آپ پیہر امید کرتی ہیں پیہر آپ پیہر قرآن فرمایا ان سو حضرت ابو بکر فی اپنی تین اس
 روک کہ اللہ کی رسول کی سامان چلین اللہ پیہر درو پیہر اور سلامت ہی اور دو اڑھٹان
 جو لوگوں پاس تھیں ان کو جاہنمی درختوں کی پتی کھانی اب پیہر فکر ہی کہ حنا پیہر
 صلی اللہ علیہ وسلم فی کافروں کو سورہ و انجم سنانی اس سورہ کو تمام کر کے
 اپنی اللہ کو ہی کہ اس وقت کو پیہر ہی پیہر تاثیر ہی کہ مسلمان ان میں

اور جن کو سبھی ساتھ کافر اور پیون فی اور کافر جنوں فی ہی اللہ کو سجد کیا
 اور جن آیت کو سجدہ کر آپ سجدہ کرتی تھی اور کافر کسی امام بخاری فرماتی ہیں کہ
 ہرے فرمایا افسر فی جو علی کی بیٹی کہا کہ جبکہ خبری ابو احمد فی کہا ہرے فرمایا اسیر فی وہ ابو احمد
 سی ہرے فرمایا جو یہ کہ بیٹی وہ عبد اللہ سی انہوں نے فرمایا کہ اول سورہ جو اور تری جسمین میں وہ انجم
 ہی تھی سو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی سجدہ کیا اور سجدہ کیا اول لوگوں فی جو ایک
 چچی تھی مگر ایک مرد کہ مینی اس کو دیکھا کہ اسنی ایک بیٹی پر تھی لی اور سپر سجدہ کیا پر مینی اس کو سجدہ
 بعد دیکھا کہ وہ کافر مارا گیا وہ امیہ بتایا خلف کا امام مسلم فرماتی ہیں کہ ہرے فرمایا چچی جو
 کی بیٹی اور جو نے جو شہر کی بیٹی کہا اون دونوں کہ ہرے فرمایا احمد فی جو جعفر کی بیٹی کہا انہوں
 کہا شہر نے وہ ابو احمد سی کہا کہ مینی سنا اسودہ روایت کرتی ہیں عبد اللہ سی وہ جناب بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنی سورہ و انجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور سجدہ کیا اول لوگوں
 جو ایک ساتھ تھی سو اسکی کہ ایک بوڑھی فی سبھی بہر کنکیرا مٹی لی اس کو اپنی پیشانی تک
 اوٹھایا اور کہا جبکہ یہ کفایت کرتا ہی کہا عبد اللہ فی کہ مینی اس کو بعد اسکی دیکھا کہ وہ کافر
 مارا گیا امام بخاری فرماتی ہیں کہ ہرے فرمایا ابو سمر فی کہا کہ ہرے فرمایا عبد الوارث فی کہا کہ
 فرمایا ایوب فی وہ عکرمہ سی وہ ابن عباس سی انہوں فی فرمایا کہ سجدہ کیا جناب پیغمبر صلی
 علیہ وسلم فی و انجم میں اور سجدہ کیا ایک ساتھ مسلمانوں فی اور کافروں اور جنوں فی
 اور مسلمانوں فی امام مسلم فرماتی ہیں کہ ہرے فرمایا ابو بکر فی جو ابو شیبہ کی بیٹی کہا کہ ہرے
 فرمایا احمد فی جو شہر بیٹی کہا کہ ہرے فرمایا عبد اللہ فی جو عمر کے بیٹی وہ نافع سی وہ ابن عمر
 فرمایا کہ بعضی وقت پڑھا حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو سنانا کی آپ سجدہ پر گزری تو اپنی
 ہماری ساتھ سجدہ کیا یہاں تک کہ مینی ہجوم کیا اولی پاس یہاں تک کہ بعض شخص کو جگہ نہ تھی
 تھی کہ سجدہ کر ہی امام بخاری فرماتی ہیں کہ ہرے فرمایا ابو النعمان فی کہا کہ ہرے فرمایا معتمر
 وہ آپنی باب سی ہرے بکر سی وہ ابو رافع سی انہوں فی کہا کہ مینی حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ

عشا کی نماز پڑھی اور انہوں نے اذان اور اقامت پڑھی اور سجدہ کیا یعنی اوسنی کہا تو اوہوں نے انی
فرمایا کہ مینی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھی سجدہ کیا ہی سو میں ہمیشہ اس سورہ میں سجدہ
کرتا رہا ہوں گاہیکہ تک کہ آپسی ملوں کا امام ترمذی فرماتی ہیں کہ مہسی فرمایا تفسیر جو سجدہ کی ہے
کہا کہ ہرے فرمایا سفیان نے جو عید کے ہیں وہ ایوب کے جو موسیٰ کی بیٹی وہ عطاسی جو مکار
بیٹی وہ ابوہریرہ کے اور انہوں نے فرمایا کہ مہنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سجدہ کیا اقرار
باسم ربک میں اور اذان اور اقامت میں امام ترمذی فرماتی ہیں کہ ہرے فرمایا ابن ابی عمر نے کہ ہرے
فرمایا سفیان نے وہ ایوب کے وہ عمرہ سی وہ ابن عباس کے اور انہوں نے کہا کہ مینی جناب پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کو سورہ ص میں سجدہ کرتے دیکھا ابن عباس نے کہا کہ یہ سجدہ تاکیدی سجدہ ہے
سے نہیں ہی امام تسائی نے ابن عباس تک سند پہنچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ داود نے یہ سجدہ توبہ کی لئی کیا اور ہم یہ سجدہ شکر کی لئی کرتے ہیں فائدہ
حضرت داود علیہ السلام سے ایک ذرا سا قصہ ہو گیا تھا جب وہ سپر خبردار ہوئے اللہ کی لگی
توبہ کر چکے سجدہ میں گری جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ آیت سورہ ص کی پڑھ کر
سجدہ کیا تو شکر کی نیت سے کیا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اوسنی حضرت داود کی توبہ قبول
کی امام ابو داؤد فرماتی ہیں کہ ہرے فرمایا محمد نے جو عبد الرحیم کے بیٹی وہ بقی کی بیٹی کہ
ہرے فرمایا ابن ابی مریم نے کہ ہرے خبر دی نافع نے جو زید کے بیٹی وہ حارث سی جو سجدہ
ہی حقیقی وہ عبد اللہ سی جو بنین کی بیٹی جو عبد کلال کی لاد میں ہی وہ عمر سی جو عاصم
بیٹی ہی کہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکو قرآن میں پندرہ سجدہ فرمائی اور ان کے
تین متصل ہیں ہیں یعنی سورہ قاف سی آخر تک کی سورہ توہین ہیں اور سورہ حج میں دو سجدہ
ہیں یعنی فرمایا احمد نے جو عمر کی بیٹی وہ عمر کی بیٹی کہ ہرے خبر دی ابن ابی ہرے نے کہ شریعہ
جو اعمان کی بیٹی مصعب کے باپ ہیں اور انہوں نے اوسنی بیان فرمایا کہ عقبہ جو عامر کی بیٹی
ہیں اور انہوں نے اوسنی بیان فرمایا کہ مہنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ سورہ حج میں

دو سجدہ میں فرمایا ہاں اور جو شخص وہ دونوں سجدہ نکرے تو اون دودن کو نہ پڑے یہی فرمایا احمد
 جو حضرات کی بیٹی مسعود کی بابت یہی کہی جاتی ہے کہ یہی فرمایا عبدالرزاق فی کہ بخیر خبر
 عبداللہ فی جو بیٹی عمر کے وہ نافع سی وہ حضرت عمر کے بیٹی سی اونہوں فی فرمایا کہ جناب
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سامنی قرآن پڑھتی تھی تو جب سجدہ پر گزرتی تھی اللہ اکبر
 کہتی تھی اور سجدہ کرتے تھی اور ہم ہی سجدہ کرتی تھی عبدالرزاق فی کہا کہ ثوری کو حدیث
 پسندانی تھی ابو داؤد کہتی ہیں اس لڑکی پسنداتی تھی کہ آپ فی اللہ اکبر کہا یعنی اس حدیث
 یہ معلوم ہو گیا کہ آپ اللہ اکبر کہہ کی سجدہ کرتے تھے یہی فرمایا محمد فی جو عثمان کی بیٹی
 دمشق کی بیٹی والی کہ یہی فرمایا عبدالعزیز نے یعنی وہ جو محمد کے بیٹی وہ مصلوب جو تاتار
 بیٹی وہ عبداللہ کے بیٹی وہ زبیر کے بیٹی وہ نافع سی وہ حضرت عمر کے بیٹی سے کہ جناب پیغمبر صلی
 علیہ وسلم فتح کے سال میں ایک سجدہ کی آیت پڑھی تو سب لوگوں فی سجدہ کیا
 کوئی اور نہیں سارے ہا کوئی زمین میں سجدہ کر نہیو لا تھا یہاں تک کہ کوئی سوا اپنی ماتہ پر سجدہ
 کرتا تھا ابن ابی شیبہ بیہ صفت من فرماتی ہیں کہ یہی فرمایا شیم فی کہا کہ بخیر خبر سی خالد فی
 وہ روایت کرتی ہیں ابن عربان مجاشعی سی وہ ابن عباس کہ اس وقت انکی سجدوں کا کوئی
 نے ذکر کیا ابن عباس فی فرمایا کہ اعراف اور حداد و غل و غنہی اسرائیل اور مریم اور حجیز
 وہ ایک سجدہ اور غل اور فرقان اور الم تنزیل اور حم تنزیل اور ص ابن عباس کہ کہا کہ
 مفصل میں سجدہ نہیں ہی فائدہ ابن عباس کو سورہ حج کا دوسرا سجدہ اور سورہ نجم اور
 انساہا انشقت کا اور سورہ اقرام سجدہ معلوم نہ تھا ان لوگوں ان سجدوں کی گواہی
 دی سی ادنیٰ گواہی ماننا ضروری ابن ابی شیبہ فرماتی ہیں کہ یہی فرمایا عفان نے
 کہا کہ یہی فرمایا حماد فی جو سلمہ کی بیٹی وہ علی سی جو زید کے بیٹی وہ یوسف سی جو مہران
 کے بیٹی وہ ابن عباس کہ وہ حضرت علی سی اونہوں فی فرمایا کہ تاکیدی سجدہ قرآن کی
 یہ بین الم تنزیل کا سجدہ اور حم تنزیل کا سجدہ اور و نجم اور اقرام ربک الذی علی

فائدہ دیکھو یہاں ابن عباس ہی حضرت علی کی زبانی دلچسپ اور اقرار کی سجدہ کا اقرار کرتی
 ہیں شاید پہلی پہل اور کو معلوم ہوگا کہ یہ حسب حضرت علی کی سائب معلوم ہوا ابن ابی شیبہ فرماتی
 ہیں کہ مجھے فرمایا شیم نی وہ مغیرہ سی وہ ابراہیم سی وہ حضرت عبداللہ جو سو دہی کی کہ
 وہ سجدہ کرتے تھے سورہ اعراف میں اور سورہ بنی اسرائیل میں اور انجیل میں اور اقرار ابراہیم کہ اللہ
 خلق میں اور ذوالہما الشفقت میں مولانا ابراہیم کہ وہی حضرت اللہ علیہ جویدہ شریف کی رائے
 والی ہیں مسالک البرہین مولانا جلال الدین سیوطی کی نقطہ المرجان سے نقل کرتی
 ہیں وہ لکھتی ہیں کہ طبرانی نے فرمایا کہ اسی فرمایا عثمان بن جو صلیح کی بیٹی کہ جسے فرمایا
 عمر و بن ابی کہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ آپ فی سورہ دلچسپ ہے
 پھر آپ فی سجدہ کیا اور آپ کی ساتھ بیٹی ہی سجدہ کیا ابن عدی کامل میں فرماتی ہیں کہ
 مجھے فرمایا عثمان بن جو صلیح کی بیٹی کہ میں عمر و بن کو دیکھا جو طلق کی بیٹی ہیں سوینی
 اونی کہا کہ تھی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی وہ بولی ہاں اور میں نے
 بیعت کی اور میں مسلمان ہوا اور میں آپ کی پیچھی صبح کی نماز پر ہی آپ فی سورہ چ پڑھی
 اور اوس میں دو سجدہ کی حافظ ابن حجر صابہ میں فرماتی ہیں کہ عثمان جو صلیح کی بیٹی ہیں
 سن دو سو اور میں میں مری ہیں اب یہ ذکر ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کا فرود کو سمجھا رہی تھی اوس وقت ایک مسلمان ماٹھی فی ایت
 قرآن تھی ایسی یوچھی ایک کس ناخوش ہوئی کہ اوس وقت کیون
 یوچھا ہی اللہ تعالیٰ فی ایت سورہ عبس تو لی اوتاری اور ایسی
 اس بات کا گام کیا کہ اوس اندھی کی طرف سے کیون منہ موڑ
 لیا اسکی بعد آپ اوس اندھی بڑی خاطر کرتی رہی اور پھر آپ
 کسی محتاج سے منہ نہ موڑا اب اللہ اوس رسول مہربان پرانی بیچ
 درود میں اور رحمتیں نازل کر امین امام ترمذی فرماتی ہیں کہ یہی فرمایا

سید نے جو بھیجی کے بیٹی وہ سعید کے بیٹی کہا کہ مجھے فرمایا میرے باپ نے کہا یہ ہے
جو دکھایا ہے مجھے مٹام کو جو عودہ کے بیٹی وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے
وہ حضرت عائشہؓ سے ادھون نے فرمایا کہ اوسری عبس تولی ابن ام مکتوم اندھو
کے مقدمین کہ وہ اللہ کے رسولؐ پاس آیا اللہ اور نیرود و پیچی اور سلامت کے پہرہ
کئے لگا اسے پیغام پہنچانے والی اللہ کے حکم راہ بتائی اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس کافروں کی سردار دین کا ایک در تھا آپ اوس اندھے کی طرف منہ پیرنے
لگے اور دوسرے کی طرف منہ کرنے لگے اور فرماتے تھے بھلا تو دیکھتا ہے میری باتیں
کچھ برائی دہکتا تھا نہیں سو اسی مقدمین یہاں اور فائدہ بیٹھ اللہ نے شکایت کی
کہ اندھے کی طرف کیوں پھیرا اور مشورین ... ابن منذر اور ابن مردویہ لکھا ہے کہ اوس
مجلس میں کافروں کی سردار تھے اور دین تھا ابو جہل اور عتبہ بن ابی ریحہ کا آپ اوس فرما
تے کیا بہتر نہیں ہے اگر میں ایسا لاؤں اور دوسرے روایت میں لکھا ہے کہ آپ
آئی سے باتیں کر رہے تھے جو خلف کا بیٹا تھا اور ابن مردویہ درابن جریر سے لکھا ہے
کہ آپ عتبہ اور عباس اور ابو جہل سے باتیں کر رہے تھے اور آپ اونکی طرف بہت
توجہ ہوئی تھے کہ ایمان لا دین عبد اللہ جو ام مکتوم کے بیٹی تھے وہ آئے اور ایک
ایک آیت قرآن کی آپ سے پوچھنے لگے آپ نے منہ پیر لیا اور تیوری چڑھائی
اور اونکی بولنے سے ناخوش ہوئے اور اودن لوگوں کی طرف توجہ ہوئے جب آپ
باتیں کر چکے اور کھر کی طرف چلنی لگے اللہ نے آپ کے نگاہ کو کچھ روک لیا اپنے
سر جھکا لیا پھر انا اللہ نے عبس تولی ان جاہدہ الاعمی بیٹے تیوری چڑھائی اور منہ
سورسہ کر آیا اوسکی پاس اندھا پیر جب یہاں اور تو اپنے اونکی عزت کی اور انہی
باتیں کہیں اوسنے فرماتے تھے تیری کیا حاجت ہے تو کچھ چاہتا ہے دوسری
روایت میں یوں ہے کہ بعد اسکے آپ اونکی عزت کیا کرتے تھے ابن ابی حاتم

نے حکم سے نقل کی کہ اس آیت کی اور تریکے بعد آپ کو کسی نے نہیں دیکھا کہ کسی محتاج
 سے منہ موڑا ہوا بن سعد اور ابن منذر سے لکھا ہے کہ جب یہ آیت اور تری آیت بن ام
 مویلا یا اور اونکی بڑی خاطر کی اور دین پر دو بار اونکو مار کیا اور حاکم نے روایت کی
 اور سند کو صحیح کہا اور ابن مردود نے اور پہنچی نے شعب الایمان میں مسرق تک سند صحیح
 کہا میں داخل ہوا حضرت عائشہ کے پاس اور اونکی پاس ایک مرد تھا اندادہ اونکی
 لئے ترجیح کا شئی تہین اور شہد کے ساتھ اوسکو کہلاتی تہین یہی کہا یہ کون ہے اسی
 ان ایمان والوں کی کہا یہ ابن ام مکتوم ہے جسکے لئے اللہ نے اپنی نبی پر
 غصہ کیا تھا اب یہہ ذکر ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی سہ
 یا آیت اور تری تھی آپ لوگوں کو سنا دیتی تھی امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہر کسی فرمایا
 عمر بنی جو حفص کی بیٹی کہا کہ ہر فرمایا میری باپ کی کہا کہ ہر فرمایا عمن بنی کہا جی فرمایا
 ابراہیم بنی وہ اسکو وہ عبداللہ سی فرمایا کہ اس بیچ میں کہ ہم ساتھ تھی حضرت بنی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی ایک عار میں ایک ایک آپ پر والمرسلات اور تری سو آپ اوسکو پڑھ رہی تھی
 اور میں اوسکو ایک منہ سی لی رہا تھا اور آپ کا منہ اوسکی ساتھ ترو تازہ تھا ایک ایک ایک
 سانپ ہماری اوپر کو دپڑا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اوسکو مار ڈالو ہم جلدی چسپ
 وہ چلا گیا آپ فرمایا وہ تمہاری شری بچا گیا جسطرح تم اوسکی شری بچا لی تھی جو حفص
 کی بیٹی میں اونہوں نے کہا کہ مجھ کو اپنی باپ کی زبانی یہ لفظ یاد ہیں کہ ایک عار میں جی
 امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ہر فرمایا لکھائی جو موسیٰ کی بیٹی اور عبد بنی جو حمید کی بیٹی اور ہور
 اور بہت لوگوں نے کہا کہ ہر فرمایا عبدالرزاق بنی وہ یونس سی جو سلیم کی بیٹی وہ زہری سی وہ
 عروہ سی جو زبیر کی بیٹی وہ عبدالرحمن جو عبد کی بیٹی تو م قارہ میں کی اونہوں نے کہا کہ میں
 سنا حضرت عمر سی وہ فرماتی تھی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جب اللہ کا پیغام اور تر
 ایک چہرہ کی پاس شہد کی لکھوں کی سی اور سنا دیتی تھی سو آپ کی اور ایریکدن اللہ کا

پیغام اوتارا گیا سو ہم تہوڑی دیر بٹھیری رہی پھر آپ سوشیا سہوی اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور
 دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللہ جکوڑا اور جکوڑ مت کٹا اور جکوڑ مت ڈی اور جکوڑ لیل مت
 اور جکوڑی اور جکوڑ حرم مت رکھو اور جکوڑ غلبہ دی اور ہمیر اور جکوڑ غلبہ مت دی اور جکوڑ مٹی
 رکھو اور تو مٹی راہی رہ پھر فرمایا کہ میری اور پوس آئین اوتاری گئیں جو کوئی اوکو
 قائم کرے گا جنت میں داخل ہوگا پھر آپ نے پڑا قلعہ اونوں یہاں تک کہ دس آئین ختم
 کیں امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی بیٹی انہوں نے فرمایا کہ
 اللہ نے اوتارا سچ اللہ مانی اسموت مانی الارض و العزیز الحکیم یا ایہا الذین آمنوا اتقوا
 ما لاتفعلون پھر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوکو ہماری سامنی پڑھ دیا اور امام ترمذی
 نے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا کہ ہم جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
 پاس جھوٹ سوراہہ جمعہ اوتاری سو آپ نے اوکو پڑا امام ترمذی نے حضرت زید تک سند
 پہنچائی جو ارقم کی بیٹی کہ عبد اللہ جو ابی کا بیٹا تھا ظاہر واری مسلمانوں کا سردار تھا
 اوسنی کہا کہ کنوار جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی جلی جاوین او سوقت کہانا
 لا حضرت زید نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپنی عبد اللہ سی پوچھا اوسنی
 قسم کہا ئی اوکو کیا پھر جب صبح ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ منافقون
 پڑھی اور دوسری روایت میں ہی کہ زید کہتی ہیں اللہ نے سورہ منافقون اوتاری
 جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جکوڑا پہنچا اور اوکو پڑا پھر فرمایا کہ اللہ نے جکوڑا پہنچا
 صحیح بخاری میں ہی کہ جب جدہ بقرہ کی ایکس سود کی مقدسین باورین جناب پیغمبر صلی
 علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائے اور وہ آئین لوگوں کی سامنی پڑھیں امام مسلم نے
 اس تک سند پہنچائی انہوں نے فرمایا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہماری
 دریا میں پہنچے ایک کچھ سو گئی پھر مسکراتی ہوئی سر اٹھایا ہنسی کہا آپ کو کس چیز نے
 ہنسایا رسول اللہ آپ نے فرمایا میری اور پڑا ہی ایک سورہ اوتاری گئی پھر آپ نے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَنَا اعْطِیْنَاكَ الْکَوْثَرَ فَفَضْلُ لِرَبِّکَ وَانْخَرَانِ شَانِکَ بِسْمِ اللّٰهِ
 یعنی مہنی دیا تجھ کو کوشاب نماز پڑھ اپنی رب کے لئے اور قربانی کر بیشک دشمن تیرا وہی ہی
 پہچاںگا پہر آپ فی فرمایا تم جانتی ہو کوشر کیا چیز ہے مہنی کہا اللہ اور اسکا رسول خوب
 جانتی والا ہی آپ فی فرمایا وہ ایک نہری کہ سیری رب مجھنی اور اسکا وعدہ کیا ہے اور
 اوپر بہت خوبی ہی اور وہ ایک حوض ہے کہ سیری است و سپرادی کی قیامت کی
 دن اور اسکی برتن تاؤنکی گنتی کی برابرین پیر کوئی بندہ اور مہن شاد دیا جاوے گا مین کھو
 ای رب یہ تو سیری است مین ہی وہ فرماوے گا تو نہیں جانتا کہ اونسی تیری بعد کیا
 نئی راہ نکالی اب یہ ذکر ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بدو عا
 کافرون پر برمی طرح کا کال پڑا آپنی عاجزی کر فی لگی کہ اللہ سی
 مینہ یا نگلی آپنی اللہ سی مینہ نگا جنہ برس اور کال وقع ہوا ہر لون
 کافرون فی شرارت شروع کی اس مقدمہ مین اللہ فی آپ پر
 سورہ و خان او تارمی کافرون کو عذاب ڈرایا پیر کی لرائی کا
 او پیر عذاب کیا امام بخاری فرماتی مین کہ مہی فرمایا بھی کہا کہ مہنی فرمایا ابو سوحید وہ عیش
 وہ مسلم سی وہ سرفق کہ کہا عبد اللہ کہ جب یشون حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا گنا
 آپنی او گوند و عادی کہ او نیر لسی کال کی برس اوین جیسی کال کی برس حضرت یوسف کی
 وقت مین آئی تھی پیر او نیر کال اور مصیبت پڑی یہاں تک کہ اونہون کے بیڈیان کہا مین
 سو جو مرد اسکا مکی طرف دیکھتا ہوتا وہ اپنی بیچ مین اور اسکی بیچ مین او سکود ہون کی سی
 صورت دکھائی دیتی تھی مصیبت کے سبب پیر اللہ تعالیٰ فی یہ آیت او تارمی ناقص
 یوم تاتی السما و بدخان مبین غشی اناس فل عذاب الیم یعنی راہ دیکھو اس مکی کہ لاؤ
 آسمان دھواں ظاہر کہ ڈانک دیکھا لوگوں کو یہ عذاب دیکھ دینی والا ہر ایک شخص جناب
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور عرض کیا ای پیغام پہنچائی والی اللہ کی قوم مصر

دانستنی است سی منہنگی کہ وہ ہلاک ہو گئی آپ بولی کہ مضر کی سی تھو تو جرات والا ہی ہر
 اپنی منہنگی نگاہ اور کو منہنگی دیا گیا پھر اور تری اکر کم عائدون یعنی تم تو ہر وہی کام کر چکے ہو
 ہر جہاں اون کو آرام ملا اور کوا وہی حال ہو گیا جب اون کو آرام ملا تب اللہ تعالیٰ نے اون کو
 یوم بطنش بطن الکبریٰ انما شقیون یعنی جسد ہم نگرین کی پکڑ تری ہشک ہم بد لائینی
 والی ہین یعنی بد کردون بخاری کی دوسری روایت میں کہ پھر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم نے دعا کی اور کو منہنگی دیا گیا اور سات دن تک برتار ملا اور لوگوں نے منہنگی کی کثر تری
 شکایت کی آپنی فرمایا اللہ اس پاس ہماری تہ ہمارا اوپر پیردلی آپکی سر پر گھٹ گئی اور
 اونکی اس پاس لوگوں کو منہنگی دیا گیا انام بخاری فرماتی ہین کہ تہی فرمایا سلیمان نے جوڑی
 حرب کہہا کہ ہسی فرمایا جریر جوڑی حارم وہ آتش سی وہ ابوجہ سے وہ مسروق کہہا کہ میں داخل ہوا
 عبد اللہ کی پاس و ہون فرمایا کہ اللہ رسول فی اللہ اور پیر درویش اور سلامت کہے جب بٹو نکو
 سلام کی طرف بلایا و ہون آپکو چٹلایا اور کہنا مانا آپ کو ای اللہ میری مدد کر انکی اوپر
 سات برس جیسی سات برس یوسف پیردن لوگوں پر ایسا کال پڑا کہ ہر چیز کو تباہ کر دیا گیا
 کہ وہ لوگ مرفار کہاتی تہی اور اونہیں کوئی کھرا بڑتا ہتا تو اپنی بیچ میں اور آسمان کی بیچ میں
 رہو نیکی سی شکل دیکھتا ہتا نصیب سے اور بھوک سی اب یہ فخر تری کہ کافرون نے
 آزمائی کی لمی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی اگلی زمانہ کی دو قصے
 پوچھی اللہ نے آپ پر تھوڑی دلوٹکی بعد سورہ کہف اور تباری اور
 وہ دو قصے صاف صاف سنائی اور صاف فرما دیا کہ جبریل بن حکم
 اللہ کی ہین اور تری کہ جب حکم ہوتا ہی جب وتر تری ہین ابن اسحاق اور
 ابن جریر اور ابن المنذر نے اور ابو نعیم اور تری دو نوئی دلائل میں ابن عباس سے روایت کی
 اور ہون فرمایا کہ قریشی لوگوں نے یہودی عائدون پاس مدینہ میں پہچاننے کو جو حارث کا بیٹا
 اور عقبہ کہ جو ابیہ کا بیٹا اور اوسسی کہہا کہ اوس مجھ کا حال پوچھو اور دیکھی تہی اون

بیان کرو اور انکی باتوں کی اور انکو خبر دو کیونکہ وہ پہلی کتاب الیٰہین اور انکی پاسبانوں کا علم
 جو ہماری پاسبانیں پہرہ دہنوں کی یہاں تک کہ مدینہ میں آئی اور یہودی ملاوٹ خاتون
 صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا اور انکو اچکا حال بیان کیا اور آپکی بعض باتیں بیان کیں اور
 کہاتم لوگ توراۃ والی ہو اور ہم تمہاری پاسبانیں آئی ہیں کہ تم ہمکو ہماری اس بات کی حال
 کی خبر دو کہ جو اوس کے تین باتیں پوچھو پراگر وہ انکو ان باتوں کی خبر دین تو وہ بنی ہنچا ہو
 اور اگر نہ بتاویں تو انہوں نے ایک بات بنائی ہے تم انکی دلی جو تمہاری عقل میں آدمی کو
 اونی اون جوانوں کا حال پوچھو جو اگلی زمانہ میں کسے زمین میں چلے گئی ہیں کہ انکا
 احوال کیا ہوا کیونکہ انکا ایک عجیب غریب قصہ ہے اور انسی اوس شخص کا حال پوچھو جو حرکت
 کرنا لاہتا جو زمین کے پورے درپچم تلک پہنچا ہے اور اسکا احوال کیا اور انسی پوچھو کہ روح
 کیا چیز ہے پراگر وہ ان باتوں کی خبر دین تو وہ بیشک بنی ہنچا ہو تم انکی تابعداری کرو
 اور اگر نہ بتاویں تو وہ بات بنائی والی ہنچا ہو پرنظر اور عقبہ دونو قریشیوں پاسبان آئی
 اور انکی قریشی لوگوں میں فیصلہ کر لائی تمہاری چچ میں اور محمد کی چچ میں ہجو ہودی
 ملاوٹ حکم کیا ہے کہ ہم انسی کئی باتیں پوچھیں انہوں نے اون باتوں کی اور انکو خبر دی وہ
 لوگ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاسبان کی اور بولی اسی محمد ہجو خبر دو پراور انہوں نے آپ
 وہ باتیں پوچھیں جنکا انہوں نے انکو حکم کیا تھا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
 تمکو کل خبر دوں گا اوسکی جو تہنی پوچھا اور آپ نے یہی لفظ لکھا کہ اگر اندھا ہے وہ لوگ کئی
 پاسبان چلی گئی اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اکتہ پندرہ دن تلک اس مقدمہ میں
 کچھ پیغام نہ پہنچا اور جبریل آپکی پاسبان ہنچا آئی یہاں تک کہ مکہ والوں نے خبر اورادی اور
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس غم ہوا کہ اللہ کی پیغام میں دیر لگی اور آپ کو اون
 باتوں کا بچ ہوا جو مکہ والی کہتی تھی پراور جبریل اللہ کی طرف سے عار والوں کی سورۃ لائی اور
 اللہ آپ پر غصہ کیا کہ آپ کو اون لوگوں پر غم ہوا اور جو باتیں انہوں نے پوچھیں تہنیں وہ

اللہ تعالیٰ بتائیں احوال اولن بھانوں کا اور دوسرے مرد کا جو کشت کرتا ہوتا تھا اور اللہ تعالیٰ
 فرمایا کہ تجھی پوچھتی ہیں روح کا حال تو کہہ روح میری رب کی حکم سے ہے اور تمکو نہیں دیا
 علم مگر تھوڑا سا اتفاقاً کہ تیرے شیخ سے کہہ لو ابن عباس تک سند پہنچائی کہ قریشیوں
 نے یہودیوں سے کہا کہ تم کوئی چیز نہ کہو تا کہ ہم اس مرد کو چھین لو نہوں کہا کہ ایسی کوئی
 کا حال پوچھو اور نہوں پوچھا تب اللہ تعالیٰ اوتار دیا صلوات علیہ عن الروح اور پوچھتی ہیں
 تجکو روح اور صحیح بخاری میں کہ ابن مسعود نے فرمایا کہ میں حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ مدینہ میں چلا جاتا تھا اور آپ ایک چھتری پر ٹیک لگا ہوئی تھی آپ کا گدڑ کچھ
 یہودیوں پر ہوا بعضوں نے کہا تم اون کچھ پوچھتی وہ لوگ بولی آپ ہمیں روح کا حال
 بیان فرمائی آپ ایک ساعت کھڑی رہی اور اپنا سر ہٹایا میں نے پہچانا کہ آپ پر پیغام آ رہا
 یہاں تک کہ پیغام چڑھ گیا یہاں تک کہ حالت آپ پر سی اوٹھ گئی پھر فرمایا الروح من امر
 ربی و اوتیم من العلم الاقلید ابن کثیر نے کہا ہی کہ یہ کثرت و دہریتہ اوتری یعنی ایک بار
 میں دوسری بار مدینہ میں امام شافعی فرماتی ہیں کہ ہمیں فرمایا جب جو حید کی بیٹی کہا کہ ہمیں
 فرمایا انیل نے جو حید کی بیٹی کہا کہ ہمیں فرمایا عمر نے جو ذر کی بیٹی وہ اپنی باپ سے وہ سعید سے
 جو حید کی بیٹی وہ ابن عباس سے اور نہوں کہا کہ اللہ کی رسول نے اللہ اور نبی اور رسالت کے
 جبریل سے فرمایا کہ تمکو کون چیز اس بات رکھتی ہے کہ ہماری ملاقات اس سے زیادہ کیا کرو
 جتنی ملاقات کرتی ہو تب آیت اوتری و ما تنزل الا بالمریک لہ ما بین ایدینا و ما خلفنا و ما بین
 ذلک یعنی اللہ تعالیٰ نے جبریل کو ہوا کہ یوں کہہ کہ ہم نہیں اوترتی ہیں مگر تیری رب کی
 حکم سے اوسی کا ہی جو کچھ ہماری الکی ہے اور جو کچھ ہماری پیچھی اس حدیث کی سند اچھی
 اور یہی حدیث امام بخاری نے فرمائی کہ روایت کی جو حید کی بیٹی کہا کہ ہمیں فرمایا عمر نے
 جو ذر کی بیٹی الکی وہی مطلب ہے فتح الباری میں کہ روایت کیا عبد بن حمید کہ ابن
 ابی حاتم نے عکرمہ تک سند پہنچائی اور نہوں کہا کہ جبریل اوترنے میں چالیس دن

دیرلی پر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا اسی جبریل تم نہ اور تری یہاں تک
 کہ میں بہت مشتاق ہوا فرمایا کہ میں اس کے زیادہ آپ کا مشتاق تھا مگر میں حکم کا تابع ہوں
 تب اللہ فی جبریل کو پیغام پہنچا کہ اوسنی کہو وہاں تنزل الایمان رکب یعنی ہم نہیں
 اور ترقی مگر تیری رب کی حکم سی اور این سختی کی پاس دوسری سند ابن عباس تک
 پہنچی کہ قریشیوں فی جب غار الوون کا قصد پوچھا تو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر
 پندرہ راتوں تک اس مقدمہ میں کچھ پیغام نہ آیا پھر جب جبریل اور تری آپ کو
 تمنی دیر کی اگلی وہی ذکر ہی امام احمد اسی سند میں فرماتی ہیں کہ اسی فرمایا اوالایمان
 کہا کہ اسی فرمایا اسمعیل فی جو عیاش کی بیٹی وہ تعلقہ سی جو مسلم کی بیٹی وہ ابی سی جو کعب
 کی بیٹی اور غلام ابن عباس کے وہ ابن عباس کے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا گیا
 اسی پیغام پہنچا فی والی اللہ کی جبریل فی آپ پاس فی میں دیر کی آپ فی فرمایا کہ اگر
 وہ سیر پاس آئی میں دیر نکریں اور تم سیری اس پاس ہو نہ سوگ کرتی ہو نہ ناخن
 کرتی ہو نہ موچیں کترتی ہو اپنی پوری صاف کرتی ہو سیطرہ کلی روایت در مشورین
 کہ ابن ابی شیبہ فی اپنی سند میں اور طبری اور ابن مردودیکے حصص کے مان تک سند پہنچائی وہ
 اپنی مان روایت کرتی ہیں کہ وہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں اور منون فرمایا
 کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر میں ایک گئی کا پلا چلا آیا اور چارپائی کی نیچی لگس
 اور گایا تو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر چار دن تک اللہ کا پیغام نہ اور ترا اپنی فرمایا
 اسی خولہ کے رسول کی گھر میں کیا نہی بات ہوئی کہ جبریل سیری پاس نہیں آتی مینی
 کہا اسی نبی اللہ کی ہماری اوپر تو آجکی دن بہتر کوئی دن نہیں گذرے آپ چلے در اور وہ کر
 چلی گئی مینی اپنی جی میں کہا کہ میں کہہ کو سنواروں اور چارہ دوں سو میں چارہ لیکر
 چارپائی کی نیچی جھکی ایک ایک بہاری خیر معلوم ہوئی میں وہاں کہ نہیں سر کی بہا
 کہ مرا سچا پلا چکو دکھائی دیا مینی اوسکو اپنی ہاتھ میں لیا اور کہہ کر کی سچی بہنک دیا تب حضرت

نبی علیہ السلام کا پیشی موی تشریف لائی اور آپ پر جب اللہ کا پیغام اور ترانہ
 تو آپ کا پیشی لگتی تھی آپنی فرمایا ای خولہ جکو اور مادی پیرا لکد آپ پر ترانہ اور بعضی دلیل
 اور اسکی یہاں تک کہ فترضی القانین ہی طبرانی اور ابن ابی شیبہ فی حصص یکسہ پیشی
 جو پیشی کی تھی وہ اپنی مان اور وہ اپنی مان الکی وہی مطلب ہی اب یہ ذکر ہی کہ
 اللہ فی اپنی رسول پر قرآن کی آئین اور سورین اسٹہ اسٹہ اپنی
 حکمت سی اور تارین جو سورین مکہ میں آپ پر اللہ فی اور تارین
 اور سور تو نمین اکل وقت کی پیغمبر و نکاح و مال بہت سنا تا کہ
 ویکو حسن جن لوگوں فی پیغمبر و نکاح و مال بہت سنا تا کہ
 سوئی اور اور سور تو نمین قیامت کی دن قبر و نسی سبکی
 اور اپنی کا حال اور باغ بہشت اور دوزخ کی آگ کا حال سنایا
 اپنی اسند و نکو بہت پرستی اور شرک سی فرمایا اور اپنا اکیلا سونا
 شوب اور نکو سمجھا یا جب اصل بیان کو خوب دشمن کرویات
 آپکو مدینہ میں پہنچا اور جو سورین مدینہ میں آپ پر اور تارین
 اور نمین فرشتے اور واجب اور حلال اور حرام اور شریعت
 کی حکم سلامتی امام بخاری فرماتی ہیں کہ مہی فرمایا ایراچم جو موسیٰ بیٹی کہا کہ بکو
 خبر دی سنم فی جو یوسف بیٹی کہ ابن جرجہ اور نکو خبر دی کہا اور خبر دی مجکو یوسف
 جو ماہک کی بیٹی کہا کہ میں پاس تھا حضرت عائشہ کی جو مان میں ایمان والوں کی
 ایک ایک اونکی پاس ایک شخص عراق کا رہنی والا آیا اور ادنی کہا کون کفن بہتر
 وہ بولیں افسوس تہمیر اور تیرا کیا نقصان کہا ای مان ایمان والوں کی مجکو ایسا قرآن
 دکھلائی وہ بولیں کس لئی کہا شاید میں جمع کروں قرآن کو ادنی سوائق کیلئے وہ پڑھا جاتھی
 کہ جمع کیا ہر انہیں گودہ بولیں تیرا کیا نقصان کہ جو تو پہلی پیری اولیٰ اور عیسیٰ اور ترانہ

ایک سورۃ اذتری مفصل میں سی اوسمیں ذکر تھا بہشت کا اور دوزخ کا یہاں تک کہ جب لوگوں نے رجوع کی سلام کی طرف پھر اذترا حلال اور حرام اور اگر اول ہی اذتری کہ شراب مست میو تو وہ لوگ کہتی ہم شراب کو کبھی پھوڑیں گے اور اگر اذترا کہ زمانہ است کرد تو وہ کہتی ہم زمانہ کو کبھی پھوڑیں گے جن دونوں میں لڑکی ہتی کہیلتی پھر ہتی اذنوین کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اذترا بل الساعۃ موعدهم والساۃ اذہی دامن یعنی بلکہ قیامت وعدہ کی جگہ ہی اونکی اور قیامت بڑی آفت ہی اور بہت کڑی ہی اور سورہ بقرہ اور ساجد اذتری جب میں آپ کی پاس ہتی پھر حضرت عائشہ فی قرآن نکالا اور سورتوں کی کچھ آیتیں اوسکو لکھا وین فائدہ حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ جس کو چاہو پہلی پڑھو جسکو چاہو پچھی پڑھو اس میں کچھ حرج نہیں پھر اسکی دلیل بتلائی کہ اللہ تعالیٰ فی اور ترکیب ہی اوتارا ہی اور اب اور ترکیب لکھا گیا ہی پہلی پہل ایک سورۃ اذتری مفصل میں مفصل کی معنی جدا جدا کی ہونیں سورتیں سورۃ ق ہی آخر ملک کی سورتیں مفصل کہلاتی ہیں کیونکہ یہ سورتیں اور سورتوں سے چھوڑتے ایک سورۃ ہی اور سورۃ کا جدا ہونا ان میں بہت سو حضرت عائشہ فی یہ حکمت بتلائی کہ اللہ تعالیٰ اس حکمت ہی قرآن اوتارا کہ پہلی ایک سورۃ اوتاری جس میں ذکر تھا بہشت کا اور دوزخ کا اور حلال اور حرام کی حکم پہلی نہ اوتاری پہلی دوزخ سی ڈرایا اور بہشت کی امید لگا کہ ایمان لاؤ اللہ اور رسول کا کہنا مانو جو کہ ایمان لائی تب بہت آہستہ بڑی کاموں کو منع کیا سب حکم اکہی نہیں پہچی کہ لوگوں پر ایک ایک وجہ نہ پڑی بڑی عادتیں آہستہ آہستہ چھڑائیں سورۃ قمر کی یہ آیت بل الساعۃ موعدهم مکہ میں اذتری حضرت عائشہ کا مطلب یہ کہ یہ سورتیں جو آخر میں لکھی ہوئی ہیں یہ پہلی پہلی مکہ میں اذترین تھیں اور سورہ بقرہ اور ساجد اول میں لکھی ہوئی ہیں یہ جب اذتری ہیں جب میں آپ کی پاس ہتی یعنی مدینہ میں اذتری ہیں کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ

نکاح مکہ میں کیا تھا جب وہ چہر برس کی تھیں جب آپ مدینہ میں تشریف لائے
 اور وہ نو برس کے ہوئیں جب آپ کی پانچ سو ساتویں ہجرت میں کہ سورہ بقرہ اور سائرہ مدینہ میں
 اوتری ہیں اتفاق میں کہ طبرانی نے ابن مسعود روایت کی ہے اور انہوں نے فرمایا کہ مفصل
 یعنی یہ سب جو آخرین جدا جدا سورتیں ہیں سورہ ق سی آخر تک یہ مکہ میں اوتری ہیں ہم
 کسی برس تک انکو پڑھتی رہی اسکی سوا کچھ نہیں اوترتا امام بیہقی نے دلائل میں یوش
 مت سند پچائی جو بکیر کی بیٹی اور انہوں نے شام سی جو عروہ کے بیٹے وہ اپنی باپ اور انہوں نے
 فرمایا کہ قرآن میں جو چیز ایسی اوتری کہ اس میں ذکر ہے امتوں کا اور اکلے قرون کا یعنی
 زمانوں کا سو کہ میں اوترا ہی اور حسین فکری اولن چیز دیکھا جو چیزیں ضرور ادر فرض کی
 گئی ہیں اور سنتیں جو حسین ایمان کی ہیں وہ مدینہ میں اوتری ہیں فائدہ یہ دو واقعات
 اکثری میں یعنی اکثرہ سورتیں جن میں ذکر ہے اکلے پیغمبر کی امتوں کا کہ پیغمبر نے اللہ
 پیغام پچائی کا فردن ناما اونپر عذاب آئی کہیں طوفان آیا کہیں زمین اولٹ گئی اور
 طرحی عذاب متوسل آئیہ احوال اکلے وقتوں کی جن سورتوں میں ہیں وہ اکثری میں اوتری
 ہیں جیسی سورہ اعراف اور سورہ شعرا اور سورہ طہ اور سورہ قصص اور بہت سورتیں
 اسی طرح کی ہیں اور انکی کی سورتوں میں حکم احکام ہی ہیں مگر کم کہ میں فقط نماز فرض کی
 مدینہ میں زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور جہاد فرض ہوا جو سورتیں مدینہ میں اوتری ہیں انکو
 اکثر بیان شریعت کی حکموں کا ہی جیسی سورہ بقرہ اور سورہ نسا اور سورہ آل عمران اور
 سورہ مائدہ اور اکثر مدینہ کی سورتوں میں ذکر جہاد کی قاعدوں کا اور منافقوں کی ہجو
 اور حلال اور حرام کا بیان بہت کہیں کہیں اکلے وقتوں کا ذکر ہے تھوڑا تھوڑا آیتوں
 اللہ تعالیٰ اس میں بڑی حکمت کہی کہ لوگ اللہ کی صفاتوں کی اور پیغمبر کی اور
 سی اور بہت اور دوزخ سی اور قیامت واقع ہوتی کہ میں سورتیں اور تارین اور میں
 صاف صاف دیکھوں کہ یہ بیان فرمایا کہ میں اکیلا ہوں سب میری بندی بنائی ہوئی

کوئی میرا نہیں کوئی بی بی نہیں پیغمبر کا احوال بیان فرمایا کہ یہ بات جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائی ہیں یہ بات نہیں ہے سب پیغمبر ہی بتاتی آئی اگر تم کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنی سی یقین نہیں آتا تو دیکھو یوں آواز دے کہ اگلی وقت تم کا احوال اگلی کتاب پر مبنی دالوں گا کہ اگر وہ علم والی لوگ گواہی دیں کہ یہ احوال سب ٹھیک ہی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا جانو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہاں اللہ کے برسکی تم تلک نہیں ان پر یوحنا کے کہی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہی کچھ لکھا نہیں ان پر یہی شی سی کلام سنو اور اللہ کو اکیلا جانو پیغمبروں پہی بتایا جن لوگوں نے پیغمبروں کا کہا تھا ادنیٰ پر بھی عذاب پہی اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد کوئی پیغمبر نہیں اب قیامت آئے سب کو زندہ کرے گا اگلی پہلی جہنمی ہر گز نہیں سکو ایک میں ہیں اور ہمارا کری گا سب حساب دوزخ اور بہشت کا سامنا ہوگا ان باتوں کا ذکر کر کے میں بہت افسوس میں ہوں میں حکم بتلائی یہ طریقہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دکھلا دیا کہ ہم پہی جسکو سکھلا دیں یوں ہی سکھلا دیں پہلی ایمان کی باتیں بتلا دیں جب شخص اللہ کو پہچانی کہ اللہ سب کا بانی والا اکیلا ہی اور سکا دوسرا کوئی نہیں اور حضرت محمد اور سبکی سندی اور اسکی پیچا پہنچا نیوا ہیں نماز روزہ اور سب حکم اللہ کے اور کئی پاس آئی ہیں اور انہوں نے اللہ کے حکم سب پہنچا ہیں جو شخص اس پر یقین لائے اور زبانی اقرار کری اور سکو نماز روزہ اور سب ایمان لے جائے سکھلا دیں کہ اللہ کی فرشتوں پر اور اللہ کی سب کتابوں پیغمبروں پر ایمان لادیں اور قیامت اور بہشت اور دوزخ پر اور تقدیر پر ایمان لادے اس آخری وقت میں یہ بلا آئی ہے کہ بہت لوگ اصل باتیں ایمان کی نہیں بتلائی قرآن پڑھتی ہیں اور اتنا ہی نہیں بتلائی کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تراویح جابل سی پوچھو کہ قرآن کس دوزخ لکھا کہ پر یہی لکھو پر اور دوزخ پر اور تراویح ہی میں بلا اس سبب آئی کہ پڑھنے لوگوں نے اس بات کا چرچا بہت کم کر دیا مولود شیر لے میں اور دھڑلے میں ہی اس وقت میں خوب دیکھا کہ حاجت نہیں

صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کی اور تریکا ذکر بہت کم ہوتا ہی بڑی معیت بہت کم پڑھی
 لوگوں کو اگر کہو کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اور تریکا حال بیان کرو تو کہتی ہیں
 اس بانی کی کچھ ضرورت نہیں اس کو سب مسلمان جابہین یا اللہ زدہ غفلت کے اوٹھادی
 آئیں اس زمانہ میں قرآن کا پڑنا بہت کم ہو گیا اور پڑھتی ہیں تو معنی سمیت نہیں پڑھتی
 میں اسی مسلمانوں کو بشار ہو جاؤ قرآن معنی سمیت آجے لڑکوں کو لکھا اور لڑکیوں کو پڑھاؤ اور ہم کلمہ
 جو ساری قرآن کا خلاصہ ہی ہو سکھلاؤ آمنت باللہ ملاک مکتہ و مکتہ درسلہ الیوم الآخرہ
 خیرہ و شہرہ من اللہ تعالیٰ میں ایمان لایا اللہ پراور اللہ کے فرشتوں پر اور اللہ کے کتابوں پر اور اللہ کے
 پیغمبروں پر جو کتابیں اللہ نے پیغمبر پر اوٹاریں تو راہ حضرت موسیٰ پر اوٹاریں تو زبور حضرت
 داؤد کو دی انجیل حضرت عیسیٰ کو دی قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ان سب
 کتابوں پر میں ایمان لایا اور اللہ کے سب پیغمبر پر میں ایمان لایا اور پچھلی دن پر قیامت کے دن
 میں ایمان لایا جہنم اللہ سب دیون اور جنوں کو زندہ کر کے اوٹھا کر اگر کجا اور سب
 حساب لگا جو لوگ اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کے کتابوں کو اور اس کے پیغمبروں کو اور حق
 جانتی ہیں اور ملکوت بہشت میں ہمیشہ رہیں گے اور جو ان باتوں میں سے ایک بات ہی منکر ہی اور سکو ہمیشہ
 کی آگ میں رکھیں گے اور قہر پر میں ایمان لایا کہ ان کی اور بدی کی شہرانی ہو ہی نہیں تو ان کا قہر میں
 بہت کثرت سی بیان جو سو تین مکہ میں اور تری میں اور میں اکثر انہیں باتوں کا ذکر ہی
 ہی باتیں ایمانی جڑ ہیں اور انہیں باتوں کو اس زمانہ میں بہت لوگ نہیں جانتی ہیں
 اور خود جانتی ہیں تو اپنی ساتھ والوں کو نہیں سکھاتی ہیں اور بہت لوگ ان باتوں کی
 منکر ہو گئی ہیں کوئی فرشتوں کا منکر ہی کسی اللہ کی کتابوں اور پیغمبروں کے سیر بانڈا ہی
 الہی دین محمدی کو پر بند میں پھیلاؤ آئیں امام بخاری فرماتی ہیں کہ ہمیں فرمایا آدم
 کہ اے ہسی فرمایا شعبہ بنی وہ ابوہریرہ سی اور ہون فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن حوزیمہ کی
 بیٹی کہا کہ میں نے سنا ہے کہ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف اور سورہ مریم اور سورہ قلم

اور سورہ انبیاء کی ذکر میں وہ فرماتی تھی کہ یہ سورتیں اول اول کی بڑی عمدہ
سورتوں میں سے ہیں اور وہ میری یاد کی ہوی سورتوں میں سے ہیں امام بخاری فرماتی ہیں
محیی فرمایا مگر فی جوفصل کی بیٹی کہا کہ ہسی کہا رُوح فی کہا کہ ہسی فرمایا ہشام نے کہا
ہی فرمایا عکرمہ نے وہ ابن عباسؓ کہا سچی گئی اللہ کی رسول اللہؐ اور پیر و درویشی
اور سلامت رکھی چالیس برس کی عمر میں پہر تیرہ برس کہ میں نے کہ اللہ کا پیغام اولی
طرف آتا رہا اور نکو سحر کا حکم ہوا پھر ہجرت کر کے دس برس رہا اور آپ جب تیسرے
برس کی تھی دنیا سی اوٹھ گئی مولانا جلال الدین سیوطی اتقان ہیں کہ تھی ہیں کہ
کہا ابو جعفرؓ اس نے نسخ اور نسخ کی کتابیں کہ محبی فرمایا سچی جو مزع کی بیٹی کہا کہ
سکو خیر دی حاتم کی باپ پہل جو محمد کی بیٹی بختان کہنی اولی کہا کہ سکو خیر دی
ابو عبدہؓ معمر نے جو بیٹی کی بیٹی کہا کہ ہسی کہا یونس نے جو جبیکے بیٹی کہا کہ مینی سنا ابو جعفرؓ
جو عکلا کی بیٹی وہ فرماتی تھی کہ مینی پوچھا مجاہد خلاصہ قرآن کی آیتوں کا جو مدینہ میں اور تری
اور مکہ میں اور تری وہ کہو کہ مینی یہ بات ابن عباسؓ پوچھی تھی اور انہوں نے فرمایا کہ سورہ القام
اور تری ہی مکہ میں کہی ایک تیرہ سوہ مکہ والی ہی مگر تین آیتیں اور سکی کہ وہ مدینہ میں اور تری
ہیں قل تعالوا اتل تین آیتوں کی تمامی تلک اور جو سورتیں اس کے پہلی میں وہ مدینہ
میں اور تری ہیں اور مکہ میں اور تری سورہ اعراف اور یونس اور ہود اور یوسف اور
زکریا اور ابراہیم اور حجر اور فصل سواتین آیتوں کے جو اسکی آخرین میں ہیں کہ وہ مکہ اور مدینہ
کی چھ میں اور تری میں جب آپؐ اسکی لڑائی سے پہلے ہیں اور سورہ بنی اسرائیل اور
کہف اور حکیم اور طہ اور انبیاء اور حج سواتین آیتوں کی مزان خصمان تین آیتوں کی تمامی
تلک کہ وہ مدینہ میں اور تری ہیں اور سورہ مومنین اور فرقان اور سورہ شعرا سوا بیس
آیتوں کی جو اسکی آخرین میں کہ وہ مدینہ میں اور تری ہیں الشعرا تیسہم الغادون
آخر سورہ تلک در سورہ نمل اور قصص اور طہ اور زمر اور لقمان سواتین آیتوں کی

کہ وہ مدینہ میں اوتری ہیں ولوان مانی الارض من شجرة اقلام قین آیتوں کی تمام تک
 اور سورہ سجدہ سواتین آیتوں کی انھیں بیان مومنانین آیتوں کی تمام تک اور سورہ سبا
 اور فاطر اور یسین اور صافات اور ص اور زمر سواتین آیتوں کی کہ مدینہ میں اوتری ہیں
 وحشی کی جتنی حضرت حمزہ کو شہید کیا قتل یا عبادی الذین اسرفوتین آیتوں کی تمام
 تک اور ساتون حایمین اور ق اور ذاریات اور طور اور نجم اور قمر اور الرحمن اور
 واقعہ اور صفت اور تغابن مگر کچھ آیتیں اسکی آخر کی کہ مدینہ میں اوتری ہیں اور ملک اور
 اور حاقہ اور رسال اور سورہ نوح اور جن اور مزمل مگر دو آیتیں ان ربک یعلم انک تقوم
 اونی اور مدثر آخر قرآن تک مگر اذالہ اور اذاجا انصر لہ اور قل ہوا لہ احد اور
 قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہ یہ مدینہ میں اوتری ہیں اور مدینہ میں
 اوتری ہیں سورہ انفال اور برآۃ اور نور اور احزاب اور سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اور فتح اور حجرات اور حدید اور اسکی بعد کی سورتیں تخیم ملک مولانا لکھتی ہیں
 سند اسکی مضبوطی اسکی مرد و شب ہیں عربی کی قاعدوں کی جانشی والی جو شہو ہیں
 اولام بہقی فی دلائل النبوة میں فرمایا کہ ہکو خبر دی ابو عبد اللہ حافظ فی کہا کہ ہکو
 خبر دی ابو محمد عدل فی جو زیاد کی بیٹی کہا کہ ہسی فرمایا محمد فی جو سحاق کی بیٹی کہا
 کہ ہکو خبر دی یعقوب دررقی فی جو ابراہیم کی بیٹی کہا کہ ہسی فرمایا احمد فی جو نصر کی بیٹی
 وہ مالک کی بیٹی خراہ کی قوم کی کہا کہ ہسی فرمایا علی فی جو حسین کی بیٹی وہ واقعہ کی
 بیٹی وہ انبی بپ سی کہا کہ ہسی فرمایا یزید نخومی فی وہ عکرمہ سی اور جن سی جو ابو جسر
 کی بیٹی یعنی امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں میں فرمایا کہ اول جو اللہ فی تا
 تراخین سی مکہ میں وہ پہلے اقرب اسم ربک اور ن اور مزمل اور مدثر اور تبت یا الہی
 اور اذائش کورت اور سبح اسم ربک لا علی اور الدلیل یا ذیغشی اور الفجر اور الفجر
 الم شرح اور العصور اور العادیات اور کوشد اور الہاکم اور اریات اور قل یا ایہا الکافرون

کہ اول جو اوتارا اللہ فی اپنی بنی پر قرآن میں گودہ پہنسی اقرار باسم ربک پہر ذکر کیا
 مطلب ایسی حدیث کا اور اون سورہ نوکلوز ذکر کیا جو روایت سے چھوٹ گئیں اون سورہ نوکلوز
 ذکر میں جو کہ میں اوترین کہا اور اس حدیث کا ایک دگر گواہ ہی مقاتل وغیرہ کی تفسیر میں
 ساتھ اس صحیح روایت کی حسین صحابی کا نام چھوٹ کیا جو اوپر سوچ لی اور کہا ابرا
 خیر میں فی فضائل قرآن میں کہ ہسی فرمایا محمد بن جویری زہنی الی میں عبد اللہ کی بیٹی وہ جو
 کے بیٹی کہا کہ مکہ خیر دی عمر فی جو مارون کی بیٹی کہا کہ ہسی فرمایا عثمان جو خراسانی
 والی بن عطا کی بیٹی وہ اپنی باپ سی وہ ابن عباس سے اونہوں فرمایا کہ جب کسی سورہ کا شروع
 کر میں اوترتا تھا کہ میں لکھا جاتا تھا پہر زیادہ کر دیتا تھا اللہ اس میں جو چاہتا تھا اور اول جو
 اوترتا تھا قرآن میں سو ہیہ اقرار باسم ربک پہر پہر یا ایہا الفل پہر یا ایہا المدثر پہر تبت
 الی لب پہر اذ آتش کورت پہر سچ اسم ربک لا علی پہر واللیل اذ انشی پہر والفرج پہر
 پہر لم تشرح پہر والعصر پہر والعدایات پہر انا اعطیناک لکوشر پہر الہاکم الکاشر پہر اریت الذی
 یکذب پہر قل یا ایہا الکافرون پہر لم ترکیف فعل ربک پہر قل اعوذ برب لعلی پہر قل اعوذ
 برب الناس پہر قل ہو اللہ احد پہر والجم پہر عیس پہر انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پہر والفرج
 پہر والسموات البروج پہر والین پہر لایات قریش پہر الفارصہ پہر لا اقسم بیوم القیمہ پہر قل
 ہنقرہ پہر والمرسلات پہر قل پہر لا اقسم بهذا البلد پہر والسماء والطارق پہر اقبحث لسانہ
 پہر اعرف پہر قل ادھیٰ پہر یس پہر فرقان پہر ملک پہر کعبہ پہر طہ پہر واقعہ پہر طہ
 شہر پہر طہ پہر قصص پہر بنی اسرائیل پہر یونس پہر سو پہر یوسف پہر حجر پہر النعام پہر
 پہر لقمان پہر سبا پہر زمر پہر حم سوسن پہر حم سجدہ پہر حم عسق پہر حم زخرف پہر دخان پہر
 جاثیہ پہر احقاف پہر ذاریات پہر جاثیہ پہر کعبہ پہر عل پہر انا ارسلنا نوحا پہر سورہ
 ابراہیم پہر سورہ انبیاء پہر یونس پہر تنزیل سجدہ پہر طہ پہر تبارک ملک پہر احقاف پہر
 سال پہر حم مینا مارون پہر والذات پہر اذ السماء انقضت پہر اذ السماء انشقت پہر

پہر عنکبوت پہر ویل للطفین جو یہی ہوا تو انا اللہ فی مکہ میں پہر تو انا مدینہ میں سورہ
 بقرہ افعال پہر آل عمران پہر احزاب پہر متحہ پہر نسا پہر اذ زلزلت پہر حدید پہر قال پہر
 پہر الرحمن پہر الانسان پہر طلاق پہر لم یکن پہر شمس پہر اذ جاء نصر اللہ پہر نور پہر حج پہر منافقہ
 پہر مجادلہ پہر حجاب پہر تحریم پہر جمعہ پہر تغابن پہر صف پہر فتح پہر مائدہ پہر براۃ اور کہا
 ابو عبد اللہ فضائل قرآن میں کہ سہی فرمایا عبد اللہ جو صالح کی بیٹی وہ روایت کرتی میں سورہ
 جو صالح کی بیٹی وہ علی سی جو ابو طلحہ کی بیٹی اوہ ہونے فرمایا کہ اوسری مدینہ میں سورہ بقرہ اور
 آل عمران اور نسا اور مائدہ اور افعال اور توبہ اور حج اور توبہ اور احزاب اور الذین کفرو اور
 فتح اور حدید اور مجادلہ اور شمس اور متحہ اور حواریں ہی سطلپ سورہ صف کو اور تغابن
 اور اہل ایہا النبی اذ اطلقتم اور اہل ایہا النبی لم تحرم اور الفجر اور اللیل اور انا انزلناہ فی سلیۃ
 البقرہ اور لم یکن اور اذ زلزلت اور اذ جاء نصر اللہ اور باقی جو یہی وہ مکہ میں اوسرا
 اور کہا ابو بکر بن ابی ہریرہ نے کہ سہی فرمایا اسمعیل قاضی جو حیا کی بیٹی کہا کہ مکہ خبری
 حجاج جو مہناں کی بیٹی کہا کہ مکہ خبری ہمام نے وہ قادیان سے اوہ ہونے فرمایا کہ اوسرا مدینہ
 میں قرآن میں بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ اور براۃ اور حد اور بخل اور حج
 اور توبہ اور احزاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فتح اور حجرات اور حدید اور الرحمن اور مجادلہ
 اور شمس اور متحہ اور صف اور جمعہ اور نسا فقون اور تغابن اور طلاق اور اہل ایہا النبی
 لم تحرم دس آیتوں کی سری تک اور اذ زلزلت اور اذ جاء نصر اللہ اور باقی قرآن میں
 میں اوسرا فائدہ ان روایتوں میں بہت سورتیں ایسی ہیں کہ سورت فرمایا کہ مکہ میں اوسرا
 اور بعضی ایسی ہیں کہ سورت فرمایا کہ مدینہ میں اوسرین اور بعضی سورتیں ایسی ہیں کہ کسی نے
 کہا کہ میں اوسرین اور کسی نے کہا کہ مدینہ میں اوسرین سب روایتوں کا بیان تیب سہی لکھا جاتا
 سولانا جلال الدین سیوطی یون کہتی ہیں کہ سورہ فاستخیر اللہ ان یریک ما یریک کہ وہ مکہ میں
 اوسری ہی روایت کیا ہی وا حدیثی اور غلبی حکایت سند پہنچا کر جو سید کے بیٹی

وہ فضل سی جو شہر کی بیٹی وہ حضرت علی سی جو ابوطالب کی بیٹی اوہون نی فرمایا کہ
 اوتری فاتحہ الکتاب یعنی وہ سورۃ جو شروع میں کتاب کی یعنی سورہ اسجد مکہ میں ایک
 خزانہ سی جو عرش کی نیچی ہی اور مجاہد کا یہ قول مشہور سی کہ وہ فرماتی تھی کہ وہ مدینہ
 میں اوتری ہی یہ روایت کی سی فرمائی فی اپنی تفسیر میں اور ابو عبیدہ فضائل میں
 صحیح سند سی مجاہد تلک کہا حسیز جو فضل کی بیٹی ہیں یہ غلطی ہی مجاہد کی کیونکہ علما
 اوکی قول کی برخلاف کہتی ہیں اور ابن عطیہ نی ہی قول نقل کیا ہی زہری اور
 عطاء اور سوادہ جو زیاد کی بیٹی اور عبداللہ جو عبید کی بیٹی وہ عمر کی بیٹی کہ یہ لوگ
 اسی کی قائل تھی اور ابو ہریرہ سی روایت آئی سی مضبوط سند سی کہا طبرانی فی اوسط
 میں کہ ہسی فرمایا عبیدہ جو غام کی بیٹی کہا کہ ملو خبر دی ابو بکر نی جوانی بشیہ کے بیٹی
 کہا کہ ملو خبر دی ابو احوص وہ منصور وہ مجاہد وہ ابو ہریرہ اوہون فرمایا کہ ہیر
 چینی لگا جو قوت سورہ فاتحہ اوتری اوہ مدینہ اوتری یہاں یہ ہی گمان کہ یہ قول
 مجاہد کا ہو کہ وہ مدینہ میں اوتری اور بعضوں یون سمجھا ہی کہ یہ سورہ دوبار اوتری
 ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں اب سنو کہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اور سورہ
 نسا اور سورہ مائدہ سب کے نزدیک مدینہ میں اوتری ہیں اور سورہ آلعام اور سورہ احزاب
 سبکی نزدیک مکہ میں اوتری ہیں اور سورہ الفال اور سورہ توبہ سب کے نزدیک مدینہ میں
 اوتری ہیں سولانا لکھتی ہیں کہ سورہ یونس مشہور یونس کہ وہ مکہ میں اوتری ہی
 اور ابن عباس کے دو روایتیں ہیں اوپر کی روایتوں میں اوکی زبان ہو چکا کہ وہ مکہ میں
 اوتری ہی اور ابن مردویہ حونی تاک سند پہنچائی وہ ابن عباس سے اور ابن جریج تاک
 سند پہنچائی وہ عطاء وہ ابن عباس سے کہ اوہون نی فرمایا کہ وہ مکہ میں اوتری ہی او
 ابن مردویہ عثمان تاک سند پہنچائی ابو عطا کی بیٹی وہ اپنی باپ سے وہ ابن عباس سے
 کہ اوہون فرمایا کہ وہ مدینہ میں اوتری اور مشہورات جو وہاں روایت کی ہوئی ہی

کہ ابن ابی حاتم نے ضحاک تک سند پہنچائی وہ ابن عباسؓ کے ادھنون میں فرمایا کہ جیب
اللہ فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیغام پہنچانے کی لہی پہنچا جو کہ لوگ اس بات کے
سکر ہوئے یا جو لوگ ادھنون میں اس بات کی منکر ہوئے اور بولی کہ اللہ کی شان بہت
بڑی ہے اس کے آدمی کی ہاتھ پیغام پہنچانے میں اللہ نے اوتارا اکل الناس عجبا
پوری آیت تک یعنی کیا لوگوں کو تعجب ہے اس سے کہ ہم نے پیغام پہنچا اور ہمیں ایک مرد کی
طرف کہ ڈرنا لوگوں کو اس کی بعد سورہ ہود اور سورہ یوسف سب کی نزدیک کہ میں اوتاری
ہیں سورہ رحہ کو مولانا لکھتی ہیں کہ اوپر جو چکا مجاہد کی سند وہ ابن عباسؓ اور علیؓ سے
جو ابو طلحہ کی بیٹی کہ وہ کہ میں اوتاری ہی اور باقی روایتوں میں یہ کہ وہ مدینہ میں اوتاری
ہے اور ابن مردودہ نے حنفی تک سند پہنچائی وہ ابن عباسؓ اور ابن جریر تک سند
پہنچائی وہ عثمانؓ سے جو بیٹی عطا کی وہ عطاسی وہ ابن عباسؓ کہ وہ مدینہ میں اوتاری
اور ابو شیبہؓ نے قتادہؓ سے نقل کیا ہے کہ مدینہ میں اوتاری اور سعیدؓ جو جگر بیٹی میں یہ نقل کیا
کہ وہ کہ میں اوتاری اور یہ قول کہ وہ مدینہ میں اوتاری یہ قول چکا ہوتا ہے اس روایت کے
جو طبرانی وغیرہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول اللہ عظیم محل
کلی انشی ہو شدید الحال تک اوترا ہی ارفد بن قیس احمد عامر بن طفیل کی قصی میں جب
وہ دونوں نہیں آئی جانب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ قول یون
موافق ہر جاتی ہیں کہ یہ سورہ کہ میں اوتاری ہی مگر کچھ آئین اور اس کی مدینہ میں اوتاری
ہیں سورہ ابراہیمؓ سے سورہ انبیاء تک سب رتین ملی میں اوتاری میں سب کے نزدیک
سورہ حج کو مولانا لکھتی ہیں کہ اوپر جو چکا مجاہد کی سند وہ ابن عباسؓ کہ وہ کہ
میں اوتاری مگر کچھ آئین اور باقی روایتوں میں یون کہ وہ مدینہ میں اوتاری اور ابن
مردودہ نے حنفی تک سند پہنچائی وہ ابن عباسؓ اور ابن جریر اور عثمانؓ تک سند
پہنچائی وہ عطاسی وہ ابن عباسؓ کہ وہ مدینہ میں اوتاری اور ابن فرس نے احکام القرآن

میں لکھا ہی کہ بعضوں نے کہا کہ وہ مکہ میں اوتری مگر مذہب ان خصمان اور بعضوں نے
 کہا مگر دس آیتیں اور بعضوں نے کہا کہ مدینہ میں اوتری مگر چار آیتیں و ما رسلنا من قبلک
 من رسول عظیم ملک یہ بات کہی ہی قاتودہ وغیرہ نے اور بعضوں نے کہا کہ وہ سب مدینہ
 میں اوتری یہ بات کہی ہی صحاک وغیرہ نے اور بعضوں نے کہا کہ او سمن بعضی آیتیں مدینہ
 میں اوتری ہیں اور بعضی مکہ میں اور یہی قول ہی اکثروں کا اور یہ قول پکا ہوتا ہی اس بات
 کہ اس سورۃ کی بہت سی آیتوں کی حق میں یہ روایت آئی ہی کہ مدینہ میں اوتری جیسا کہ
 پہلی اسکایان کیا ہی اسباب التزلزل میں سورۃ مونسین کے قول میں کی میں اوتری
 سورۃ نور کے قول میں مدینہ میں اوتری سورۃ فرقان کو سولانا لکھتی ہیں کہ کہا ابن
 فرس نے کہ اکثروں کا قول یہ ہی کہ وہ مکہ میں اوتری اور صحاک نے کہا کہ مدینہ اوتری
 سورۃ شعرا ہی الم سجدہ تک سورتین مکہ میں اوتری ہیں سب کے قول میں سورۃ احزاب
 مدینہ میں اوتری سب کی قول میں سورۃ سبا سورۃ احقاف تک سورتین کی میں
 اوتری ہیں سب کے قول میں سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سورۃ انا فتحنا اور سورۃ
 حجرات مدینہ میں اوتری ہیں سب کے قول میں سورۃ ق سی سورۃ قمر تک سب سورتین
 کی میں اوتری ہیں سب کے نزدیک سورۃ رحمن کو سولانا لکھتی ہیں کہ اکثروں کا قول
 یہ ہی کہ وہ مکہ میں اوتری ہی اور یہی بات ہی اصلی دلیل یہ ہی کہ ترمذی اور حاکم
 نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایت کی اور انہوں نے فرمایا کہ جب پڑھا جاب پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم ان اپنی رفیقوں کی سامنی سورۃ رحمن کو یہاں تک کہ اپنی فراغت کی فرمایا
 باعث ہی کہ میں تم کو چپ پکھتا ہوں البتہ جنوں کے متسی اچھا جواب دیا تھا ہر بار جب مٹی
 اونکی سامنی پڑھا وہی الا ربکما مکذبان یعنی پہر کیا کیا نعمتیں اپنی رب کی جتلاو گی
 وہ ہی اتنی دلائی من نکمہ بنا مکذب فلک محمد یعنی ہم تیری نعمتوں میں ہی رب ہمارے
 کسی جویر کو نہیں جہلائی میں اور قصہ جنوں کا مکہ میں گزرا ہی اور اس بڑے کر صاف

دلیل یہ ہے کہ امام احمد بن ابی حنیفہ نے اپنی مسند میں مضبوط سند سے اس بات کو پہنچایا جو حضرت
 ابو بکر کی بیٹی تھیں اور ان کی کہنا کہ اللہ کے رسول اللہ اور پھر دو بیچ اور سلام
 کے ساتھ سیاہ پتھر کی طرف نماز پڑھ رہی تھی پہلے اس پہلی کا ذکر ہی کہ آپ اور ان باتوں کا
 شیشہ پورین جن کا انکو حکم ہوا اور وقت میں اس آپ پڑھ رہی تھی فیما بین اللہ اور کیا تھی
 اور کا فر میں ہی تھی فالکدہ یعنی پہلی پہل جو آپ چلی چلی لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچا
 تھی ابھی یہ آیت نہیں اور تری تھی کہ قاصد جہاں تو میری شیشہ پور دی جن بات کا حکم حکم
 ہوا اس حکم کی اور تری ہی پہلی آپ کے پاس سیاہ پتھر کی طرف نماز میں سورہ الرحمن پڑھ رہی
 سورہ واقفہ کے نزدیک مکہ میں اور تری سورہ حدید کو مولانا لکھتی ہیں کہ کہا میں فرس کے
 اکثر دن کہا کہ وہ مدینہ میں اور تری کا اور کچھ لوگوں نے کہا کہ وہ مکہ میں اور تری کا اور اس میں
 شک نہیں کہ اوکھین کچھ آستین ہیں کہ مدینہ میں اور تری ہیں لیکن اس کا سلسلہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ میں
 اور تری میں کہتا ہوں کہ جیسا ابن الفرس کہا دیا ہی ہے کیونکہ مسند بزار وغیرہ میں حضرت
 عمر سی روایت ہے کہ وہ ایمان لانی سی پہلی اپنی بہن کی یا اس کے اور انکی پاس ایک کتاب تھی
 کہ اوکھین سورہ حدید کا اول تھا انہوں نے اسکو پڑھا ہی اور انکی ایمان لانی کا باعث ہوا اور
 حاکم وغیرہ فی ابن مسعود روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں کی ایمان لانی
 اور اس آیت کی اور تری میں فقط چار برس چچ میں تھی کہ اللہ کے اور پھر غصہ فرمایا دلا کیونہ
 کا لہزین اور ثواب کتاب میں قبل فطال علیہم اللہ اور نہ وہ جادین اور ان لوگوں کی غلطی
 دی گئی کتاب پہلی پہر یعنی ہو گئی اور پھر مدت پہر سخت ہو گئی اور انکی دل سورہ مجادلہ اور سورہ
 حشر اور سورہ ممتحنہ مدینی میں اور تری میں سب کے نزدیک سورہ صافات کو مولانا لکھتی ہیں
 کہ پسند کیا گیا ہی قول ہے کہ وہ مدینہ میں اور تری ہی ابن فرس کے کہا کہ یہی قول ہی اکثر
 کا اور اسکی دلیل یہ ہے کہ حاکم وغیرہ فی عبد اللہ بن سلام روایت کی ہے کہ ہم کئی آدمی
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابوں میں سے بیٹھے تھے کہ کیا ہم نے کہا اگر ہم جانتے

کہ کوئی کام اللہ کو بہت پیار ہی تو سمجھو وہ کام کرتی تبت لہذا فی اوتار اسج لہذا فی
 اسوات مافی الارض سوا غیر از حکیم یا ایہ الذین آمنوا لم یقولوا لا تفعلون یہاں تک
 اوسکو ختم کیا پھر اللہ کی رسول فی اللہ اور پیر درویشی اور سلامت کوئی اوسکو سہار می سنا
 بڑا بہاں تک کہ اوسکو ختم کیا قاعدہ الہامس سورۃ میں فرمادیا کہ اللہ اور لوگوں کی محبت
 رکھتا ہی جو اوسکی راہ میں مقررانہ کر لڑتی ہیں اس سورۃ میں ذکر جہاد کا اور جہاد کا حکم
 مدینہ میں اتر آئے اور عبد اللہ بن سلام ہی مدینہ میں ایمان لائے اس کے ثبوت ہوا کہ یہ
 سورۃ مدینہ میں اترتی سورہ جمعہ مولانا لکھتی ہیں کہ صحیح یون کہ یہ ہی مدینہ میں اترتی
 کیونکہ بخاری ابو ہریرہ روایت کیا ہی اذہون کہ ہم پہلی تھی یا اس حضرت بنی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی سوا دتری اور پیر سورہ جمعہ اور معلوم کہ ابو ہریرہ بعد ہجرت مدینہ بعد ایمان لائے
 میں اور اس سورۃ میں ذکر ہو دیونکے ہی اور وہ مدینہ میں تھی اور آخر اس سورۃ کا جہاد
 جب تک کہ ایک خطبہ میں چھوڑ کر چلی گئی جب قافلہ ناج کا آیا جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ہے
 ہوا کہ وہ سبکی سبکی میں اترتی ہی سورۃ منافقون مدینہ میں اترتی سبکی نزدیک سورۃ
 تغابن کسی کہ مدینہ میں اترتی اور کسی فی کہا کہ میں اترتی سورہ طلاق اور سورہ تحریم
 مدینہ میں اترتی میں سبکی نزدیک سورہ ملک ہی سورہ قیامت تک سب سورتیں ملی ہیں
 اترتی میں سبکی نزدیک سورہ انسان مولانا لکھتی ہیں کسی فی کہا مدینہ میں اترتی اور
 کسی فی کہا کہ میں اترتی مگر ایک آیت ولا تطع منهم اثما وکفورا سورہ الزمر سلامت
 اذا السماء انقضت تک سب سورتیں ملی ہیں اترتی ہیں سورہ مطففین کسی فی کہا کہ
 مکہ میں اترتی کیونکہ اوسچین ہدفہ کہی کہ کافر کہتی ہیں کہ یہ اگلی لوگوں کی لکھی ہوئی باتیں
 ہیں یعنی کافر طعن کرتی تھی کہ اگلی پیغمبر کی لکھی ہوئی باتیں قرآن میں ہیں وہ لوگ
 پیغمبر کی منکر تھی اور مدینہ کی کافر یہودی وہ اگلوں کی قائل تھی قیامت اور ہمیشہ وزخ
 کی قائل تھی وہ آیات نہیں کہتی تھی اور کافر یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی دسمن تھی اور بعضوں نے کہا کہ مدینہ میں اوتری ہی نہ تھی اور غیرہ میں صحیح سند ابن
 عباس سے پہنچائی کہ حبیبؓ مدینہ میں آئی وہاں کی لوگ باہنی کی برتنوں میں بڑی دعا بازی
 کرتی تھی اللہ نے اوتار اویل لطفیقین یعنی براۓ خدا ہی کہتی دینی والوں کو تب وہ لوگ چہی
 طرح ماب کر دینی لگی اذالہما رائقت سی دسمن تلک سبب تین مکہ میں اوتری میں سورہ
 واللیل کو مولا نا لکھتی ہیں کہ بہت مشہور ہے کہ وہ مکہ میں اوتری ہی اور بعضوں نے کہا مدینہ میں
 اوتری ہی کیونکہ وہاں کی اوتری کا سبب مغلہ کی قصہ میں وارد ہوا جیسا کہ سنی اسباب التزلزل
 میں لکھا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہیں کچھ آیتیں کی میں اوتری میں کچھ مدینہ میں اوتری
 میں بعضی ہی اقراک سبب رتین کی میں اوتری ہیں انا انزلناہ کو مولا نا کہتی ہیں کہ وہ
 میں اکثر و کچھ کہا ہے کہ مکہ میں اوتری اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ترمذی اور حاکم نے امام حسن
 علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا کہ آپ کی منبر پر
 اسید کی انس کی لوگ ہیں آپکو اسکا رخ سوات اوتری انا اخطینا کی لکھو خدا اور اوتری انا
 انزلناہ فی لیلۃ القدر کہا ہے کہ یہ روایت پہنچائی ہوئی نہیں فائدہ ایک سجدہ
 اور منبر مدینہ میں تو یہ خواب اپنی مدینہ میں دیکھا ہے تب یہ سورتین اوتری ہیں سورہ لم یکن
 ابن خرس نے کہا کہ بہت مشہور ہے کہ مکہ میں اوتری ہی اور ابن کثیر نے یقین کر لی کہا ہے
 کہ مدینہ میں اوتری اور یہ دلیل پکڑی کہ امام احمد فی الوجہ بدری روایت کی ہے کہ جب آپؐ
 لم یکن الذین کفر واسئل الکتاب آخر تک تب جبریل نے کہا اسی پیغام پہنچائی والی
 اللہ کی آپ کا مالک آپکو حکم کرتا ہے کہ یہ سورۃ ابی کوثر پائی فائدہ ابی جو کتب کی پہی
 تھی مدینہ کی لوگوں میں تھی اس سے معلوم ہوا کہ مدینہ میں اوتری سورہ اذالزلزلت میں دو
 قول ہیں اور مدینہ میں اوتری کی یہ دلیل ہے کہ ابن ابی حاتم نے ابوسعید خدری سے روایت کی
 ہے کہ جب اوتری میں اعلیٰ شقالی ذرۃ خیر ایرہینی کہا اسی پیغام پہنچائی والی اللہ کی کہ بہت
 انہوں نے پہنچائی ابوسعید مدینہ میں سورۃ العادیات میں دو قول ہیں اور مدینہ میں اوتری کی

یہ دلیل ہی کہ حاکم وغیرہ فی ابن عباسؓ اسی روایت کی ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 فی ایک فوج پہنچی تھی مہینہ ہر ملک اس فوج کی کچھ خبر آیا پس آنی تب اوتری والعیادت
 سورہ القارہ مکہ میں اوتری ہی سورہ الباقہ بیت شہو یونکہ کہ مکہ میں اوتری ہی اور مدینہ
 میں اوتری ہی دلیل یہ ہے کہ ابن ابی حاتم فی ابن بریدہ روایت کی ہے کہ وہ انصار نیکی
 وہ قوموں کی سفارش میں اوتری ہی اور ہونے آپس میں اپنی بڑائی کی تھی اور قنادہ سی
 روایت کی ہے کہ وہ یہودیوں کی حق میں اوتری ہی اور یہی قول پسند کیا گیا ہے کہ وہ مدینہ
 میں اوتری ہی والعصری لایلاف تک سب ملی میں اوتری ہیں ارایت میں دو قول
 ابن فرس نے نقل کئی ہیں سورہ کوثر ہیک بات پہنچے کہ وہ مدینہ میں اوتری ہی امام
 نووی فی صحیح مسلم کی شرح میں اسی قول کو پسند کیا ہے کیونکہ مسلم بن حضرت انس رضی
 سی روایت ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بیچ میں ایک ایک آپ کچھ سو گئی
 پہنچی سکر اگر سر اوٹھایا اور فرمایا کہ مجھے یہی ایک سورہ اوتری پہنچی پھر پھر بسم اللہ
 الرحیم انا اعطیناک لکو شریعتا کہ اسکو ختم کیا فائدہ یعنی حضرت انس مدینی کی لوگوں کو
 بین راضی فرماتی ہیں کہ سونی ہی ملا یہ ہے کہ آپ کو پہنچی ہو گئی جیسی پہنچی اللہ کی
 پیغام کی وقت ہوتی تھی بعض اوتو نہیں یہ لفظ آیا ہے کہ آپ کو پہنچی ہو گئی قلی یا یہا
 الکافرون مکہ میں اوتری اذاجار مدینہ میں اوتری ثبت یہ کہ میں اوتری قتل ہوا
 میں دو قول ہیں کیونکہ اسکی اوترنیکی سبب بیان میں دو واسطین ہیں اور بعضوں فی
 کہا ہے کہ دوبار اوتری ہی پھر مجھے یہ بات ظاہر ہوئی کہ پکا گمان ہی ہے کہ وہ مدینہ میں
 اوتری جیسا کہ مدنی اسکا بیان کیا ہے اسباب التزلزل میں قتل عوذ برب لعلق اور قتل
 قتل عوذ برب لعلق پس کیا ہو قول یہ ہے کہ یہ دو دونوں مدینہ میں اوتری ہیں کیونکہ
 لہذا بن اعصم یہودی جب آپ پر چادو کیا تھا جب دو نو سو رتین اوتری تھیں جیسا
 کہ روایت کیا ہے بہیقی فی دلائل میں صحیح بخاری میں کہ عبداللہ بن مسعود فرمایا قسم

ادسکی جسکی سوا کوئی مالک نہیں کہ نہیں ادسری کوئی ایسی آیت اللہ کی کتاب سی
کہ میں سنا ہوں کہ کسی حق میں ادسری اور کس جگہ ادسری ہے
تمام ہوا پہلا حصہ پیغام محمدی کا ۱۹۵۱ء ہجری
25-80

صحت نامہ کتاب پیغام محمدی

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۷	۷	جوان بن جوان بن	۳۷	۱۳	آپ	۱	۶۰	۷	جسکیان سبیلان
۷	۱۷	ہینچا	۷	۷	طراوت	۷	۶۳	۲	دیکھ کر دیکھ کر
۸	۲	ہینچا	۴۰	۱۹	قافہ	۷	۶۵	۲۱	بولی اب آپ بولی
۹	۱۳	صلی اللہ علیہ وسلم	۴۲	۱۲	کہا کہ تو اسکو	۷	۶۶	۷	پہونکتا
۱۲	۱۲	ایکایک	۴۳	۷	یعنی	۷	۶۸	۳	بہتر ہو
۱۵	۱۵	ایکایک	۷	۱۹	ہلائی ہتی	۷	۷۰	۱۸	بیان کیا بیان کیا
۱۲	۷	ادس ادس	۴۴	۲	ہینچتی	۷	۷۰	۱۵	ادس ادس
۱۸	۱۹	کہلا	۴۷	۹	جنگ	۷	۷۲	۲۱	ہاتھو
۲۷	۱۰	مطعون	۴۸	۷	ضحاک	۷	۷۳	۷	ہوارا
۷	۱۵	ادسکی	۵۱	۵	ابن مند	۷	۷۴	۸	فرمانی
۳۳	۱۲	حبیب	۷	۱۹	آئی ہتی	۷	۷۷	۸	دیکھ لیا
۷	۱۶	کرنے	۵۳	۱	مطلب	۷	۷۸	۱۰	حسبک
۳۴	۱۲	حباب	۵۵	۱۳	اد	۷	۷۹	۱۷	اد کا فر
۳۵	۱	سعد	۵۹	۱۶	فرشتوں	۷	۸۰	۱۹	گھر
۳۶	۱۸	ٹاک	۷	۱۸	مین ہی	۷	۸۱	۱۸	یولا

۱۳	۲	بشیر	یشہ	۱۱	۱۱	رضع	یشع	۷	۶	پڑی	برسی
۱۳	۹	ابو بشیر	ابو مشر	۹۹	۱۰	اورجم	حرم	۱۳۶	۸	ابو یحییٰ	ابو یحییٰ
۱۱	۱۱	ابو بشیر	ابو مشر	۱۱	۱۱	رہاشم	اوراشم	۱۳۸	۱۵	برتنون	برتنون
۱۵	۱۲	پیدا	پیدا	۱۰۴	۱۲	تورشی	تورشی	۱۵۳	۲	موسیٰ	موسیٰ
۸۶	۱	ایسی	ایسی	۱۰۶	۱۱	نہوی	نہوی	۷	۳	یشی	یشی
۷	۱۳	زیر دست	زیر دست	۱۱۴	۱۰	کرا جکی	آجکی	۷	۵	مختار	مختار
۸۶	۲۱	خیر پور	خیر پور	۱۰	۱۲	سوی	سوی	۱۵۶	۹	تیزی	تیزی
۸۸	۴	شعب	شعب	۱۱۵	۱۲	احمد	احمد	۱۵۷	۴	دزشو	دزشو
۷	۱۷	تو باتین	تو باتین	۱۲۰	۲۹	غزیه	غزیه	۷	۱۱	جنت کی	جنت کی
۸۹	۱۲	چلا دیتا	چلا دیتا	۱۲۳	۵	ایسی	ایسی	۷	۱۷	بار	بار
۷	۱۳	ڈال	ڈال	۷	۱۱	پچاس	پچاس	۱۵۹	۲۱	اتا	اتا
۹۱	۶	دھاکتی	دھاکتی	۱۲۴	۱۲	پکر	پکر	۷	۷	لہر	لہر
۷	۱۴	اولادین	اولادین	۱۲۶	۴	پڑی	پڑی	۱۶۲	۴	امام علی	امام علی
۹۲	۷	ذباب	ذباب	۷	۱۵	پچاس	پچاس	۷	۱۰	وہی	وہی
۷	۱۱	سن کہا	سن کہا	۱۳۲	۲	ادشا	ادشا	۱۶۴	۷	راہ دی	راہ دی
۹۳	۷	لوانہ	لوانہ	۱۳۵	۸	ریاحی	ریاحی	۱۶۶	۴	کھرونگی	کھرونگی
۷	۱۴	ناحر	ناحر	۱۳۱	۲	پاکیزہ	پاکیزہ	۱۶۷	۴	شعیم	شعیم
۹۵	۶	فریج	فریج	۱۳۳	۱۱	دہی	دہی	۷	۱۰	سوی	سوی
۹۶	۷	جنی	جنی	۱۳۴	۱۱	اولادین	اولادین	۱۶۸	۷	پچنی	پچنی
۷	۱۰	ادھم	ادھم	۷	۱۶	دازہ	دازہ	۷	۱۷	عمر	عمر
۷	۱۵	سینفلون	سینفلون	۱۳۶	۳	انکی	انکی	۷	۷	اپنی	اپنی

۱۳	۱۷۱	کرتی	کراتی	-	۲۱	شیم	شیم	۱۶	لاہور	لاہور
۱	۱۸۲	پیشی	پیشی	۱۸۱	۵	دور	دور	۳	پنج	پنج
۸	۱۸۳	خود	خود	۱۸۴	۱۸	آپ	لوک	۹۰	غلام	غلام
۱۶	۵	کرکے	کرکے	۱۹۳	۹	ابن	ابن	۱۱	میر	میر
۵	۱۸۵	پیار	پیار	۱۹۸	۱۹	ککبا	ککبا	۹	پور	پور
۱۷	۱۸۶	م	م	۲۰۰	۵	قلب	قلب	۱۲	سیدی	سیدی
۱۲	۱۸۷	منج	منج	۲۰۲	۱	کونی	کونی	۵	۰	۰

فائدہ اور
نقص

الحمد للہ الذی عالم القرآن خلق الانسان علیہ البیان والصلوة والسلام علی رسولہ محمد
اتزل اللہ علیہ القرآن الدوام بخیر الخیران۔ اما بعد یہ کتاب پیغام محمدی
کہ جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کی اور ترقی کا اور محتاج کا احوال اور
آپ کی کس طرح خلق کو اللہ کی پیغام پہنچائی یہ سب حال حدیث کی معتبر
کتابوں سے مولوی محمد رفیع صاحب نے لکھنوی دارم پر
فی کہا ہے اس کتاب پہلا حصہ تمام ہوا اللہ تعالیٰ دوسرے حصہ پہنچائے
تو سامان کر دی آمین سب کو سلام رہی کہ سوائے حق و یقین ہر
جسٹری ہی داخل کیجاتی ہے کہ جسی جیسا اسکی چاہئے
تفسیر نگین بدون اجازت محمد عظیم صاحب
سوال اور سوال محمد رفیع الدین صاحب
منشور کتابخانہ کی اور

۳۰ کوئی بی بی بکری مولوی رفیع الدین صاحب نے لکھا ہے

جسٹری نہ منج مطلوب ہے ان دونوں صاحبوں کی دو کتابوں میں جو دعویٰ میں اباز چاہے
جو کہ میں سبھی فقیر کی کنی متصل ہی طلب فرماؤں قتیلاً۔۔۔۔۔